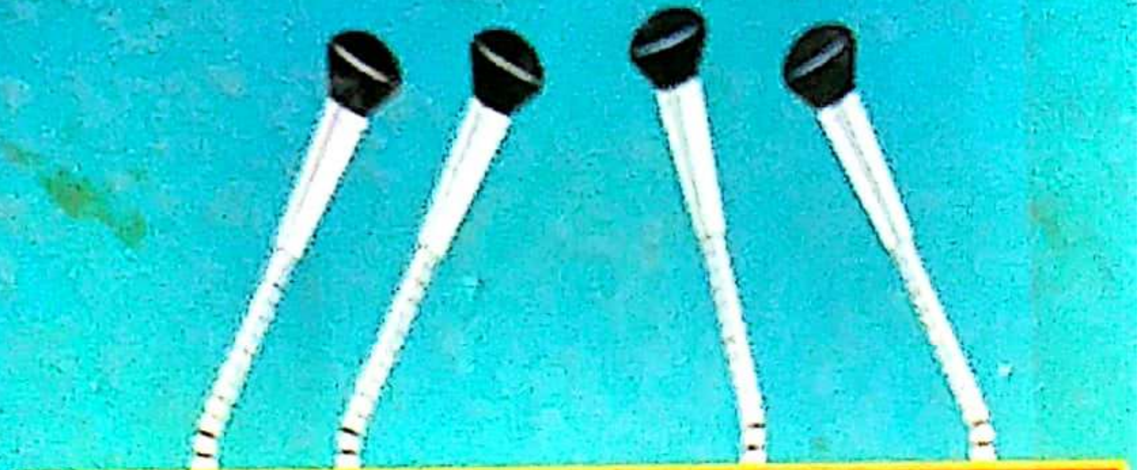
مبلغین و مقررین کی دینی خدمت
میں معاون چند کتب کا بہترین مجموعہ

تحفۃ المبلغین





مؤلف
حضرت علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری





علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں فری
حاصل کرنے کے لیئے
ٹیلیگرام چینل لنک
https://t.me/tehqiqat
آرکاریو لنک
https://archive.org/details
/@zohaibhasanattari
بلوگسپوٹ لنک
https://ataunnabi.blogspot
.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

786
92

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	———	تحفۃ المبلغین
مؤلف	———	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ
صفحات	———	308
ہدیہ	———	98روپے
اشاعت اول	———	جون 2001ء

مکتبۂ اعلیٰ حضرت لاہور

{توجہ فرمائیں}

آپ سے مدنی گذارش ہے کہ خط وکتابت کے لئے آئندہ درجِ ذیل پتے کو استعمال کریں نیز ہماری کتب بھی (پرچون وہول سیل) یہاں سے طلب فرمائیں۔

مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ سستا ہوٹل لاہور

Ph..... 042-7247301

فہرست رسائل

زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی سے ہم کنار ہونے
کے اہم راز پر مشتمل ایک فکر انگیز تحریر

کامیابی کا راز

حضرت علامہ محمد اکمل عطا
قادری عطاری ﴿مدظلہ العالی﴾

﴾فہرست﴿

عرضِ ناشر

مکتبۂ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ العزیز) استقامت کے ساتھ آپ کی خدمت میں مختلف موضوعات پر مشتمل کتابیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے، آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ بھی استقامت کے ساتھ ان کا مطالعہ اور دوسروں تک انھیں پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھیں، تاکہ ہماری استقامت میں کسی قسم کا فرق پیدا نہ ہونے پائے۔

استقامت کے موضوع پر ایک منفرد رسالہ "**کامیابی کا راز**" آپ کے سامنے موجود ہے، غالباً آپ نے اس موضوع پر لکھی ہوئی کوئی تحریر "کتابی یا رسالے کی شکل میں" آج سے قبل نہ پڑھی ہوگی اور انشاء اللہ عزوجل آپ اسے اس موضوع پر ایک جامع تالیف پائیں گے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اسے خود بھی بغور پڑھیں اور اپنے اطراف میں موجود غیر استقامت پزیر مسلمان بھائیوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں، ان شاء اللہ عزوجل اخروی لحاظ سے بے شمار فائدے حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس تالیف کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادمِ مکتبۂ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق 8 اپریل 2001ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کامیابی کے حصول کی تمنا کس انسان کے دل میں نہیں ہوتی ؟ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں جس بھی کام میں ہاتھ ڈالوں ، فتح و کامرانی میرے قدم چومے ، مجھے ناکامی کا منہ بھی نہ دیکھنا پڑے۔ لیکن ہر ایک کی یہ دلی تمنا پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ پاتی ، چنانچہ اس کے معاملات میں کامیابی کے بجائے ناکامی کا تناسب ہی زیادہ نظر آتا ہے۔ ہمیں کامیابی کیوں نہیں حاصل ہوتی ؟ ...اور... اس کے حصول کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے ؟........

ان سب باتوں کا جواب یقیناً بہت آسان ہے ، لیکن عمل کرنا انتہائی مشکل۔ کیونکہ "کامیابی کا راز" یہ ہے کہ انسان جس کام میں مشغول ہو اسے "تا حصولِ کامیابی" پابندی و استقامت سے کرتا رہے۔ اور یقیناً پابندی کا اختیار کرنا اس کے لئے دشوار ترین کاموں میں سے ایک ہے۔ انسان کی طبیعت کی جلد بازی اور لاابالی پن اسے کسی کام کو استقامت سے نہیں کرنے دیتا ، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کسی بھی کام کو اس کے انجام تک پہنچانے میں ناکامی رہتی ہے اور اس ناکامی کا سامنا ، لازماً کامیابی سے دور کر دیتا ہے۔

اگر مشیتِ الٰہی اس کے مخالف نہ ہو تو استقامت ، ضرور کامیابی سے ہم کنار کرواتی ہے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ مسلسل گرنے والا پانی کا ننھا سا قطرہ ، مضبوط ترین چٹان میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے.... جب چھوٹی چھوٹی نظر آنے والی بظاہر حقیری سی چیونٹیاں ، گوشت کے ایک بہت بڑے ٹکڑے پر چمٹ جاتی ہیں ، تو دیکھنے والا گمان کرتا ہے کہ یہ ننھی سی مخلوق اتنے بڑے ٹکڑے کو بل تک لے جانے میں یقیناً ناکام رہے گی ، لیکن اس معمولی نظر آنے والے جانور کی استقامت ، اس گمان کو غلط ثابت کر دیتی ہے۔

جب ایک "بے جان چیز" اور "ننھے سے جاندار" کی استقامت ، اسے کامیابی سے ہم کنار کروا دیتی ہے ، تو کیا اشرف المخلوقات کا لقب پانے والا اسی وصف کے ذریعے یہ مقصود حاصل نہیں کر سکتا ؟...........

یقیناً اس کا جواب ہاں میں ہی ہوگا، بلکہ ہم اپنے اطراف میں بخوبی مشاہدہ کرتے ہیں کہ جس نے بھی جس بھی کام میں استقامت حاصل کی، اسے ضرور ضرور کامیابی کا انعام عطا کیا گیا۔[1] مثلاً

☆ جو طالبِ علم استقامت سے پڑھائی جاری رکھے، نیز استقامت سے اس کے حصول میں محنت بھی کرے تو وہ ایک دن عالم دین، مفتی، شیخ الحدیث، پروفیسر، ڈاکٹر، انجینئر اور فوج یا کسی بھی ادارے کا بڑا افسر بن جاتا ہے.....

☆ جو بچہ لگاتار کسی بھی قسم کا کام سیکھے مثلاً بڑھئی، درزی یا موٹر مکینک وغیرہ کا تو وہ کچھ عرصے بعد اس کام میں مہارت حاصل کر کے استاد کا درجہ پالیتا ہے.....

☆ جو شخص کاروبار میں استقامت سے محنت کرے، اس کا کاروبار مسلسل ترقی کی جانب مائل رہتا ہے.....

☆ جو پابندی سے اپنے اندازِ بیان میں نکھار پر توجہ کرتا رہے، ایک وقت آتا ہے کہ لوگ اسے بہترین مبلغ و مقرر کی حیثیت سے پہچانتے ہیں.....

☆ جو بلاناغہ اپنی تحریر کی اصلاح کرتا رہے، کچھ عرصہ بعد اسے بڑے بڑے مصنفین کی صف میں شمار کیا جاتا ہے.....

☆ جو نوجوان پابندی سے کھیل کود میں دلچسپی رکھے، ایک دن بڑا کھلاڑی بن کر ابھرتا ہے.....

☆ جو مریض استقامت سے علاج کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق پرہیز بھی جاری رکھے تو بہت جلد صحت کا تحفہ حاصل کر ہی لیتا ہے.....

غرض یہ کہ جو جس بھی شعبے میں استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے، ترقی و کامیابی اس کے

---

[1]:۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض چیزیں صرف دنیاوی لحاظ سے انعامات میں شمار کی جاتی ہیں، جب کہ اخروی لحاظ سے انھیں، اللہ تعالیٰ کے غضب کی علامات میں شامل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا۔ ۱۲منہ

قدم چومتی ہے۔

اس کے برعکس جو شخص مذکورہ شعبوں میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کر کے استقامت کی مشقت سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے، تو اسے دنیا میں ذلت و رسوائی اور قدم قدم پر بے شمار ٹھوکروں کے علاوہ ''نا' چاہتے ہوئے بھی'' ناکامیوں پر استقامت حاصل کرنا ہی پڑتی ہے، قریبی لوگوں کی طعنہ زنی اس کا مقدر بن جاتی ہے اور وہ بار بار مایوسیوں کی دلدل میں غوطہ زن ہوتا رہتا ہے۔

کاش! انسان، جتنی تکالیف ناکام رہ جانے کی بناء پر برداشت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اگر اتنی تکلیف پر ابتداء میں ہی صبر کر لیتا تو کبھی بھی یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے۔

عقل مند شخص کو چاہیئے کہ مایوس ہونے کی بجائے ہمت کا دامن تھامے اور خود میں استقامت کا جذبہ بیدار کر کے عمل پیرا ہونے میں بالکل دیر نہ لگائے، انشاءاللہ عزوجل بے شمار خوشیاں، لازوال عزت اور پیہم سہولتیں اس کے گرد منڈلانے میں دیر نہ کریں گی۔

اس سے قبل کہ استقامت کے حصول میں رکاوٹ بننے والے امور اور پھر استقامت کے حصول کے طریقوں پر روشنی ڈالی جائے، بہتر محسوس ہوتا ہے کہ استقامت کی اقسام اور پھر ان میں سے ان قسموں کی نشاندہی کر دی جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب، صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہیں۔

استقامت کی اقسام

یاد رہے کہ استقامت کو درجِ ذیل اقسام میں تقسیم کرنا، ان امور کی طرف نسبت کی بناء پر ہے کہ جن پر انسان استقامت حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ مختلف امور کی بناء پر اس کی چار قسمیں ہیں۔

(i) فرض وواجب۔ (ii) مستحب۔ (iii) مباح۔ (iv) حرام۔

﴾1﴿فرض وواجب:۔

یعنی وہ استقامت کہ جس کا اختیار کرنا ہر مسلمان پر فرض وواجب اور اس کا ترک کر دینا حرام وگناہ ہے۔مثلاً پانچ نمازوں،رمضان کے روزوں،نصاب اور دیگر شرائط مکمل ہونے کی صورت میں فطرہ وزکوٰۃ وقربانی،گناہوں سے پرہیز..وغیرہ وغیرہ اور اسی قسم کی دیگر عبادات پر استقامت۔

﴾2﴿مستحب:۔

یعنی وہ استقامت کہ جسے اختیار کرنا باعثِ ثواب اور شریعت کو پسندیدہ ومحبوب ہے،لیکن اس کا ترک گناہ نہیں۔جیسے نفل نماز،روزوں اور ذکر واذکار کی محافل میں شرکت پر استقامت۔

﴾3﴿مباح:۔

یعنی وہ استقامت کہ جو نہ گناہ ہے،نہ ثواب۔مثلاً فضول باتوں اور دنیاوی پڑھائی وغیرہ پر استقامت۔

﴾4﴿حرام:۔

یعنی وہ استقامت کہ جسے شریعت نے حرام وگناہ قرار دیا ہے۔جیسے گناہوں پر استقامت۔

ان چاروں اقسام کو جاننے کے بعد یہ فیصلہ کرنا بالکل دشوار نہ ہوگا کہ

{1} استقامت ہمیشہ بہتر نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات نقصان کا باعث اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند بھی ہوتی ہے۔

{2} بدقسمتی سے معاشرے میں سب سے زیادہ دکھائی دی جانے والی استقامت وہی ہے کہ جسے ''حرام وگناہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

{3} تیسرے نمبر والی استقامت اگر چہ باعثِ ثواب نہیں لیکن چونکہ اس میں

دنیاوی لحاظ سے کچھ نہ کچھ نفع تو ضرور پوشیدہ ہے اور بسا اوقات انہی منافع کے باعث انسان، دنیاوی فکروں اور پریشانیوں سے بچ کر "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلماتِ شکوہ وشکایت سے محفوظ اور نیک اعمال کی جانب مائل" ہوجاتا ہے لٰھذا نفس وشیطان اس استقامت سے محروم کروانے کے لئے بھی پورا زور لگاتے ہیں اور کامیابی کی صورت میں کلماتِ کفر کی ادائیگی..یا..خودکشی کا راستہ دکھانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

{4} اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جو استقامت محبوب وپسندیدہ ہے، وہ پہلے اور دوسرے نمبر والی ہے۔

یہی استقامت من جانب اللہ مطلوب ہے اور اسی کے بارے میں قرآن وحدیث میں فضائل بیان کئے گئے ہیں۔جیسا کہ

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَاتَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ☆نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ط وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ☆ بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب، اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے، ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو۔﴿کنزالایمان۔پ۲۴۔حم السجدۃ۔۳۰،۳۱﴾"

وضاحت:۔ یہاں استقامت سے مراد شرک وگناہ سے بچنے اور عمل میں اخلاص پیدا کرنے پر پابندی اختیار کرنا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ" عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ☆اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ☆ بے شک وہ کہ جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب ،اللہ ہے، پھر ثابت قدم رہے، نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ جنتی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔﴿ترجمۂ کنزالایمان.پ۲۶.آیت ۳۱﴾''

☆اور پیارے آقا ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے کہ جس میں ہیشگی کی جائے، چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔''﴿مسلم﴾

☆سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنھا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو وہ عبادت سب سے زیادہ پسند تھی کہ جسے کرنے والا ہمیشہ کرے۔''﴿بخاری﴾

استقامت کی اقسام اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول استقامت کے بارے میں جاننے کے بعد غیر استقامت پذیر حضرات کے لئے یہ بات جاننا بھی بے حد مفید رہے گا کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں کہ جن کی بناء پر تمام تر فائدے جاننے کے باوجود انسان مختلف امور پر استقامت پذیر نہیں ہو پاتا......؟

چنانچہ اگر غور کیا جائے تو درجِ ذیل چیزیں اس راہ میں رکاوٹ بنتی ہوئی نظر آئیں گی۔

[1] نفس وشیطان کی مداخلت:۔

جب انسان استقامت سے کسی کام کو کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو نفس پر یہ پابندی بے حد گراں گزرتی ہے، کیونکہ یہ فطرتاً کاہل وسست وآرام پسند واقع ہوا ہے، چنانچہ نہیں چاہتا کہ انسان اسے کسی مشقت میں مبتلاء کرے، لامحالہ جب دیکھتا ہے کہ انسان نے کسی محنت طلب ..اور..اس کی مرضی کے خلاف طویل کام میں ہاتھ ڈالنے کا ارادہ کیا ہے، تو کام کی سختی وطوالت کے باعث پریشان وبے چین ہوکر اس کی طبیعت میں سخت بیزاریت وبوریت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس مقصد میں کامیابی کے بعد استقامت سے دور کروادیتا ہے۔

یونہی شیطان یہ بات جانتا ہے کہ اگر انسان کو نیکیوں پر استقامت مل گئی تو اس کی

گرفت ڈھیلی پڑ جائے گی، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے گا اور اس برکت سے دیگر لوگ بھی نیک بن جائیں گے، نیز دُنیاوی لحاظ سے فائدہ مند امور پر استقامت بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ بن جائے، چنانچہ نفس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پوری قوت کے ساتھ ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور یوں ان دونوں کی مسلسل سازشیں انسان کو ''فضول وحرام کاموں'' کے علاوہ کسی بھی کام پر استقامت پزیر نہیں ہونے دیتیں۔

[2] نتیجے کی طلب میں جلد بازی:۔

انسان فطرتاً جلد باز واقع ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ''**كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا**☆ اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔﴿ترجمۂ کنزالایمان۔پ۱۵بنی اسرائیل۔۱۱﴾''

لہٰذا چاہتا ہے کہ ہر کام کا نتیجہ مرضی کے مطابق اور فوراً سے پیشتر حاصل ہو جائے۔مثلاً کوئی وظیفہ شروع کرتا ہے تو خواہش ہوتی ہے کہ ایک ہی دن میں اس کی برکات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں۔یہ ہی حال دنیاوی کاموں کا ہے کہ مطلوبہ نتائج کی طلب میں بہت جلدی کرتا ہے اور جب اپنی مرضی کے مطابق وقت میں مقصد کی تکمیل ہوتی نظر نہیں آتی ،تو سب کے سمجھانے کے باوجود بور ہو کر کسی دوسرے کام کی طرف مائل ہو جاتا ہے، پھر کچھ عرصے کے بعد یہی معاملہ اس کام کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔اور اس طرح استقامت کے مفقود ہونے کے باعث کسی بھی کام کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا پاتا۔

[3] غیر استقامت پزیر لوگوں کی صحبت:۔

صحبت، انسان کی عادات واطوار پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، انسان جن لوگوں کے درمیان اٹھتا بیٹھتا ہے ،کچھ عرصے کے بعد انہی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔چنانچہ جو شخص اکثر، غیر استقامت پزیر لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے، اسے بھی کسی بھی کام میں مزہ نہیں آتا اور یوں کچھ عرصہ کام اختیار کرنے کے بعد اسے چھوڑ چھاڑ کسی

دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

[4] بے فکری:۔

بے فکری بھی استقامت کی تباہی و بربادی میں بہت نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔اگر انسان دنیاوی فکروں سے بے نیاز ہے،مثلاً اس طرح کہ گھر میں مال ودولت کی ریل پیل ہے یا دیگر کمانے والے موجود ہیں اور اسے کمانے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا تو دنیوی کاموں میں اور اگر اس کے قلب پر آخرت کے معاملے میں غفلت طاری ہے تو اخروی معاملات میں استقامت مفقود ہوگی۔

[5] آئندہ حاصل ہونے والی مصیبتوں اور پریشانیوں کے اندازے کا نہ ہونا:۔

بعض لوگ کم علمی،کم عمری،غفلت ..یا.. صلاحیتوں میں کمی کے باعث دنیوی ..یا.. اخروی لحاظ سے آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں کا درست اندازہ نہیں کر پاتے، چنانچہ یہی چیز استقامت سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔

[6] ضرورت سے زیادہ بوجھ لاد لینا:۔

اگر کسی جانور پر اس کی ہمت وطاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو یقیناً وہ بہت جلد تھک جائے گا اور آگے چلنے سے انکار کر دے گا۔یہی حال حضرتِ انسان کا ہے کہ اگر اس پر اس کی ہمت ووسعت سے زیادہ کام لاد دیا جائے تو اکثر پریشان ہو کر راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے۔غیر استقامت پزیر مسلمان بھائیوں کی استقامت سے دوری کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہتے ہیں لیکن پھر طبیعت اس بوجھ کو اٹھانے سے صاف انکار کر دیتی ہے،نتیجتاً اس کام کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام کی تلاش میں مصروفِ عمل ہونے کو ترجیح دی جاتی ہے،لیکن یہاں بھی باطنی حرص سابقہ طریقے پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کر دیتی ہے اور اس طرح مختلف کاموں پر استقامت کا حصول دشوار سے دشوار تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

[7] حالات کا موافق نہ ہونا:۔

بسا اوقات طبیعت کی خرابی، امراض کے غلبے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ناگہانی آفات اور دنیا والوں کی سازشوں کی بناء پر، انسان کو کسی بھی کام پر استقامت حاصل نہیں ہونے پاتی۔

ان اسباب کے بارے میں معرفت حاصل کرنے کے بعد ہمیں چاہیئے کہ ان سے بچاؤ..یا..دوری کے لئے عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ استقامت کے حصول کے دیگر طریقے بھی اختیار کریں اور استقامت کے ساتھ اختیار کریں۔ چنانچہ اب اس بارے میں بھی چند معروضات پیشِ خدمت ہیں۔

استقامت کے حصول کے لئے......

﴿1﴾ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں۔

﴿2﴾ استقامت کے فائدوں اور فضائل کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ مثلاً غور کریں کہ اگر میں فلاں فلاں کام پر استقامت سے عمل پیرا رہا تو کیا کیا فائدے حاصل ہو سکتے ہیں؟ دنیوی کام ہے تو دنیوی اور اگر اس کا تعلق آخرت سے ہے تو اخروی فائدوں کو بار بار ذہن میں لے کر آئیں۔ انشاء اللہ عزوجل استقامت کی مزید ہمت پیدا ہو گی۔

﴿3﴾ استقامت پذیر لوگوں کی صحبت میں رہیں، ان کے برعکس ایسے لوگوں کی صحبت فوراً چھوڑ دیں بلکہ اسے اپنے لئے زہرِ قاتل تصور کریں کہ جنھیں کسی بھی کام پر استقامت اچھی نہیں لگتی اور وہ ایک کے بعد دوسرا کام اختیار کر کے ان کاموں میں سے کسی کو بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا پاتے۔

﴿4﴾ جن لوگوں نے استقامت کی بناء پر دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل کیا..یا..ہمارے وہ اسلافِ کرام جو استقامت سے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کام کر کے دنیا سے عزت کے ساتھ رخصت ہو کر اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دائمی نعمتوں کا انعام وصول کر رہے ہیں، ان

کی زندگی کے حالات وواقعات کا بغور مطالعہ کریں۔

اس سلسلے میں چند روایات وواقعات پیشِ خدمت ہیں۔

☆ حضرت حکیم بن حزام (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر مال عطا کیا اور فرمایا، ''اے حکیم! یہ دنیا کا مال بظاہر بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے، جو کوئی اسے اپنے نفس پر سختی رکھ کر لے تو اسے اس میں برکت ہوگی اور جو کوئی اپنے دل میں لالچ رکھ کر لے تو اسے برکت نہ ہوگی۔ اس کا حال اس شخص کی مانند ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اونچا دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! قسم اس رب کی جس نے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے کہ اب میں مرتے دم تک کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔''

مروی ہے کہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اپنی خلافت میں انھیں وظیفہ دینے کے لئے بلواتے، مگر آپ نہ لیتے۔ پھر حضرت عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) نے بھی اپنی خلافت میں انھیں ان کا حصہ دینے کے لئے بلوایا، لیکن آپ نے لینے سے انکار فرما دیا۔ آخر حضرتِ عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا، ''تم لوگ گواہ رہنا کہ میں حکیم کو ملک کی آمدنی میں سے ان کا حصہ دے رہا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔'' غرض یہ کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔'' ﴿بخاری﴾

سبحان اللہ! حسبِ وعدہ آپ کی سوال نہ کرنے پر استقامت قابلِ تقلید ہے۔

☆ مروی ہے کہ امامِ اعظم (قدس سرہ) نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ﴿زبدۃ الآثار﴾

سبحان اللہ! چالیس سال تک اتنی سخت عبادت پر استقامت ...... اللہ تعالیٰ

ہمیں بھی اس میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور عطا فرمائے۔

☆ حضرتِ سری سقطی (قدس سرہ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ جرجانی (رحمہ اللہ) کو ستو پھانکتے ہوئے دیکھا تو سوال کیا کہ آپ روٹی کیوں نہیں کھاتے؟ انھوں نے جواب دیا کہ "میں نے روٹی کھانے اور ستو پھانک کر گزارہ کرنے میں ۹۰ تسبیحات کا فرق پایا ہے (یعنی جتنی دیر میں روٹی چبائی جاتی ہے، میں ستو پھانک کر اتنی ہی دیر میں ۹۰ تسبیحات پڑھ لیتا ہوں) چنانچہ چالیس سال ہو گئے، میں نے روٹی نہیں چبائی۔" ﴿تذکرۃ الاولیاء﴾

سبحان اللہ! ذکر اللہ کی محبت میں نفس کی مرضی کے خلاف چیز کھانے پر استقامت، حیرت انگیز ہے..... ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ کسی نے حضرت داؤد طائی (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا کہ گھر میں تشریف فرما ہیں اور آپ کی چھت کا شہتیر دیمک کھا چکی ہے، قریب تھا کہ وہ گر جائے۔ اس نے عرض کی کہ حضرت! آپ کو نہیں معلوم کہ چھت گرنے والی ہے؟ فرمایا، "ہمیں ہمارے بزرگوں نے بے کار دیکھنے سے منع فرمایا ہے، لھذا ۲۰ برس ہو گئے، میں نے اوپر سر اٹھا کر نہیں دیکھا۔"

سبحان اللہ! نگاہوں کی حفاظت پر کیا خوب استقامت تھی۔

☆ سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں ہم پیٹ بھر کر کھانا کھاتے، ہم کھا سکتے تھے لیکن ہم ایثار کر دیا کرتے تھے۔" ﴿احیاء العلوم﴾

سبحان اللہ! تمام مؤمنوں کی والدہ کا جذبۂ ایثار اور اس پر استقامت واقعی ان ہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمائے۔

﴿5﴾ نفس و شیطان کو زیر کرنے والے امور اختیار کریں تا کہ اس راہ میں ان کی طرف سے آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔

اس کے لئے تین چیزیں بہت ضروری ہیں۔

☆اچھی صحبت۔☆اکثر بھوکا رہنا۔☆ذکرِ الٰہی کی کثرت۔

﴾6﴿ اپنی طبیعت سے جلد بازی کو دور کریں۔[1]

﴾7﴿ استقامت نہ رکھنے کی بناء پر دنیا وآخرت میں جو جو نقصانات پہنچ سکتے ہیں..یا..ایسے لوگوں کو پہنچے ہیں انھیں ایک جگہ لکھ لیں اور پھر انھیں بار بار پڑھ کر غور کرتے رہیں کہ کیا میں ان نقصانات کی شدت وتکلیف کو برداشت کرسکتا ہوں؟یقیناً جواب نفی میں آئے گا،پھر اپنے آپ کو سمجھائیں کہ آج تھوڑی تکلیف برداشت کرکے استقامت حاصل کرلینا،کل اس سے کہیں زیادہ اور مستقل پریشانی وعذاب مول لینے سے بہت بہتر ہے۔

﴾8﴿ اتنا ہی کام اختیار کریں کہ جتنا آسانی سے نبھا سکیں۔اس کے لئے طریقہ یہ رکھیں کہ پہلے بہت تھوڑا سا عمل شروع کریں،پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ فرمائیں۔

﴾9﴿ اگر حالات کسی چیز پر استقامت کی اجازت نہ دیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرنے کے ساتھ ساتھ کسی ایسے شخص کو تلاش کریں کہ جو آپ کی اس مشکل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس سے اس کے حل کے لئے درخواست کریں۔

﴾10﴿ کبھی بھی کام کی طوالت سے نہ گھبرائیں،بلکہ طوالت پر نگاہ ہی نہ رکھیں،صرف اور صرف اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے انعام پر غور کرتے رہیں۔

﴾11﴿ یہ خیال اکثر ذہن میں لے کر آئیں کہ اگر میں استقامت سے عمل کروں گا تو دوسرے بھی میرے مستقل عمل کی برکت سے استقامت کا جذبہ حاصل کریں گے اور جب وہ میری وجہ سے اچھے اعمال پر استقامت پذیر ہوں گے تو انشاء اللہ عزوجل مجھے بھی ان کی نیکیوں میں سے حصہ عطا کیا جائے گا،اس طرح میرا تھوڑی سی تکلیف برداشت کر

1:۔اس کے لئے علامہ مفتی محمد اکمل عطا قادری عطاری کا رسالہ بنام ''جلد بازی کی مذمت'' کا ضرور مطالعہ فرمایئے۔(ادارہ)

لینا میرے لئے عظیم ثوابِ جاریہ کا سبب بن سکتا ہے۔

﴿12﴾ ان دو روایتوں کو ملاحظہ فرماتے ہوئے یہ سوچ بنالیں کہ جو عمل اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ اور آپ کی اتباع میں آپ کے صحبت یافتہ حضرات کا تھا، یقیناً اس میں برکتیں ہی برکتیں ہیں اور میں ''موت سے پہلے پہلے'' ان برکتوں سے ضرور ضرور حصہ حاصل کروں گا۔

☆ حضرتِ علقمہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) سے عرض کی کہ ''رسول اللہ ﷺ کا عمل کس طرح کا ہوا کرتا تھا؟ کیا آپ کچھ دنوں کے لئے کسی عمل کو خاص کرلیا کرتے تھے؟'' فرمایا، ''نہیں، بلکہ آپ کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا۔'' ﴿مسلم﴾

☆ قاسم بن محمد (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) جس عمل کو شروع کرلیتیں، اسے اپنے اوپر لازم کرلیتیں۔'' ﴿مسلم﴾

اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت کی دولت سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیان کی ابتداء کے سلسلے میں آسانی پیدا کرنے والی ایک

مفید تالیف

التمھید

حضرت علامہ مولانا محمد اکمل عطا قادری عطاری

﴿مدظلہ العالی﴾

پہلے اسے پڑھئے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکتبۂ اعلیٰ حضرت کی ایک اور پیشکش حاضر خدمت ہے۔اس تالیف میں بیان شروع کرنے کے بارے میں قیمتی معلومات درج کی گئیں ہیں۔ کتاب ھذا کوزیرِ مطالعہ رکھنا،ان مبلغین کے لئے خاص طور پر بہت ضروری ہے کہ جو اکثر وپیشتر بیان کی ابتداء کے بارے میں پریشانی وکوفت کا شکار رہتے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا محمد اکمل عطاؔ قادری عطاری مدظلہ العالی کی سب سے پہلی تالیف ''اربعین رضوی'' کے آخر میں چند کتابوں کا تعارف پیش کیا گیا تھا۔ان کتب کے بارے میں مواد بالکل تیار ہے لیکن،آپ کی شدید مصروفیات،انھیں باقاعدہ کتابی یا رسائل کی شکل میں آنے کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہیں۔بہر حال پھر بھی انہوں نے اپنی شدید مصروفیت میں سے کچھ وقت نکال کر''الاستمداد(بعنوان غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟)،البیان اورالتمھید'' کومنظرِ عام پرلانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے،ان شاء اللہ عزوجل بقیہ کتب بھی بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔اس سلسلے میں منتظر اسلامی بھائیوں کی خدمت میں صبر وعفواور درگزر کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تاحیات سنتوں کی اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادمِ مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ العزیز)

محمد اجمل عطاری

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

بمطابق 10 ستمبر 2000ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوۃ وسلاما علیک یا سیدی یا رسول اللہ

تمہید کا لغوی واصطلاحی معنیٰ :۔

''تمہید'' کا لغوی معنیٰ ہے''درست وہموار کرنا۔''اور اصطلاح میں ''کسی مضمون کی اٹھان''..یا..''کسی بات کے آغاز'' کوتمھید کہا جاتا ہے۔

ایک کامیاب و پراثر بیان کے لئے درست تمھید کا انتخاب بے حد ضروری ہے،ورنہ بعض اوقات غلطِ انتخابِ تمھید کی بناء پر بہترین مواد کے موجود ہونے کے باوجود بھی بیان سے،مرضی کے مطابق نتیجہ حاصل کرنے میں ناکامی رہتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو گرفت کمزور ہوجانے کی وجہ سے مکمل بیان ہی بے اثر ہوجاتا ہے۔لھذا بیان شروع کرنے کے مختلف طریقے جاننا بے حد ضروری ہے۔

بیان شروع کرنے کے طریقے :۔

بیان شروع کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سے چند اہم ترین درجِ ذیل ہیں۔

(1) کسی آیتِ کریمہ کے ذریعے۔ (2) کسی حدیثِ پاک سے۔

(3) کسی واقعہ کو بنیاد بنا کر۔ (4) کسی بزرگ کے قول کی روشنی میں۔

(5) اپنی طرف سے چند افتتاحی کلمات بیان کرکے۔

پہلا طریقہ

کسی آیتِ کریمہ کے ذریعے :۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی آیت کو منتخب کر کے اس کی

تفسیر کا مطالعہ فرمانے کے بعد اس میں مزید مواد کا اضافہ کر کے پہلے آیتِ کریمہ کی تلاوت کریں پھر اس کا ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے، بقیہ مواد کو ساتھ ساتھ بیان کرتے جائیں۔

ہر مبلغ کو چاہیئے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت ''کنز الایمان شریف، بمع تفسیر'' پڑھنے کی عادت ڈالے۔ دورانِ مطالعہ ایسی آیاتِ کریمہ کہ جن میں چند چیزوں کا ذکر کیا گیا ہو، منتخب فرمالیں، اور پھر ہر چیز سے متعلق مواد اکٹھا کر کے مکمل بیان کسی الگ ڈائری میں لکھ لیں۔

امثلہ :۔

مثال نمبر (۱) :۔

''سورہ بقرہ شریف میں ہے، ''هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ☆ ترجمہ:۔اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ ﴿ترجمۂ کنز الایمان، آیت ۲، ۳، پ ۱﴾

اگر اس کے تحت خزائن العرفان کا مطالعہ کیا جائے تو درجِ ذیل نکات حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) اس اعتراض کا جواب کہ اگر قرآن صرف متقین کے لئے ہدایت ہے تو کیا اس سے گمراہوں اور گناہ گاروں کو ہدایت حاصل نہیں ہوسکتی؟

(۲) تقویٰ کی تعریف۔ (۳) متقی کی تعریف۔

(۴) تقویٰ کی اقسام۔ (۵) غیب کی تعریف۔

(۶) غیب کی اقسام۔ (۷) ایمان کی تعریف۔

مواد کو جمع کرنے اور ترتیب دینے کا طریقہ جاننے کے لئے ''البیان'' کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

(۸) عمل ایمان میں داخل نہیں۔ (۹) نماز قائم کرنے کا مطلب۔
(۱۰) نماز کے حقوق۔ (۱۱) راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مراد۔

اگر انہی امور کو اچھے اور مرتب طریقے سے بیان کر دیا جائے، تب بھی ایک بہترین اور جامع بیان سننے کو حاصل ہوگا، اور اگر مزید اضافہ بھی کر دیا جائے تو انھیں دو آیات پر کئی بیان تیار کئے جاسکتے ہیں۔

مثال نمبر (۲):۔

سورۂ آلِ عمران میں ہے، ''فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ☆ ترجمہ:۔ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

﴿ترجمہ کنزالایمان، آیت ۱۵۹، پ ۴﴾

اس کے تحت خزائن العرفان کے ذریعے درجِ ذیل نکات کا حصول ممکن ہے۔

(1) مشورے کا فائدہ (3) اجتہاد کا جواز۔ (5) توکل کا مطلب۔
(2) مشورہ کا مطلب۔ (4) قیاس کا حجت ہونا۔ (6) مشورہ توکل کے خلاف نہیں۔

اور اگر اضافہ فرمانا چاہیں تو ان نکات کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

(۱) نرمی کا فائدہ۔ (۲) رہنما و نگراں کو کیسا ہونا چاہیے؟
(۳) بے جا سختی کا نقصان (۴) مشورہ کرنا سنتِ کریمہ ہے۔
(۵) درگزر کرنا سنتِ مبارکہ ہے۔ (۶) استغفار سے دوسروں کو نفع پہنچ سکتا ہے۔

(۷) مومنین کے لئے مغفرت طلب کرنا پیارے آقا ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کو متوکلین محبوب ہیں۔

مثال نمبر (۳) :۔

سورۂ الحجرات میں ہے کہ'' یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ☆ ترجمہ:۔اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں سے کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارہ نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

﴿ترجمۂ کنزالایمان،آیت ۱۲،پ ۲۶﴾

تفسیرِ خزائن العرفان اور غور و تفکر کی روشنی میں اس آیتِ کریمہ سے مندرجہ ذیل نکات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(1) مسلمانوں کے بارے میں گمانوں کی کثرت سے پرہیز کا حکم اور اس کی وجہ۔

(2) بدگمانی کا مطلب۔

(3) گمانوں کی اقسام۔

(4) عیب تلاش کرنے کی ممانعت۔

(5) غیبت سے بچنے کا حکم۔

(6) غیبت کا معنیٰ۔

(7) غیبت کی برائی۔

(8) آیتِ پاک کا شانِ نزول۔

(9) غیبت کا کفارہ۔

(10) فاسقِ معلن کی غیبت کا حکم۔

(11) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا واجب ہے۔

(12) اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے،لھذا اس کی ذاتِ پاک سے مایوسی نہیں ہونی چاہیئے۔

دوسرا طریقہ

کسی حدیثِ پاک سے:۔

بیان شروع کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اولاً کوئی حدیثِ پاک ذکر کی جائے اور پھر اس کی شرح وتفصیل کے ذریعے بیان مکمل کیا جائے۔اس کے لئے دورانِ مطالعہ ایسی احادیثِ مبارکہ پر خصوصی توجہ رکھیں کہ جن میں ایک ساتھ کئی امور ذکر کئے گئے ہوں، ان میں سے ہر چیز کے بارے میں تھوڑا تھوڑا مواد جمع کر لینے کی بناء پر بے حد آسانی کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے۔

امثلہ:۔

مثال نمبر (۱):۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا کہ جس دن اس سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔(۱) عادل حکمران۔(۲) وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو۔(۳) وہ شخص کہ جس کا دل مسجد سے وابستہ ہو۔(٤) وہ دو آدمی جو آپس میں صرف اللہ عزوجل کی خاطر محبت رکھتے ہوں، اسی کی محبت میں جمع ہوں اور اسی کی محبت میں الگ ہوں۔(۵) وہ آدمی جو چھپا کر صدقہ کرے حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کتنا خرچ کیا۔(٦) وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اپنے رب عزوجل کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے۔(۷) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال والی عورت نے اپنے پاس بلایا اور اس نے جواب میں کہا کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں۔(بخاری)

اس حدیثِ پاک میں موجود سات نکات کے بارے میں مواد تیار کر کے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی بیان تیار کئے جا سکتے ہیں۔

مثال نمبر(۲) :۔

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''اگر تم اپنی جانب سے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمھیں''جنت'' کی ضمانت دیتا ہوں۔

﴿پہلی﴾ جب بات کرو، تو سچ بولو،

﴿دوسری﴾ جب وعدہ کرو تو پورا کرو،

﴿تیسری﴾ جب امانت رکھوائی جائے تو اسے واپس کرو،

﴿چوتھی﴾ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو،

﴿پانچویں﴾ ناجائز اشیاء (کے دیکھنے) سے اپنی نگاہ کو روکو اور

﴿چھٹی﴾ اپنے ہاتھوں کو ﴿برے کاموں سے﴾ روکو۔''

﴿شعب الایمان﴾

یہاں بھی سچ، وعدہ، امانت اور نگاہوں کی حفاظت وغیرہ کے بارے میں تفصیل کے ذریعے مکمل بیان بنایا جا سکتا ہے۔

مثال نمبر(۳) :۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ''پانچ قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہے، چاہے انھیں دنیا میں غضب کا نشانہ بنائے یا آخرت میں عذاب دے۔

(1) قوم کا وہ حاکم جو رعایا سے اپنا حق حاصل کرتا ہے، مگر ان کا حق نہیں لوٹاتا اور نہ ان سے ظلم دور کرتا ہے۔

(2) قوم کا وہ رہنما کہ لوگ جس کی پیروی کریں، لیکن وہ کمزور اور طاقت ور کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا اور نفسانی خواہش کے مطابق گفتگو کرتا ہے۔

(3) ایسا آدمی جو اجرت پر مزدور لا کر اس کی مزدوری نہیں دیتا۔

(4) وہ شخص جو اپنی بیوی کا حق مہر ادا نہیں کرتا۔

(5) گھر کا وہ سربراہ جو اپنے گھر والوں اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم نہیں دیتا اور نہ ہی انھیں دینی امور کی تعلیم دیتا ہے۔ ﴿احیاء العلوم﴾

یہاں بھی ان پانچ نکات کے تحت مواد جمع کر کے بہترین بیان تیار کیا جا سکتا ہے۔

تیسرا طریقہ

کسی واقعہ کو بنیاد بنا کر:۔

یعنی پہلے ایک واقعہ اور پھر اس واقعے سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کا انتخاب کر کے ہر پھول کے بارے میں تفصیل بیان کی جائے۔

کسی واقعہ سے مدنی پھولوں کا انتخاب کرنے کے لئے یقیناً علم اور تجربے کی ضرورت ہے، لھذا اس سلسلے میں اولاً پرانے مبلغین سے مدد طلب کی جائے اور ساتھ ساتھ خود بھی غور و تفکر کرتے جائیں، لیکن ابتداء میں اپنی ذاتی محنت سے جو بھی نکات اخذ کریں کسی تجربہ کار اسلامی بھائی کو دکھا ضرور لیں، تاکہ غلطی کی نشاندہی ہو سکے۔ ہاں جب کافی عرصہ گزر جائے اور اپنے حاصل کردہ علم و تجربے کی برکت سے اغلاط سے کسی حد تک محفوظ ہو جائیں، تو پھر از خود یہ سعادت حاصل کرتے رہیں۔

امثلہ:۔

مثال نمبر (1):۔

رحمتِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کئے۔ پھر اسے توبہ کا خیال آیا، وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ ''کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟'' اس نے کہا، ''نہیں۔'' اس آدمی نے اسے بھی قتل کر

دیا۔ پھر اس نے ایک عالم سے دریافت کیا کہ ''میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' اس نے کہا، ''ہاں، تیرے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ لیکن اس کے لئے فلاں علاقے میں چلا جا، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں گے، تو بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کی عبادت کر، اور اپنے علاقے کی طرف مت آنا یہ بروں کا علاقہ ہے (چنانچہ اگر تو یہیں رہا تو پھر گناہوں میں مشغول ہو جائے گا۔)۔'' یہ سن کر وہ توبہ کے ارادے سے مذکورہ علاقے کی طرف چلا۔ ابھی نصف راستہ ہی چلا تھا کہ ملک الموت علیہ السلام تشریف لے آئے اور اس کی روح قبض کرلی۔

اب (مشیتِ الٰہی کے تحت) رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں کا کہنا تھا کہ یہ شخص توبہ کے ارادے سے اس طرف آیا ہے۔ جب کہ عذاب کے فرشتوں کا کہنا تھا کہ ''اس نے کبھی نیکی کا کام نہیں کیا۔'' (ابھی یہ جھگڑا جاری تھا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے) ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا۔ انھوں نے اسے اپنے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے کہا۔ اس فرشتے نے کہا کہ ''تم دونوں طرف کا فاصلہ ناپو، یہ جس علاقے سے قریب ہوگا، اس طرف کے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ جب فاصلہ ناپا گیا تو وہ اس علاقے سے زیادہ قریب تھا کہ جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ نیک لوگوں سے ایک بالشت قریب تھا لھذا اسے انہی میں سے کر دیا گیا۔ (متفق علیہ)

اس واقعہ سے درجِ ذیل نکات حاصل کر کے مزید مواد شامل کر کے طویل بیان تیار کیا جاسکتا ہے۔

﴿1﴾ واقعہ بیان کر کے لوگوں کو آخرت کی جانب مائل کرنا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

﴿2﴾ مسائل کا حل صرف صاحبِ علم سے ہی پوچھنا چاہیئے، جاہل چاہے کتنا ہی

عبادت گزار کیوں نہ ہو، قابلِ اعتماد نہیں۔

﴿3﴾ توبہ کی فضیلت۔

﴿4﴾ نیک لوگوں کے قرب وصحبت کی فضیلت۔

﴿5﴾ نیک بننے اور توبہ پر استقامت کے لئے بری صحبت کا ترک کرنا ضروری ہے۔

﴿6﴾ اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

مثال نمبر (2) :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ جن میں سے ایک گنجا، دوسرا کوڑھی اور تیسرا اندھا تھا۔ ان کی آزمائش کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتے نے سب سے پہلے کوڑھی سے پوچھا کہ ''تجھے کون سی شے سب سے زیادہ محبوب ہے؟'' کہنے لگا، ''اچھا رنگ اور خوبصورت جلد، تاکہ لوگ میری عزت کریں۔'' فرشتے نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا، جس کی برکت سے اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد حاصل ہو گئی۔ پھر فرشتے نے سوال کیا کہ ''تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، ''اونٹ۔'' چنانچہ اس کی پسند کے مطابق اسے ایک حاملہ اونٹنی دے کر فرشتے نے دعا کی کہ ''اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔''

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا، ''تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟'' عرض کی، ''خوبصورت بال اور اس گنجے پن کا دور ہونا، تاکہ لوگ میری عزت کیا کریں۔'' فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا اور خوبصورت بال سر پر اگ آئے۔ پھر سوال کیا کہ ''تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟'' عرض کی، ''گائے۔'' پس اسے حسبِ خواہش ایک حاملہ گائے دے کر فرشتے نے اس کے لئے بھی برکت کی دعا کی۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور وہی سوال کیا کہ ''تجھے کون سی شے زیادہ محبوب

ہے۔''اس نے عرض کی،''اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔''فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے آنکھیں عطا فرما دیں۔ پھر دریافت کیا کہ''تجھے کون سا مال اچھا لگتا ہے؟''عرض کی''بکری۔'' پس فرشتے نے اسے ایک حاملہ بکری دے کر برکت کی دعا دی اوران کے پاس سے رخصت ہو گیا۔

فرشتے کی دعا کی برکت سے ان تینوں کے جانوروں نے خوب بچے جنے حتیٰ کہ ایک کے اونٹوں، دوسرے کی گایوں اور تیسرے کی بکریوں سے وادی بھر گئی۔

کافی عرصہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہی فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی کی سابقہ شکل وصورت میں دوبارہ پہنچا اور کہا کہ''میں غریب آدمی ہوں، حالتِ مسافری میں زادِراہ ختم ہوگیا ہے،''**فَلاَ بَلاَغَ الْیَوْمَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ**۔یعنی پس میرا، خدا اور تیرے سوا کوئی کفایت کرنے والا نہیں۔''میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے اچھا رنگ، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمائے کہ مجھے منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے اسباب مہیا کردے۔''کوڑھی نے جواب میں معذرت کرتے ہوئے کہا کہ''میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا کیونکہ میں نے بہت سے دوسرے لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔''فرشتے نے کہا،''شائد میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو پہلے کوڑھی نہیں تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت نہیں کرتے تھے؟ اور تو غریب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال نہیں دیا؟''اس نے (صاف جھوٹ بولتے ہوئے) جواب دیا کہ''یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے۔''فرشتے نے کہا کہ''اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے سابقہ حالت کی طرف لوٹا دے۔''

پھر وہ گنجے کے پاس، اس کی سابقہ صورت میں پہنچا اور اس سے بھی اسی طرح سوال کیا، جواب میں اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال رد کرتے ہوئے جھوٹ بول دیا۔فرشتے نے اسے بھی بددعا دیتے ہوئے کہا کہ''اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے

تیری پہلی حالت پر لوٹا دے۔"

پھر آخر میں یہ فرشتہ، اندھے کے پاس اس کی سابقہ حالت میں پہنچا اور وہی سوال کیا۔ جواب میں اندھے نے سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ "واقعی میں پہلے اندھا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا فرمائی، اور میں غریب تھا، اس نے مجھے غنی کر دیا، خدا کی قسم! میں تجھے مال لینے سے ہرگز نہیں روکوں گا تو جو مال لینا چاہے لے سکتا ہے۔" فرشتے نے کہا، "اپنا مال اپنے پاس رکھو، دراصل اللہ تعالیٰ نے تم تینوں کو آزمایا تھا، جس کے نتیجے میں اللہ عزوجل تجھ سے راضی اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔" (بخاری شریف۔ باب حدیث ابرص واعمیٰ واقرع فی بنی اسرئیل)

اس بیان سے درجِ ذیل نکات حاصل ہوئے۔

﴿1﴾ واقعہ بیان کر کے امر بالمعروف کرنا سنتِ کریمہ ہے۔ ﴿2﴾ نوری مخلوق، اللہ تعالیٰ کے حکم سے بشری شکل میں آسکتی ہے۔ ﴿3﴾ بسا اوقات اللہ عزوجل کچھ دے کر بھی آزماتا ہے۔ ﴿4﴾ مقبولِ بارگاہِ الٰہی، اللہ عزوجل کے اذن سے شفا عطا فرماسکتے ہیں، نیز ان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ ﴿5﴾ جھوٹ اور بخل کی مذمت۔ ﴿6﴾ سخاوت کا فائدہ۔

مثال نمبر (3) :۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ "گزشتہ زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گزارنے کے لئے انھیں ایک غار کا سہارا لینا پڑا۔ وہ غار میں داخل ہو گئے تو پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ گئی، جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے سوچا کہ اس چٹان سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے دعا مانگیں۔

ان میں سے ایک نے عرض کی، "یا الٰہی! میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے

تھے، اور میں ان سے پہلے اپنے بچوں اور خدام کو دودھ نہیں دیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لکڑیوں کی تلاش میں دور نکل گیا۔ جب واپس لوٹا تو دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں ، میں ان کے لئے دودھ لایا لیکن انھیں جگانا مناسب نہ سمجھا، اور نہ ان سے پہلے اہل وعیال کو دودھ پلانا پسند آیا۔ بچے میرے پاؤں میں بلکتے رہے، لیکن میں تمام رات دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر میرے والدین نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی خاطر کیا ہو تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرما دے۔'' چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن وہ ابھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

دوسرے نے عرض کی، ''یاالٰہی! مجھے اپنی چچازاد بہن سے محبت تھی، میں نے اس سے بری خواہش کا اظہار کیا، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ قحط سالی کا شکار ہو کر میرے پاس آئی، میں نے اسے سو دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی میں جائے، وہ رضامند ہو گئی، جب ہم تنہائی میں پہنچے تو اس نے کہا، ''اللہ تعالیٰ سے ڈر اور ناحق یہ گناہ مت کر۔'' یہ سن کر میں اس گناہ سے باز آ گیا اور وہ دینار بھی اسے دے دئے۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رضا کی خاطر تھا، تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے۔'' چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن ابھی بھی باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

تیسرے نے عرض کی، ''یاالٰہی! میں نے کچھ آدمیوں کو مزدوری پر لگایا، پھر ایک کے سوا سب اپنی مزدوری لے گئے، میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا، یہاں تک کہ اس کا مال زیادہ ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا کہ، ''یہ جتنے اونٹ، گائے، بکری اور غلام وغیرہ دیکھ رہا ہے، یہ سب تیرے ہیں۔'' اس نے کہا، ''آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟'' میں نے کہا، ''نہیں، میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔'' یہ سن کر وہ تمام مال لے کر چلا

کیا، اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل محض تیری رضا کی خاطر تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات دلا دے۔'' چنانچہ چٹان ہٹ گئی اور وہ نکل کر چل پڑے۔ ﴿مسلم﴾

اس واقعہ سے درجِ ذیل نکات حاصل ہوئے۔

﴿i﴾ واقعات کے ذریعے اصلاح کرنا، سنتِ مبارکہ ہے۔ ﴿ii﴾ وسیلہ قائم کرنا جائز ہے، نیز وسیلے کی برکت سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ ﴿iii﴾ ماں باپ کی خدمت کی فضیلت۔ ﴿iv﴾ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر گناہ سے بچنے کی فضیلت۔ ﴿v﴾ صاحبِ حق کو اس کا حق ادا کرنے کی فضیلت۔

چوتھا طریقہ

کسی بزرگ کے قول کی روشنی میں:۔

بزرگانِ دین کے ایسے اقوال کہ جن میں حسبِ سابق ایک سے زیادہ امور کا ذکر ہو، بیان شروع کرنے کے لئے بے حد معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں بھی یونہی کیا جائے کہ پہلے خوب غور و تفکر کے ساتھ قولِ مبارک کو پڑھیں اور پھر اس کے ہر پہلو کو واضح کرنے کے لئے مزید مواد شامل کر لیں۔

امثلہ:۔

مثال نمبر (1):۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، ''کسی دانائے حق نے بہت سی حکمت آمیز باتیں جمع کیں، پھر ان میں سے چالیس ہزار کا انتخاب کیا، پھر ان میں سے چار ہزار منتخب کیں، پھر ان میں سے چار سو کو چن لیا، پھر ان میں سے چالیس کو چھانٹ کر الگ کر لیا، پھر ان میں سے چار کو سرِ انتخاب رکھا۔

(۱) ہر عورت کو قابلِ اعتماد نہ جانو۔ (۲) کبھی اپنے مال و دولت سے فریب

نہ کھاؤ۔(۳)اپنے معدے پر اس کی بساط سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔(۴)ایسے علم کے پیچھے نہ لگو کہ جس سے تم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکو۔

(المنبهات على الاستعداد ليوم المعاد لابن الحجر العسقلانی)

مثال نمبر (2):۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ "(اے بندۂ خدا!)ان تمام امور کو بجالا کہ جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لازم کئے ہیں، تو اس کے بڑے عبادت گزار بندوں میں شمار کیا جائے گا۔اور ان تمام چیزوں سے دور رہ کہ جن سے باز رہنے کا تجھے حکم دیا گیا ہے، تو زاہدوں اور ترکِ دنیا کرنے والوں میں مانا جائے گا۔اور اللہ عزوجل نے جو تیرے نصیب میں لکھ دیا ہے، اس پر راضی رہ، تو ان بندوں میں گنا جائے گا کہ جو ساری مخلوق سے بے نیاز و لاپرواہ رہتے ہیں۔(ایضاً)

مثال نمبر (3):۔

کسی حکیم کا قول ہے کہ "جس کے دل میں خوفِ خدا نہ ہو، وہ زبان کی لغزشوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا خوف نہ ہو اس کا دل حرام اور مشتبہ چیزوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔جو شخص مخلوق سے مایوس نہ ہو گا، وہ حرص و طمع سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔جو شخص اپنے اعمال کی خود حفاظت نہ کر سکے، وہ ریاکاری سے نہیں بچ سکتا۔جو شخص اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے دل کی نگہداشت نہیں کرے گا، وہ حسد سے اپنا دامن نہیں بچا سکتا۔اور جس کی نظر علم و عمل کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے پر نہ ہو، وہ عجب و خود پسندی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔"(ایضاً)

تینوں اقوال میں نکات بالکل واضح ہیں۔

پانچواں طریقہ

اپنی طرف سے چندافتتاحی کلمات بیان کر کے:۔

بسا اوقات مبلغ کسی آیت وحدیث وواقعہ وقولِ مبارک کے علاوہ کسی اور طریقے کے ساتھ بیان شروع کرنا چاہتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اصل موضوع کے شروع کرنے سے پہلے چندافتتاحی کلمات ذکر کیۓ جائیں۔آسانی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس طرز کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے ہی لوگوں کی مکمل توجہ مبلغ کی جانب مبذول ہو جاتی ہے،بصورتِ دیگر اگر براہِ راست بیان شروع کر دیا جاۓ تو ہوسکتا ہے کہ ان کے مکمل طور پر بیان کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے پہلے بہت سی قیمتی باتیں نکل چکی ہوں،جس کے باعث بقیہ بیان سے فیضیاب ہونا کامل طور پر ممکن نہ رہے،خصوصاً جب کہ مبلغ ترتیب کے ساتھ بیان کرنے کا عادی ہو۔

افتتاحی کلمات میں آسانی کے لئے اولاً چندعنوانات حاضرِ خدمت ہیں،جن کے تحت کچھ جملے تیار کر لینے کے بعد تقریباً ہر قسم کے بیان کی ابتداء کے لئے آسانی کا حصول ممکن ہو جاۓ گا۔

﴿i﴾اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول۔﴿ii﴾دنیا میں آمد کا مقصد﴿iii﴾جنت﴿vi﴾دوزخ ﴿v﴾شیطان﴿vi﴾میدانِ محشر﴿vii﴾عذابِ قبر سے نجات۔﴿viii﴾گناہوں کی تباہ کاریاں۔﴿ix﴾اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال۔﴿x﴾اللہ عزوجل اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔

ان عنوانات سے بیان شروع کرنے کے لئے ابتدائی کلمات:۔

فی الحال ان دس عنوانات کے تحت چند کلمات درج کر کے مختلف موضوعات پر مشتمل بیانات شروع کرنے کا طریقہ حاضرِ خدمت ہے،سمجھ

دار مبلغین مزید عنوانات قائم کر کے اسی طرح آسانی کے حصول کے لئے کوشش کا دائرۂ کار بڑھا سکتے ہیں۔

مثال نمبر (1):۔

ظاہری وباطنی گناہوں کے بارے میں بیان:۔

اگر آپ نے ''ظاہری و باطنی گناہوں'' میں سے کسی کے بارے میں بیان کرنا ہے مثلاً غیبت کے بارے میں، تو اب مذکورہ عنوانات سے اس طرح بیان شروع کیجئے۔

(1) اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل ہو جانا، بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ وہ شخص بہت خوش نصیب ہے کہ جسے موت سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی، یقیناً مالکِ کائنات جس انسان سے راضی ہوگیا، دنیا و آخرت میں فلاح وکامیابی اس کے قدم چومے گی، اسے نہ تو ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے اور نہ عذاباتِ قبر کا، نہ میدانِ محشر کی ذلت اس کا مقدر بنے گی اور نہ ہی پل صراط وجہنم کا خوف اسے لاحق ہوگا۔

جب یہ تمام امور تسلیم شدہ ہیں تو ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال کی کثرت کرے کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن وآسان ہو جائے اور ایسے افعال سے خود کو تا حیات بچانے کی کوشش کریں کہ جو اس راہ میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہوں۔ آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے ہی عمل کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا خطرے میں پڑ سکتا ہے، اور وہ عمل'' اپنے

مسلمان بھائیوں کی غیبت میں مبتلاء ہو جانا'' ہے۔

(۲) دنیا میں آمد کا مقصد:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے کار پیدا نہیں فرمایا، بلکہ اس نے زندگی کی نعمت اس لئے عطا فرمائی کہ ہم کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کریں، چنانچہ سورۂ ملک میں ارشاد ہوتا ہے،''**اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ** ترجمہ:۔وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں سے کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

﴿ترجمۂ کنزالایمان.آیت۲.پ۲۹﴾

اس آیتِ پاک کی روشنی میں جو شخص نیک اعمال کی ادئیگی میں ہمہ وقت مشغول ہو گیا تو گویا وہ دنیا میں آمد کے مقصد کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور یقیناً اس سعادت کے حصول کے بعد جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، کیونکہ جب مزدور کام پورا کر دکھائے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے،اس کے برعکس اگر کوئی انسان غفلت میں ڈوبا رہا اور اس نے نیک اعمال کے بجائے گناہوں کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کر لیا تو گویا کہ وہ اپنے دنیا میں آمد کے مقصد کو بھلا بیٹھا اور یقیناً اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی صورت میں سخت عذابات کی شکل میں بھگتنا پڑے گا، کیوں کہ جو مزدور اپنے کام میں کوتاہی کا مرتکب ہو، وہ مزدوری سے محروم رہنے کے ساتھ ساتھ سزا کا بھی مستحق ہوتا ہے۔آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے ہی عمل کے بارے میں بیان کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس میں مبتلاء ہونا'' دنیا میں آمد کے مقصد'' کو بھلا دیتا ہے اور اگر انسان بغیر توبہ کئے مر جائے تو ہو سکتا ہے کہ اسے دردناک انجام کا سامنا بھی کرنا پڑے،اور وہ عمل ''غیبت'' میں مبتلاء ہو جانا ہے۔

(۳)جنت:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جو انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، اس رحمت سے بھرپور مقام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ فی الحال جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں، جیسا کہ مخبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا'' ﴿بخاری و مسلم﴾

ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ جنتیوں کے لئے چند ایسے انعامات بھی مقرر کئے گئے ہیں کہ جن میں سے ہر انعام یقیناً اس قابل ہے کہ پوری زندگی اس کے حصول کے لئے کوشش میں صرف کر دی جائے۔ جیسا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے یہ ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے۔ ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ خوش رہو گے، کبھی غمگین نہ ہو گے'' ﴿مسلم﴾

ان انعامات کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو جنت کے حصول میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور ایسے اعمال سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے کہ جو اس عظیم نعمت سے محروم کروا دینے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جنت جیسی اعلیٰ نعمت سے محروم کروا دینے والے اعمال میں سے ایک عمل ''غیبت'' بھی ہے۔........

(۴)دوزخ:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے راحت وخوشی کا سامان تیار فرمایا ہے، وہیں گناہ گار و بدکار قسم کے لوگوں کے لئے مختلف شکلوں میں سخت عذاب بھی تیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ تعالی ناراض ہوا تو ایسے لوگوں کو جہنم میں طویل عرصے تک رہنا پڑے گا۔ جہنم کا سخت عذاب برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے، جس کے باعث اس کا دماغ اس طرح کھولے گا، جیسے ہانڈی جوش مارتی ہے۔"

یقیناً وہ انسان بد بخت ہے کہ جو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھ کر خود کو جہنم میں داخلے کے لئے تیار کرے۔ چنانچہ ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ ہر اس عمل سے خود کو بچانے کی کوشش کرے کہ جو دخولِ جہنم کا سبب بن سکتا ہو۔ آج میں آپ کے سامنے ایک ایسے ہی گناہ کے بارے میں بیان کروں گا کہ جو توبہ نہ کرنے کی صورت میں بے شمار لوگوں کے جہنم میں داخلے کا سبب بنے گا۔ اور وہ گناہ "غیبت" ہے۔

(۵)شیطان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

شیطان وہ بد بخت مخلوق ہے کہ جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اس نافرمانی کے بدلے میں یہ خود تو جہنم میں جائے گا ہی لیکن اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی ہوئی ہے کہ اسے قیامت تک موت نہ آئے تاکہ یہ اس کے بندوں کو ورغلا کر انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے میں کامیاب ہو

جائے۔شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ براہِ راست حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے مختلف گناہوں کی دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اتنی مہارت کے ساتھ دی جاتی ہے کہ اکثر اوقات، پہلے سے مقابلے کے لئے تیار نہ رہنے والے کے لئے اس سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔شیطان، جن گناہوں میں مبتلاء کروا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گرفتار کروا دیتا ہے،انھیں میں سے ایک گناہ ''غیبت'' بھی ہے۔ہمیں چاہیئے کہ اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے بچنے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں تا کہ شیطان کے لئے اس گناہ کے ذریعے ہلاک کرنا ممکن نہ رہے۔چنانچہ آج میں آپ کے سامنے غیبت کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(٦) میدانِ محشر:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

زندگی کے مختصر سے ایام گزارنے کے بعد ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔یہ حاضر ہونا، مختلف انداز سے ہوگا، کوئی گرمی کے باعث اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھارہا ہوگا، کسی کو ذلت ورسوائی کا خوف دامن گیر ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک گئی ہوگی، تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا۔کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا، تو کوئی جنت سے محرومی پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا۔لیکن ان کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جنھیں اس دن نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے،انھیں سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، وہ حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کی سعادت حاصل کریں گے، پل صراط سے بجلی کی مانند گزریں گے اور انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔

یقیناً پہلا، اللہ تعالیٰ کا نافرمان گروہ ہوگا جب کہ دوسرا اس کے فرماں بردار بندوں پر مشتمل ہوگا۔ اگر ہم دوسرے گروہ میں شامل اور پہلے گروہ سے خارج ہونا چاہیں تو اس کے لئے پوری ہمت کے ساتھ خود کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچانا ہوگا۔ یوں تو ہر گناہ ہی میدانِ محشر میں ذلت ورسوائی کا سبب بن سکتا، لیکن آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے گناہ کے بارے میں چند معروضات پیش کروں گا جو گھر گھر عام ہو چکا ہے اور کم علمی کے باعث فی زمانہ اسے گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، اور وہ گناہ ''غیبت'' ہے۔

(۷) عذابِ قبر سے نجات:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' یقیناً جس بندے نے نیک اعمال کے ذریعے اپنے رب کو راضی کیا تو اس کی قبر اس کے لئے راحت کا مقام ثابت ہوگی، اور جس نے بد بختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گناہوں سے رشتہ مضبوط کیا تو اس کی قبر اس کے لئے ایک آزمائش وعذاب کا گھر بن جائے گی۔ سمجھدار انسان وہی ہے کہ دنیا کی مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو اس کی قبر میں اس کے لئے خوشی ومسرت کا سبب بنیں اور ایسے اعمال کو موت سے پہلے پہلے ترک کر دے کہ جو قبر میں طویل رنج وغم کا باعث بن جائیں۔ آج میں ایک ایسے ہی گناہ کے بارے میں بیان کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس کے باعث قبر، جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن سکتی ہے۔ اور وہ گناہ ''غیبت میں مبتلاء'' ہونا ہے۔

(۸) گناہوں کی تباہ کاریاں:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

گناہوں کی وقتی لذت پر نگاہ رکھتے ہوئے مبتلائے خطا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کو بھول جانا، بد بختی کی علامت ہے۔سمجھ دار انسان وہ ہے کہ جو لذت کو نہیں بلکہ اس لذت کے بعد حاصل ہونے والے عذابات پر نگاہ رکھے، انہی گناہوں کے باعث دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی، ایمان کی بربادی، عذابِ قبر میں مبتلاء ہونا، پل صراط پر دشواری اور جہنم میں داخلے کے ''انعامات'' حاصل ہوں گے۔لھذا ہمیں چاہیئے کہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں، خصوصاً زبان کے گناہوں پر بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیئے، کیوں کہ یہ گناہ ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ عام ہیں اور کثیر مسلمان ایسے ہیں کہ جو انھیں گناہ ہی تصور نہیں کرتے، ان ہی گناہوں میں سے ایک گناہ غیبت بھی ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، ان نعمتوں کے عطا فرمائے جانے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہم انھیں نفس کی مرضی کے مطابق جس کام میں چاہیں لگائیں، بلکہ یہ صرف اس مقصد کے لئے دی گئی ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں استعمال کیا جائے۔ بروزِ قیامت ان نعمتوں کے استعمال کے بارے میں ہر شخص سے سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا،

''ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ☆ ترجمہ:۔ پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعتوں کی پرسش ہوگی۔'' ﴿کنز الایمان۔التکاثر ۸۔پ ۳۰﴾

جوانسان ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جواب دینے میں کامیاب ہوا تو اس کے لئے مزید انعامات ہیں، جب کہ خلافِ مرضی جواب والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔زبان بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔یقیناً بروزِ محشر اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔چنانچہ اسے بھی صرف او ہرف اللہ عزوجل کی فرماں برداری میں ہی خرچ کرنا چاہیئے، اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہمیں مکمل طور پر معلوم ہو کہ اس کا درست وغلط استعمال کیا ہے؟ تا کہ درست کو اختیار رکھا جائے اور غلط کو ترک کرنے کی کوشش کی جائے۔زبان کے غلط استعمال کی ایک صورت ''غیبت میں مبتلاء ہونا'' بھی ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مقام پر اپنی اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔چنانچہ ارشاد فرمایا، ''**یَآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** ۔ترجمہ:۔اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان،النساء۵۹،پ۵﴾

اور ایک مقام پر اس حکم پر عمل پیرا ہونے کا فائدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''**وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا** ☆ ۔ترجمہ:۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان،النساء۶۹،پ۵﴾

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب

وضروری ہے اور جو اس حکم کی بجا آوری میں کامیاب ہو گیا تو اسے جنت میں انبیاء (علیہم السلام)، صدیقین (رضی اللہ عنہم)، شہداء اور نیک بندوں کا پڑوس نصیب ہو گا۔اس انعام پر غور کرنے کے بعد ہر مسلمان کو اس کے حصول کے لئے تمام گناہوں سے بچنے اور واجب وفرض کردہ عبادات کی ادائیگی پر استقامت، لازم وضروری ہے۔آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے گناہ کی نشاندہی کروں گا کہ جس کے ارتکاب کے باعث انسان اطاعت کی دولت سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بدلے میں حاصل ہونے والے انعام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔اور وہ گناہ "غیبت" ہے۔

مطالعہ فرمانے والے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مذکورہ دس عنوانات سے ایک ہی بیان کو مختلف الفاظ کے ذریعے شروع کیا جا سکتا ہے۔ان دس عنوانات کے انتخاب کا مقصد صرف اور صرف ایک نمونہ پیش کرنا ہے چنانچہ اگر آپ چاہیں تو ذاتی محنت سے مزید عنوانات بھی قائم کر سکتے ہیں۔

ان افتتاحی کلمات سے غیبت کے علاوہ درجِ ذیل عنوانات پر بھی بیان شروع کیا جا سکتا ہے۔بس بعض مقامات پر حسبِ ضرورت تھوڑا بہت رد و بدل کرنا پڑے گا۔

(۱) چغلی۔(۲) جھوٹ۔(۳) گالی گلوچ کی مذمت۔(۴) گانے باجے کی مذمت۔ (۵) بدگمانی کی مذمت۔(۶) حسد وکینہ وبغض۔(۷) ناجائز زیور کا استعمال۔(۸) قطعِ رحمی۔(۹) امر بالمعروف کا ترک کر دینا۔(۱۰) دنیا سے محبت کی مذمت۔(۱۱) چوری کی مذمت۔(۱۲) جھوٹی قسم کی مذمت۔(۱۳) رشوت کا

بیان۔(۱۴)اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی نہ رہنے کی مذمت۔(۱۵)بے صبر کا انجام۔ (۱۶)ریاکاری۔(۱۷)بخل۔(۱۸)اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی شان میں گستاخی کی مذمت۔(۱۹)غرور و تکبر۔(۲۰)بدنگاہی کی مذمت۔(۲۱)خودکشی۔(۲۲)ذخیرہ اندوزی کا بیان۔(۲۳)تہمت لگانے کی مذمت۔(۲۴)نسب بدلنے کی مذمت۔(۲۵)سود۔(۲۶)نوحہ کرنے کی مذمت۔(۲۷)ماں باپ کی نافرمانی کی سزا۔(۲۸)وعدہ خلافی کی مذمت۔(۲۹)رزقِ حرام کی مذمت۔ (۳۰)بد اخلاقی۔(۳۱)زناء۔(۳۲)امانت میں خیانت۔(۳۳)نماز وروزہ قضا کرنا۔وغیرہ وغیرہ

مثال نمبر (2):۔

فضائل پر بیان:۔

ماقبل میں تمام بیانات گناہوں کی مذمت پر مشتمل تھے۔اگر آپ فضائل پر بیان کرنا چاہیں،تو اِنھیں ابتدائی کلمات کوتھوڑی سی تبدیلی کے بعد فضائل پر مشتمل بیانات شروع کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔مثلاً آپ سخاوت وایثار کی فضیلت پر بیان کرنا چاہتے ہیں،تو اب درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ بیان شروع فرمائیں۔

(1)اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل ہو جانا، بہت بڑی سعادت مندی ہے۔وہ شخص بہت خوش نصیب ہے کہ جسے موت سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہو گئی، یقیناً مالکِ کائنات جس انسان سے راضی ہوگیا، دنیاو آخرت میں فلاح وکامیابی

اس کے قدم چومے گی، اسے نہ تو ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے اور نہ عذاباتِ قبر کا، نہ میدانِ محشر کی ذلت اس کا مقدر بنے گی اور نہ ہی پل صراط و جہنم کا خوف اسے لاحق ہو گا۔

جب یہ تمام امور تسلیم شدہ ہیں تو ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال کی کثرت کریں کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن و آسان ہو جائے اور ایسے افعال سے خود کو تاحیات بچانے کی کوشش کریں کہ جو اس راہ میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہوں۔ آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے ہی عمل کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، اور وہ عمل ''سخاوت و ایثار'' ہے۔

(2) دنیا میں آمد کا مقصد:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بےکار پیدا نہیں فرمایا، بلکہ اس نے زندگی کی نعمت اس لئے عطا فرمائی کہ ہم کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کریں، اللہ تعالیٰ سورۂ ملک میں ارشاد فرماتا ہے، ''اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط ترجمہ:۔ وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں سے کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

﴿ترجمۂ کنز الایمان، آیت ۲، پ ۲۹﴾

اس آیتِ پاک کی روشنی میں جو شخص نیک اعمال کی ادئیگی میں ہمہ وقت مشغول ہو گیا تو گویا کہ وہ دنیا میں آمد کے مقصد کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور یقیناً اس سعادت کے حصول کے بعد جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، کیونکہ جب

مزدور کام پورا کر دکھائے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے، اس کے برعکس اگر کوئی انسان غفلت میں ڈوبا رہا اور اس نے نیک اعمال کے بجائے گناہوں کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کر لیا تو گویا کہ وہ اپنے دنیا میں آمد کے مقصد کو بھلا بیٹھا اور یقیناً اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی صورت میں سخت عذابات کی شکل میں بھگتنا پڑے گا، کیوں کہ جو مزدور اپنے کام میں کوتاہی کا مرتکب ہو وہ مزدوری سے محروم رہنے کے ساتھ ساتھ سزا کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے ہی عمل کے بارے میں بیان کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس پر خوش دلی کے ساتھ عمل پیرا ہونا ''دنیا میں آمد کے مقصد'' کی تکمیل میں مدد دیتا ہے اور وہ عمل ''سخاوت وایثار'' کی عادت کو اپنانا ہے۔

(3) جنت:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جو انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی، اس رحمت سے بھرپور مقام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ فی الحال جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں، جیسا کہ مخبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا'' ﴿بخاری ومسلم﴾

ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ جنتیوں کے لئے چند ایسے انعامات بھی مقرر کیے گئے ہیں کہ جن میں سے ہر انعام یقیناً اس قابل ہے کہ پوری زندگی اس کے حصول کے لئے کوشش میں صرف کر دی جائے۔ جیسا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا

تمہارے لئے یہ ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے۔ ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ خوش رہو گے، کبھی غمگین نہ ہو گے'' ﴿مسلم﴾

ان انعامات کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو جنت کے حصول میں معاون ومددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور ایسے اعمال سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے کہ جو اس عظیم نعمت سے محروم کروا دینے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جنت جیسی اعلیٰ نعمت کے حصول میں معاون اعمال میں سے ایک عمل ''سخاوت وایثار'' کی سنت پر عمل پیرا ہونا بھی ہے۔........

(4) دوزخ:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے راحت وخوشی کا سامان تیار فرمایا ہے، وہیں گناہ گار و بدکار قسم کے لوگوں کے لئے مختلف شکلوں میں سخت عذاب بھی تیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ تعالی ناراض ہوا تو ایسے لوگوں کو جہنم میں طویل عرصے تک رہنا پڑے گا۔ جہنم کا سخت عذاب برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب یہ ہو گا کہ جہنمی کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے، جس کے باعث اس کا دماغ اس طرح کھولے گا، جیسے ہانڈی جوش مارتی ہے۔''

یقیناً وہ انسان بد بخت ہے کہ جو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھ کر خود کو جہنم میں داخلے کے لئے تیار کرے۔ چنانچہ ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ ہر اس عمل سے خود کو بچانے کی کوشش

کرے کہ جو دخولِ جہنم کا سبب بن سکتا ہے۔بخل بھی ایک ایسا ہی قابلِ مذمت گناہ ہے کہ جس کا مرتکب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے باعث داخلِ جہنم ہوسکتا ہے،جیسا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''کیا تم سمجھتے ہو کہ بخیل کا گناہ معاف کردیا جائے گا اور ظالم کا گناہ معاف نہ ہوگا،حالانکہ ظالم اللہ تعالیٰ کے نزدیک،بخیل سے بہتر ہے،حق تعالیٰ اپنی عزت وجلال کی قسم یاد فرما کر کہتا ہے کہ ''کسی بخیل کو جنت میں نہ جانے دوں گا۔''

لھذا ضروری ہے کہ ہم ایسے اعمال و عادات کو اختیار کریں کہ جن کے باعث بخل سے نجات ملے اور کم از کم اس گناہ کے باعث جہنم کا خطرہ ہم سے دور ہو جائے۔بخل کی عادتِ بد سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ سخاوت وایثار کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے،اور سخاوت وایثار کی سنت پر استقامت کے لئے ان کے فضائل پر غور کرنا بہت ضروری ہے،چنانچہ آج میں آپ کی خدمت میں ''سخاوت وایثار کے فضائل'' عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(5) شیطان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

شیطان وہ بد بخت مخلوق ہے کہ جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی،اس نافرمانی کے بدلے میں یہ خود تو جہنم میں جائے گا ہی لیکن اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی ہوئی ہے کہ اسے قیامت تک موت نہ آئے تا کہ یہ اس کے بندوں کو ورغلا کر انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ براہِ راست حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے مختلف گناہوں کی دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اتنی مہارت کے ساتھ دی جاتی ہے کہ اکثر اوقات،پہلے سے مقابلے کے لئے تیار نہ رہنے والے

کے لئے اس سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔

شیطان، جن گناہوں میں مبتلاء کروا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گرفتار کروا دیتا ہے، انھیں میں سے ایک گناہ ''بخل'' بھی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس گناہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے بچنے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں تا کہ شیطان کے لئے اس گناہ کے ذریعے ہلاک کرنا ممکن نہ رہے۔ نیز ایسے اعمال کو اختیار کریں کہ جن کی برکت سے اس موذی مرض سے نجات حاصل ہو جائے۔ بخل سے دور کرنے کے سلسلے میں ''سخاوت وایثار'' کو نمایاں حیثیت حاصل ہے، چنانچہ آج میں آپ کے سامنے انہی کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(6) میدان محشر:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

زندگی کے مختصر سے ایام گزارنے کے بعد ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ یہ حاضر ہونا، مختلف انداز سے ہوگا، کوئی گرمی کے باعث اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا، کسی کو ذلت ورسوائی کا خوف دامن گیر ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک گئی ہوگی، تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا۔ کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا، تو کوئی جنت سے محرومی پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا۔ لیکن ان کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جنھیں اس دن نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے، انھیں سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، وہ حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کی سعادت حاصل کریں گے، پل صراط سے بجلی کی مانند گزر یں گے اور انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔

یقیناً پہلا، اللہ تعالیٰ کا نافرمان گروہ ہوگا جب کہ دوسرا اس کے فرماں بردار

بندوں پر مشتمل ہوگا۔اگر ہم دوسرے گروہ میں شامل اور پہلے گروہ سے خارج ہونا چاہیں تو اس کے لئے پوری ہمت کے ساتھ خود کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والے کاموں میں مشغول رکھنا ہوگا۔میدانِ محشر میں انعامات کا مستحق بنانے والا ایک عمل سخاوت وایثار بھی ہے۔

(7)عذابِ قبر سے نجات:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔''یقیناً جس بندے نے نیک اعمال کے ذریعے اپنے رب کو راضی کیا تو اس کی قبر اس کے لئے راحت کا مقام ثابت ہوگی،اور جس نے بد بختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گناہوں سے رشتہ مضبوط کیا تو اس کی قبر اس کے لئے ایک آزمائش وعذاب کا گھر بن جائے گی۔سمجھ دار انسان وہی ہے کہ دنیا کی مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو اس کی قبر میں اس کے لئے خوشی ومسرت کا سبب بنیں اور ایسے اعمال کو موت سے پہلے پہلے ترک کر دے کہ جو قبر میں طویل رنج وغم کا باعث بن جائیں۔آج میں ایک ایسے ہی ایک نیک عمل کے بارے میں بیان کی سعادت حاصل کروں گا کہ جس کے باعث قبر،جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن سکتی ہے۔اور وہ نیک عمل ''سخاوت وایثار'' کی سنت پر عمل پیرا ہونا ہے۔

(8) گناہوں کی تباہ کاریاں:۔

پیارے اسلامی بھائیو:۔

گناہوں کی وقتی لذت پر نگاہ رکھتے ہوئے مبتلائے خطا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کو بھول جانا،بد بختی کی علامت ہے۔سمجھ دار انسان وہ

ہے کہ جو لذت کو نہیں بلکہ اس لذت کے بعد حاصل ہونے والے عذابات پر نگاہ رکھے ،انہی گناہوں کے باعث دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی ،ایمان کی بربادی، عذابِ قبر میں مبتلاء ہونا، پل صراط پر دشواری اور جہنم میں داخلے کے ''انعامات'' حاصل ہوں گے ۔لھذا ہمیں چاہیئے کہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں، خصوصاً دل کے گناہوں پر بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیئے، کیوں کہ

یہ گناہ ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ عام ہیں اور کثیر مسلمان ایسے ہیں کہ انھیں گناہ ہی تصور نہیں کرتے ،ان ہی گناہوں میں سے ایک گناہ بخل بھی ہے ۔اس گناہِ مہلک سے بچنے کے لئے اس کی ضد یعنی سخاوت و ایثار کا اختیار کرنا بے حد ضروری ہے،اور سخاوت و ایثار کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں آسانی کے لئے ان کے فضائل کو ہمہ وقت ذہن میں رکھنا بھی بہت ضروری ہے، چنانچہ آج میں آپ کی خدمت میں سخاوت و ایثار کے فضائل بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(9) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے،ان نعمتوں کے عطا فرمائے جانے کا یہ مقصد ہر گز نہیں کہ ہم انھیں نفس کی مرضی کے مطابق جس کام میں چاہیں لگائیں، بلکہ یہ صرف اس مقصد کے لئے دی گئی ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں استعمال کیا جائے ۔ بروزِ قیامت ان نعمتوں کے استعمال کے بارے میں ہر شخص سے سوال کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا،'' **ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** ☆ ترجمہ:۔پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔'' ﴿کنز الایمان،التکاثر ۸،پ ۳۰﴾

جو انسان ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جواب دینے

میں کامیاب ہوا تو اس کے لئے مزید انعامات ہیں، جب کہ خلافِ مرضی جواب والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ مال بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یقیناً بروزِ محشر اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ چنانچہ

اسے بھی صرف اور صرف اللہ عزوجل کی فرماں برداری میں ہی خرچ کرنا چاہیئے، اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہمیں مکمل طور پر معلوم ہو کہ اس کا درست وغلط استعمال کیا ہے؟ تا کہ درست کو اختیار رکھا جائے اور غلط کو ترک کرنے کی کوشش کی جائے۔ مال کے درست استعمال کی ایک صورت ''سخاوت وایثار'' کی سنت پر عمل پیرا ہونا بھی ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مقام پر اپنی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا، ''**یٰاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** ۔ترجمہ:۔ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان۔النساء۵۹۔پ۵﴾

اور ایک مقام پر حکم کے ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''**وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا**☆ ۔ترجمہ:۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان۔النساء۶۹۔پ۵﴾

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب

وضروری ہے اور جو اس حکم کی بجا آوری میں کامیاب ہوگیا تو اسے جنت میں انبیاء(علیہم السلام)،صدیقین(رضی اللہ عنہم)،شھداء اور نیک بندوں کا پڑوس نصیب ہو گا۔اس انعام پر غور کرنے کے بعد ہر مسلمان کو اس کے حصول کے لئے تمام گناہوں سے بچنے اور واجب وفرض کردہ عبادات کی ادائیگی اوراچھی عادات پر استقامت ،لازم وضروری ہے۔آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسے ہی نیک عمل کی نشاندہی کروں گا کہ جس کے ارتکاب کے باعث انسان اطاعت کی دولت سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بدلے میں حاصل ہونے والے انعام سے بھی فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔اوروہ نیک عمل ''سخاوت وایثار'' ہے۔

مذکورہ کلمات سے ''مناسب تبدیلی کے بعد'' درجِ ذیل عنوانات پر مشتمل بیانات بھی شروع کئے جاسکتے ہیں۔

﴿1﴾محبتِ رسول ﷺ ﴿2﴾نماز میں خشوع وخضوع۔﴿3﴾مسلمان بھائی کو خوش کرنے کی فضیلت۔﴿4﴾ماں باپ کی خدمت کی فضیلت۔﴿5﴾ذکر اللہ کے فضائل۔﴿6﴾نوافل کی فضیلت۔﴿7﴾خوفِ خدا کی فضیلت۔﴿8﴾خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت۔﴿9﴾اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی فضیلت۔﴿10﴾صبر کا بیان ۔﴿11﴾امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ ﴿12﴾ توکل کی فضیلت۔﴿13﴾نرمی وآسانی کی فضیلت۔﴿14﴾اذان دینے کی فضیلت۔ ﴿15﴾صلۂ رحمی کے فضائل۔﴿16﴾وضو کی فضیلت۔ ﴿17﴾ بھوک کے فضائل۔ ﴿18﴾اخلاص کی فضیلت۔﴿19﴾نماز کی فضیلت﴿20﴾نمازِ با جماعت کے فضائل۔﴿21﴾سچ بولنے کے فضائل۔﴿22﴾وعدہ پورا کرنے کی فضیلت۔﴿23﴾رزقِ حلال کی فضیلت۔﴿24﴾حسنِ اخلاق کی فضیلت۔﴿25﴾قناعت کی فضیلت۔﴿26﴾مہمان نوازی کی فضیلت۔﴿27﴾اچھی باتوں اور خاموشی کی فضیلت۔﴿28﴾عیادت کی فضیلت۔

﴿29﴾ توبہ کی فضیلت۔ ﴿30﴾ رحم کرنے کی فضیلت۔ ﴿31﴾ بڑھاپا اور بوڑھے کا ادب کرنے کی فضیلت۔ ﴿32﴾ سنتوں پر عمل کی فضیلت۔ ﴿33﴾ غور وتفکر کی فضیلت۔ ﴿34﴾ شکر کی فضیلت۔

مثال نمبر (3):۔

مبارک مہینوں یا خاص ایام میں عبادات کی فضیلت پر مشتمل بیان:۔

اگر آپ متبرک مہینوں یا مخصوص ایام میں عبادت کی فضیلت پر بیان فرمانا چاہیں، تب بھی ان ہی دس عنوانات کے تحت درج شدہ الفاظ میں مناسب ردو بدل کر کے بیان شروع فرما سکتے ہیں۔ مثلاً آپ ''شعبان کے مبارک مہینے میں عبادت کی ترغیب پر مشتمل بیان'' کرنا چاہتے ہیں۔ تو اسے اس طرح شروع فرمائیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل ہو جانا، بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ وہ شخص بہت خوش نصیب ہے کہ جسے موت سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی، یقیناً مالکِ کائنات جس انسان سے راضی ہوگیا، دنیا وآخرت میں فلاح وکامیابی اس کے قدم چومے گی، اسے نہ تو ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے اور نہ عذاباتِ قبر کا، نہ میدانِ محشر کی ذلت اس کا مقدر بنے گی اور نہ ہی پل صراط وجہنم کا خوف اسے لاحق ہوگا۔ جب یہ تمام امور تسلیم شدہ ہیں تو ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال کی کثرت کریں کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن وآسان ہو جائے اور ایسے افعال سے خود کو تاحیات بچانے کی کوشش کریں کہ جو اس راہ میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہوں۔ اور چونکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ ہماری

زندگی بے حد مختصر اور ناپائیدار ہے، لھذا حتی الامکان یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا ایک ایک لمحہ اخروی تیاری میں استعمال کیا جائے، اور ایسے لمحات کی کہ جن میں تھوڑی محنت زیادہ نفع کا سبب بن سکتی ہو، خاص طور پر قدر و جستجو کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا، کم سے کم وقت میں حاصل کی جا سکے۔ ایسے ہی قیمتی لمحات پر مشتمل مبارک مہینہ شعبان المعظم ہمارے درمیان موجود ہے۔

(۲) دنیا میں آمد کا مقصد:۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے کار پیدا نہیں فرمایا، بلکہ اس نے زندگی کی نعمت اس لئے عطا فرمائی کہ ہم کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کریں، اللہ تعالیٰ سورۂ ملک میں ارشاد فرماتا ہے، ''**اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا**ؕ ترجمہ:۔ وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں سے کس کا کام زیادہ اچھا ہے؟ ﴿ترجمۂ کنز الایمان، آیت ۲، پ ۲۹﴾

اس آیتِ پاک کی روشنی میں جو شخص نیک اعمال کی ادئیگی میں ہمہ وقت مشغول ہو گیا تو گویا کہ وہ دنیا میں آمد کے مقصد کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور یقیناً اس سعادت کے حصول کے بعد جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، کیونکہ جب مزدور کام پورا کر دکھائے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے۔ زندگی کے مقصد کی اعلیٰ اور بہتر انداز سے تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ایسے اوقات کی خاص طور پر تلاش جاری رکھی جائے کہ جن میں کم محنت کے بدلے میں کثیر نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کرنا ممکن ہو، الحمد للہ عزوجل! ایسے ہی قیمتی لمحات پر مشتمل مہینہ ہمارے درمیان موجود ہے۔ شعبان المعظم کا مہینہ بے شمار برکتوں اور خوبیوں کا حامل ہے..........

(۴) جنت:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کامیاب ہوگیا، بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی، اس رحمت سے بھرپور مقام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ فی الحال جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں ،جیسا کہ مخبرِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا'' ﴿بخاری و مسلم﴾

ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ جنتیوں کے لئے چند ایسے انعامات بھی مقرر کئے گئے ہیں کہ جن میں سے ہر انعام یقیناً اس قابل ہے کہ پوری زندگی اس کے حصول کے لئے کوشش میں صرف کردی جائے۔ جیسا کہ رحمتِ عالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے یہ ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے۔ ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ خوش رہو گے، کبھی غمگین نہ ہو گے'' ﴿مسلم﴾

ان انعامات کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو جنت کے حصول میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ نیز چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ زندگی کی صبح کب شام میں تبدیل ہو جائے، چنانچہ ان نیک اعمال میں جلدی کے ساتھ ساتھ ایسے اوقات کا خصوصاً خیال رکھنا چاہیئے کہ جن میں کی گئی تھوڑی سی محنت ، جنت کی کثیر نعمتوں اور اعلیٰ ترین درجات کے حصول کا سبب بن جائے۔ الحمدللہ! ایسے ہی مبارک و قیمتی لمحات پر مشتمل ''شعبان المعظم'' کا عظیم مہینہ ہمارے درمیان موجود ہے.........۔

(۴)دوزخ:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے راحت وخوشی کا سامان تیار فرمایا ہے، وہیں گناہ گار و بدکار قسم کے لوگوں کے لئے مختلف شکلوں میں سخت عذاب بھی تیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ تعالی ناراض ہوا تو ایسے لوگوں کو جہنم میں طویل عرصے تک رہنا پڑے گا۔ جہنم کا سخت عذاب برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے، جس کے باعث اس کا دماغ اس کھولے گا، جیسے ہانڈی جوش مارتی ہے۔'' یقیناً وہ انسان بد بخت ہے کہ جو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھ کر خود کو جہنم میں داخلے کے لئے تیار کرے۔

چنانچہ ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ ہر اس عمل سے خود کو بچانے کی کوشش کرے کہ جو دخولِ جہنم کا سبب بن سکتا ہے۔ نیز ایسے اعمال اختیار کرے کہ جن کی بدولت جہنم سے دوری اور جنت سے قرب کی دولت حاصل ہو۔ جہنم سے دوری میں مددگار ثابت ہونے اور جنت کے حصول میں آسانی پیدا کرنے میں ''شعبان المعظم'' کے مہینے کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ آج میں آپ کے سامنے اسی مبارک مہینے کے فیوض و برکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(۵)شیطان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

شیطان وہ بد بخت مخلوق ہے کہ جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اس نافرمانی کے بدلے میں یہ خود تو جہنم میں جائے گا ہی لیکن اس نے

اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی ہوئی ہے کہ اسے قیامت تک موت نہ آئے تاکہ یہ اس کے بندوں کو ورغلا کر انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ براہِ راست حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے مختلف گناہوں میں مبتلاء ہونے اور نیک اعمال سے غفلت اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اتنی مہارت کے ساتھ دی جاتی ہے کہ اکثر اوقات، پہلے سے مقابلے کے لئے تیار نہ رہنے والے کے لئے اسے قبول کرنے سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔

ہر عقل مند اسلامی بھائی کو چاہیئے گناہوں سے بچ کر اور خوب نیک اعمال اختیار کر کے شیطان کی گرفت سے بچنے کو اپنے اوپر لازم کرلے۔یاد رکھئے کی نیک اعمال کی کثرت شیطان سے محفوظ رہنے کے سلسلے میں بے حد اہم کردار ادا کرتی ہے۔چنانچہ نہ صرف ہمیں نیک اعمال کی کثرت کرنی چاہیئے بلکہ ایسے مبارک ایام کی خاص طور پر جستجو کرنی چاہیئے کہ جن میں کم وقت اور کم محنت کے بدلے میں شیطان کے خلاف نیک اعمال کے زیادہ سے زیادہ ہتھیار جمع ہوسکیں۔الحمدللہ! ایسے ہی قابلِ قدر ایام پر مشتمل مہینہ ہمارے درمیان ہے.......

(۶) میدان محشر:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

زندگی کے مختصر سے ایام گزارنے کے بعد ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔یہ حاضر ہونا، مختلف انداز سے ہوگا، کوئی گرمی کے باعث اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا، کسی کو ذلت ورسوائی کا خوف دامن گیر ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک گئی ہوگی، تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا۔کسی کا رنگ جہنم

کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا، تو کوئی جنت سے محرومی پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا۔ لیکن ان کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جنھیں اس دن نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے، انھیں سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، وہ حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کی سعادت حاصل کریں گے، پل صراط سے بجلی کی مانند گزریں گے اور انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔

یقیناً پہلا، اللہ تعالیٰ کا نافرمان گروہ ہوگا جب کہ دوسرا اس کے فرماں بردار بندوں پر مشتمل ہوگا۔ اگر ہم بھی میدانِ محشر میں انعامات وعزت وعافیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو دنیا کی مختصر سی زندگی کی قدر کرتے ہوئے کثرت سے نیک اعمال کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور خصوصاً ایسے ایام کی تلاش میں مشغول ہونا پڑے گا کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا پوری روانی کے ساتھ رواں دواں ہوتا کہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ زادِ راہ اکٹھا کیا جا سکے۔ الحمدللہ! ایسے ہی بابرکت وقیمتی ایام ماہ شعبان المعظم کی صورت میں ہمارے درمیان موجود ہیں، ہمیں چاہیئے کہ اس مہینے کی خوب قدر کریں اور اس کے دنوں کو روزِ قیامت کے لئے راحت کا سامان اکٹھا کرنے کا ذریعہ بنانے میں ہرگز سستی کا شکار نہ ہوں۔.........

(۷) عذابِ قبر سے نجات:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' یقیناً جس بندے نے نیک اعمال کے ذریعے اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیابی حاصل کرلی تو اس کی قبر اس کے لئے راحت کا مقام ثابت ہوگی، اور جس نے بد بختی کا مظاہرہ

کرتے ہوئے گناہوں سے رشتہ مضبوط کیا تو اس کی قبر اس کے لئے ایک آزمائش وعذاب کا گھر بن جائے گی۔ سمجھ دار انسان وہی ہے کہ دنیا کی مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو اس کی قبر میں اس کے لئے خوشی ومسرت کا سبب بنیں اور ایسے اعمال کو موت سے پہلے پہلے ترک کردے کہ جو قبر میں طویل رنج وغم کا باعث بن جائیں۔

چونکہ ہماری زندگی بے حد مختصر ہے اور قبر میں راحت وآسانی کے لئے مزید اور کوئی زندگی نہیں دی جائے گی لھذا سمجھ داری کا تقاضا یہ ہے کہ نہ صرف نیک اعمال کی کثرت کریں بلکہ ہمہ وقت ایسے لمحات کی جستجو میں رہیں کہ جن میں کم محنت اور کم عرصہ میں قبر کی زیادہ سے زیادہ تیاری کی جاسکے۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں، کم وقت میں کثیر نیک اعمال جمع کرنے کا ایک اور مدنی موقع عطا فرمایا ہے، اور وہ شعبان المعظم کے مبارک مہینے کا حاصل ہوجانا ہے۔

(۸) گناہوں کی تباہ کاریاں:۔

پیارے اسلامی بھائیو:۔

گناہوں کی وقتی لذت پر نگاہ رکھتے ہوئے مبتلائے خطا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کو بھول جانا، بد بختی کی علامت ہے۔ سمجھ دار انسان وہ ہے کہ جو لذت کو نہیں بلکہ اس لذت کے بعد حاصل ہونے والے عذابات پر نگاہ رکھے، انہی گناہوں کے باعث دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی، ایمان کی بربادی، عذاب قبر میں مبتلاء ہونا، پل صراط پر دشواری اور جہنم میں داخلے کے ''انعامات'' حاصل ہوں گے۔ لھذا ہمیں چاہیئے کہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں، نیز سابقہ زندگی میں بتقاضائے بشریت کیئے گئے گناہوں کے کفارے

کی سنجیدگی کے ساتھ کوشش کریں۔

ان گناہوں سے محفوظ رہنے اور ان کے مکمل طور پر خاتمے کے لئے جہاں توبہ کا سہارا لینا لازم وضروری ہے، وہیں نیک اعمال پر استقامت بھی بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ نیک اعمال کی برکت سے گناہوں سے دل بیزار ہو جاتا ہے، نیز بہت سے نیک اعمال سابقہ گناہوں کا کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔ ان تمام درست باتوں کے پیشِ نظر ہمیں چاہیئے کہ نیک اعمال کی خوب کثرت کریں۔ اور کم وقت میں کثیر نیک اعمال جمع کرنے کے لئے ایسے اوقات کی جستجو رکھیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پورے جوش پر ہوتی ہے۔ الحمد للہ! ایسے ہی مبارک ایام میں پر مشتمل مہینہ ہمارے درمیان موجود ہے۔........

(۹) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، ان نعمتوں کے عطا فرمائے جانے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہم انھیں نفس کی مرضی کے مطابق جس کام میں چاہیں لگائیں، بلکہ یہ صرف اس مقصد کے لئے دی گئی ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں استعمال کیا جائے۔ بروزِ قیامت ان نعمتوں کے استعمال کے بارے میں ہر شخص سے سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا، ''**ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** ☆ ترجمہ:۔ پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔'' ﴿کنزالایمان۔التکاثر ۸۔پ ۳۰﴾

جو انسان ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جواب دینے کامیاب ہوا تو اس کے لئے مزید انعامات ہیں، جب کہ خلافِ مرضی جواب والے

کے لیئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔اگر ہماری خواہش ہے کہ ہم بروزِ قیامت،نعمتوں کے استعمال کی پرسش کے وقت بارگاہِ الٰہی میں شرمندہ و رسوا نہ ہوں تو ہمیں دنیا میں حاصل کردہ تمام نعمتوں کواللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں استعمال کرنا چاہیئے ۔نیز اگرشرمندگی سے بچنے کے ساتھ ساتھ زبردست خوشی ومسرت اور بارگاہِ الٰہی سے کثیر انعامات کے حصول کی تمنا بھی ہوتو پھرخوب سمجھ داری کے ساتھ ایسے اوقات کی جستجو رکھیں کہ جن میں کم محنت اور مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال اکٹھا کر سکیں،الحمد للہ! ایسے ہی قیمتی لمحات ہمارے درمیان موجود ہیں،ہمیں چاہیئے کہ ان دنوں کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو نیک اعمال کی ادائیگی میں استعمال کریں تا کہ بروزِ قیامت مرضی کے مطابق نتیجہ حاصل کیا جاسکے۔....

(۱۰)اللہ تعالی اوراس رسول ﷺ کی اطاعت۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مقام پر اپنی اوراپنے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے۔چنانچہ ارشاد فرمایا،''**یٰاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْااَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْاالرَّسُوْلَ** ۔ترجمہ:۔اے ایمان والوحکم مانو اللہ کا اورحکم مانورسول کا۔﴿ترجمۂ کنزالایمان.النساء۵۹.پ۵﴾

اور ایک مقام پر حکم کے ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا،''**وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا**☆۔ترجمہ:۔اورجو اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاءاورصدیق اورشہید اورنیک لوگ،یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔﴿ترجمۂ کنزالایمان.النساء٦٩.پ۵﴾

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت ہر مسلمان پر واجب وضروری ہے اور جو اس حکم کی بجا آوری میں کامیاب ہو گیا تو اسے جنت میں انبیاء (علیہم السلام)، صدیقین (رضی اللہ عنھم)، شھداء اور نیک بندوں کا پڑوس نصیب ہو گا۔ اس انعام کی اہمیت کے پیشِ نظر، ہر مسلمان کو اس کے حصول کے لئے سخت کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیک اعمال کی ادائیگی پر استقامت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ نیز نیک اعمال پر استقامت جتنی پختہ ہو گی مذکورہ انعام کا حصول بھی اتنا ہی یقینی ہوتا چلا جائے گا۔

شعبان المعظم کا مبارک مہینہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت وفرماں برداری پر استقامت کے حصول میں بے حد اہم کردار ادا کرتا ہے، وہ اس طرح کہ جب ہم اس ماہِ مقدس میں مختلف فضائل کے حصول کے لئے کثیر عبادات کو اختیار کرتے ہیں تو نفس کو اطاعتِ خدا ورسول عزوجل و ﷺ کی عادت پڑ جاتی ہے اور پھر یہی عادت ان ایام کے گزر جانے کے بعد بھی کام آتی رہتی ہیں، لھذا ہمیں چاہیئے کہ اس مبارک مہینے کی قدر کریں آج میں آپ کے سامنے اسی ماہِ مبارک کے چند فضائل عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

ان ہی مذکورہ الفاظ سے درجِ ذیل بیانات کا آغاز بھی ممکن ہے۔

(1) ماہِ رجب کی فضیلت۔ (2) ماہِ رمضان کی فضیلت۔ (3) جمعۃ المبارکہ کے فضائل۔ (4) شبِ قدر کی فضیلت۔ (5) بارہویں شریف کی فضیلت۔ (6) شبِ معراج کی فضیلت۔ (7) ۱۵، شعبان کی فضیلت۔ (8) لیلۃ العیدین کی فضیلت۔ (9) ذو الحجہ کے فضائل۔ (10) محرم الحرام کے فضائل۔ (11) ایامِ عاشورہ کے فضائل۔

مثال نمبر (4):۔

بزرگانِ دین کی سوانح حیات وسیرتِ پاکیزہ کا بیان:۔

اگر آپ اپنے اسلافِ کرام کی حیاتِ طیبہ پر بیان فرمانا چاہتے ہیں تب بھی ماقبل عنوانات اوران کے تحت درج شدہ مواد کے ذریعے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً سیدنا غوثِ اعظم دستگیر (رحمۃ اللہ علیہ) کی سیرتِ پاک پر مشتمل بیان یوں شروع کریں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول:۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل ہو جانا، بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ وہ شخص بہت خوش نصیب ہے کہ جسے موت سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی، یقیناً مالکِ کائنات جس انسان سے راضی ہو گیا، دنیا وآخرت میں فلاح وکامیابی اس کے قدم چومے گی، اسے نہ تو ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے اور نہ عذاباتِ قبر کا، نہ میدانِ محشر کی ذلت اس کا مقدر بنے گی اور نہ ہی پل صراط وجہنم کا خوف اسے لاحق ہوگا۔ جب یہ تمام امور تسلیم شدہ ہیں تو ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال کی جستجو کرے کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن وآسان ہوجائے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سے ایسے اعمال اختیار کئے جائیں کہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول یقینی ہو جائے؟ تو اس کا آسان اور بہترین جواب یہ ہے کہ ہمیں اُنھیں اعمال کو اختیار کرنا چاہیئے کہ جن پر عمل پیرا اور استقامت پزیر ہونے کی برکت سے ہمارے اسلافِ کرام اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور بزرگانِ دین کے اعمال کی معرفت کے لئے یقیناً ان کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں جاننا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے

حصول کے لئے آج میں آپ کی خدمت میں سیدنا غوثِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کی سیرتِ پاکیزہ کے چند ایمان افروز واقعات عرض کروں گا........

(۲) دنیا میں آمد کا مقصد:۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے کار پیدا نہیں فرمایا، بلکہ اس نے زندگی کی نعمت اس لئے عطا فرمائی کہ ہم کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کریں، اللہ تعالیٰ سورۂ ملک میں ارشاد فرماتا ہے، ''**اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاط** ترجمہ:۔وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں سے کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان.آیت۲.پ۲۹﴾

اس آیتِ پاک کی روشنی میں جو شخص نیک اعمال کی ادئیگی میں ہمہ وقت مشغول ہو گیا تو گویا کہ وہ دنیا میں آمد کے مقصد کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور یقیناً اس سعادت کے حصول کے بعد جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، کیونکہ جب مزدور کام پورا کر دکھائے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے۔زندگی کے مقصد کی اعلیٰ اور بہتر انداز سے تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسے اعمال کا انتخاب کریں کہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درجۂ مقبولیت حاصل کئے ہوئے ہوں اور جن کی ادائیگی کے بعد رد ہونے کے امکانات تقریباً معدوم ہوں۔ان اعمال کی معرفت کے لئے ہمیں اپنے اسلافِ کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا پڑے گا، کیوں کہ ان نفوسِ قدسیہ نے اپنی مختصر سی زندگی میں ایسے ہی اعمال اختیار کئے کہ جن کی بدولت انھیں درجۂ ولایت وقربِ خاص کی نعمت سے مالا مال کیا گیا، ان نفوسِ قدسیہ میں ایک نمایاں نام حضرت پیرانِ پیر، دستگیر، روشن ضمیر شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) بھی ہے........

(۳)جنت:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا، بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہو گی، اس رحمت سے بھرپور مقام میں اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ فی الحال جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں، جیسا کہ مخبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے'' میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا'' ﴿بخاری و مسلم﴾

ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ جنتیوں کے لئے چند ایسے انعامات بھی مقرر کئے گئے ہیں کہ جن میں سے ہر انعام یقیناً اس قابل ہے کہ پوری زندگی اس کے حصول کے لئے کوشش میں صرف کر دی جائے۔ جیسا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے یہ ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرو گے۔ ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ خوش رہو گے، کبھی غمگین نہ ہو گے'' ﴿مسلم﴾

ان انعامات کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو جنت کے حصول میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور یقیناً ان اعمال کی معرفت میں کامیابی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندوں کی سیرتِ کریمہ کا مطالعہ بے حد نفع بخش رہے گا، کیونکہ ان ذواتِ پاکیزہ نے اپنی پوری زندگی ایسے اعمال اختیار فرمائے کہ جن کی بدولت نہ صرف یہ خود جنت سے سرفراز فرمائے جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے دوسروں کو اپنے ساتھ لے کر بھی جائیں گے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آج میں آپ کی خدمت میں سیدنا

غوثِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کی حیاتِ طیبہ سے چند قیمتی موتی چن کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

(۴) دوزخ:۔

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے راحت وخوشی کا سامان تیار فرمایا ہے، وہیں گناہ گار و بدکار قسم کے لوگوں کے لئے مختلف شکلوں میں سخت عذاب بھی تیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا تو ایسے لوگوں کو جہنم میں طویل عرصے تک رہنا پڑے گا۔ جہنم کا سخت عذاب برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے، جس کے باعث اس کا دماغ اس طرح کھولے گا، جیسے ہانڈی جوش مارتی ہے۔''

یقیناً جہنم سے آزادی کے لئے ہمیں نیکیوں پر استقامت اور گناہوں سے دوری پر پابندی اختیار کرنا لازم ہے اور ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنے اسلافِ کرام کی حیاتِ پاکیزہ کا مطالعہ کرنا از حد ضروری ہے، کیونکہ ان کی زندگی کے ایمان افروز واقعات کی برکت سے دل میں نیکیوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے، گناہوں سے دل اچاٹ اور نفس کو زیر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان تمام نعمتوں کا حصول جہنم کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ آج میں آپ کی خدمت میں شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی حیاتِ پاک کے ایمان افروز واقعات بیان کروں گا تا کہ ہم بھی آپ کے نقشِ قدم پر چل کر جہنم سے دور اور جنت سے قریب ہو جائیں۔

(۵) شیطان:۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان وہ بد بخت مخلوق ہے کہ جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اس نافرمانی کے بدلے میں یہ خود تو جہنم میں جائے گا ہی

لیکن اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی ہوئی ہے کہ اسے قیامت تک موت نہ آئے تا کہ یہ اس کے بندوں کو ورغلا کر انھیں بھی اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔شیطان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ براہِ راست حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے مختلف گناہوں میں مبتلاء ہونے اور نیک اعمال سے غفلت اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اتنی مہارت کے ساتھ دی جاتی ہے کہ اکثر اوقات، پہلے سے مقابلے کے لئے تیار نہ رہنے والے کے لئے اسے قبول کرنے سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔

اگر ہم شیطان کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اپنے اسلافِ کرام کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ انھوں نے کس طرح شیطان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا،اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ان نفوسِ کریمہ کے اپنائے ہوئے اعمال کو خود بھی اپنانے کی کوشش کریں،ان شاءاللہ عزوجل اس کی برکت سے بہت جلد شیطان کی گرفت کمزور کرنے بلکہ مکمل طور پر چھٹکارہ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔آج میں اپنے اسلافِ کرام میں سے ''سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے حالاتِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔۔۔۔۔۔۔

(۶) میدانِ محشر:۔

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کے مختصر سے ایام گزارنے کے بعد ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔یہ حاضر ہونا، مختلف انداز سے ہوگا،کوئی گرمی کے باعث اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا،کسی کو ذلت ورسوائی کا خوف دامن گیر ہو گا،کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک گئی ہوگی،تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہو گا۔کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا،تو کوئی جنت سے محرومی پر اشکِ ندامت بہا

رہا ہوگا۔لیکن ان کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ جنھیں اس دن نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے،وہ عرش کے سائے میں ہوں گے،انھیں سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا،وہ حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کی سعادت حاصل کریں گے،پلصراط سے بجلی کی مانند گزریں گے اور انھیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔

یقیناً پہلا ،اللہ تعالیٰ کا نافرمان گروہ ہوگا جب کہ دوسرا اس کے فرماں بردار بندوں پر مشتمل ہوگا۔اگر ہم بھی میدانِ محشر میں انعامات وعزت وعافیت حاصل کرنا چاہتے ہیں،تو دنیا کی مختصر سی زندگی کو اس طرح گزارنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور اس مقصد میں کامل طور پر کامیابی کے لئے اسلافِ کرام کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ ان کی زندگی ایسے اعمال وافعال کا مجموعہ ہے کہ جن کی معرفت اور اس کے بعد ان پر عمل پیرا ہونے کی برکت سے نفس وشیطان کی قید سے رہائی حاصل کرنا آسان وممکن ہو جاتا ہے،اور جب ان دشمنوں سے نجات مل جاتی ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنے قرب کی دولت سے نواز دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسائی حاصل ہو جائے تو پھر میدانِ محشر میں کامیابی ضرور ضرور مقدر بنے گی۔ان ہی مقاصد کے حصول کے لئے آج میں آپ کی خدمت میں سیدنا غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کی حیاتِ پاکیزہ کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

بقیہ چار عنوانات کے تحت مواد خود تیار کرنے کی کوشش کیجئے۔

مثال نمبر (5):۔

متفرق بیانات:۔

ان شاء اللہ عزوجل،ذیل میں مختلف موضوعات پر مشتمل بیانات

کے لئے چند تمھیدی جملے "ماقبل قائم کردہ عنوانات سے ہٹ کر" حاضرِ خدمت ہیں، ان سے بھی بیان کی ابتداء میں بہت آسانی حاصل ہوگی۔

﴿i﴾ غفلت کا بیان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے، دنیا سے ایمان سلامت لے جانے، قبر میں راحت وسکون کے حصول، میدانِ محشر میں ذلت ورسوائی سے بچنے، پل صراط پر ثابت قدمی اور جنت کی دائمی نعمتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے، زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کرنا اور انھیں رضائے الٰہی کے مطابق بسر کرنا بے حد ضروری ہے۔اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود نفس وشیطان کے ورغلانے کے باعث ہم سنجیدگی کے ساتھ آخرت کی تیاری کی جانب مائل نہیں ہوتے، نیک اعمال میں سستی اور گناہوں کے معاملے میں دلیری ہماری عادات میں شامل ہوچکی ہیں۔

اگر ہم نے اس مختصر سی زندگی کو اسی طرح غفلت میں گزار دیا تو یقیناً دنیا وآخرت دونوں میں خسارہ ہمارا مقدر بنے گا۔لھذا ہمیں چاہیئے کہ غفلت سے بیدار ہوں اور ایسے امور سے بچنے کی کوشش کریں کہ جو غفلت میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔آج میں آپ کی خدمت میں غفلت کے بارے میں ہی چند گزارشات پیش کروں گا ہوسکتا ہے کہ میرا یہ بیان کسی اسلامی بھائی کی غفلت دور کرنے کا سبب بن جائے۔....

﴿ii﴾ مومن ومنافق کی نشانیاں:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

بحیثیتِ مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی زندگی کا حساب دینا ہے۔جب ہمیں یقینِ کامل حاصل ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری ضروری ہے، تو سمجھداری ومروت کا تقاضا ہے کہ اس ذاتِ کریم کے حضور حاضری کے لئے خصوصی اہتمام کیا جائے۔اس کے لئے غور فرمائیں کہ جب ہم کسی دنیاوی لحاظ سے صاحبِ مرتبہ شخص کے پاس ملنے جاتے ہیں تو کس قسم کا اہتمام کرتے ہیں، بس اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے تکلف اختیار کرنا چاہیئے، کیونکہ دنیاوی صاحبِ مرتبہ انسان کی نگاہ صرف ظاہر پر پڑتی ہے جب کہ ربِ کریم ہمارے ظاہر و باطن دونوں سے بخوبی واقف ہے۔

لھذا ہمیں چاہیئے کہ خود کو اچھی عادات واوصاف کا عادی بنائیں تا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عزت ووقار سے نوازے جائیں اور اس کے برعکس خود کو گندی صفات سے بچانے کی کوشش جاری رکھیں تا کہ شرمندگی سے ہم کنار نہ ہونا پڑے۔اس کے لئے ہمیں مؤمن ومنافق کی صفات کا جاننا بے حد ضروری ہے تا کہ ہم یہ بات جان سکیں کہ اپنی ذات میں کن اوصاف کو باقی رکھا جائے اور کن کو خارج کرنا ضروری ہے۔آج میں آپ کے سامنے مؤمن ومنافق کی صفات کے بارے میں ہی چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

﴿iii﴾ محاسبۂ نفس:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

میدانِ محشر میں فلاح وکامرانی کے حصول کے لئے دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا بہت ضروری ہے، کیونکہ جو شخص اپنا محاسبہ کرنا چھوڑ دے تو اس کا نفس گناہوں پر دلیر وجرأت مند ہو جاتا ہے، غفلت اسے مکمل طور پر ڈھانپ لیتی ہے اور پھر اسی حالت میں بغیر توبہ کئے ایک دن موت کو گلے لگانا پڑتا ہے۔اس کے برعکس جو سعادت مند انسان اپنے محاسبے سے غافل نہ ہو وہ اپنے نفس کے عیوب پر واقف رہتا ہے، اسے توبہ کی توفیق حاصل رہتی ہے اور وہ اس حال میں موت سے ملتا

ہے کہ اپنی آخرت کی تیاری مکمل کر چکا ہوتا ہے۔اسی بناء پر حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ ''اے لوگو! آخرت کے محاسبے سے پہلے اپنا محاسبہ کرلو۔'' آج ان شاء اللہ عزوجل محاسبۂ نفس کے بارے میں ہی چند معروضات پیش کی جائیں گی، آپ سے گزارش ہے کہ خوب توجہ کے ساتھ بیان سماعت فرمائیں۔

﴿iv﴾ وقت کی اہمیت:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک بہت عظیم دولت ہے۔اس کا صحیح استعمال دنیا وآخرت دونوں میں انسان کی سرخروئی کا باعث بنتا ہے، جب کہ اس کو ضائع یا غلط استعمال کرنے والا دنیا وآخرت دونوں میں ناکامی کا منہ دیکھے گا۔سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا ،فرمانِ عالیشان ہے، ''مصیبتیں تو بہت ہیں لیکن وقت کا ضائع کردینا سب سے بڑی مصیبت ہے۔'' اس فرمانِ عالیشان کی روشنی میں وقت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے،ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی مختصر سی زندگی کے قیمتی لمحات کو ہرگز ہرگز ضائع نہ کریں، بلکہ انھیں اپنے اسلافِ کرام کی طرح آخرت کی تیاری میں استعمال کیا جائے۔اس مقصد کے حصول میں آسانی کے لئے آج میں وقت کی اہمیت کے بارے میں ہی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

﴿v﴾ وسوسوں کا بیان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جس طرح کچھ ظاہری اعمال بروزِ قیامت گرفت کا سبب بن سکتے ہیں ،بالکل اسی طرح بسا اوقات ذہن میں آنے والے بعض خیالات بھی پکڑ کا باعث ہوں گے۔اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے،'' اِنَّ السَّمْعَ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً ۔ ترجمہ بے شک کان اورآنکھ اوردل ان سب سے سوال ہونا ہے۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان. بنی اسرائیل۳۶.پ۱۵﴾

لھذا ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ ذہن میں آنے والے وسوسوں اور دیگر خیالات کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرے تاکہ اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ کس قسم کے خیالات معاف اور کس قسم کے قابلِ گرفت ہیں اور پھر اس علم کی برکت سے آئیندہ قابلِ مذمت خیالات سے بچنے اور آج سے پہلے اس قسم کے پیدا شدہ خیالات پر توبہ کرنے، نیز جن خیالات پر اجر وثواب مرتب ہوتا ہے، انھیں بار بار ذہن میں لانے کی توفیق حاصل ہو سکے۔ آج میں آپ کے سامنے وسوسوں کے بارے میں ہی بیان کی سعادت حاصل کروں گا۔

﴿vi﴾ثوابِ جاریہ کا بیان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جس طرح ایک دنیاوی کاروبار کرنے والے کی خواہش ہوتی ہے کہ میں کوئی ایسا کاروبار شروع کرنے میں کامیاب ہو جاؤں کہ جس کا نفع کبھی منقطع نہ ہو بلکہ تاحیات حاصل ہوتا رہے، بالکل اسی طرح اخروی تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیئے کہ دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ ایسے افعال کی بھی جستجو رکھیں کہ جن کا اجر وثواب مرنے کے بعد بھی جاری وساری رہتا ہے۔ ایک بزرگ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''وہ شخص خوش قسمت ہے کہ خود تو مر جائے لیکن اس کی نیکی زندہ رہے۔''

ایسے خوش قسمتوں کی فہرست میں خود کو شامل کرنے کے لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے لئے ''ثوابِ جاریہ'' بننے والے اعمال کو کثرت، کے ساتھ اختیار کریں تاکہ اگر بالفرض ہمارے مرنے کے بعد دنیا والے ہمیں بھول بھی جائیں تب بھی یہ نیک

اعمال ہمارے لئے قبر میں راحت وخوشی ومسرت اور غم خواری کا سبب بنتے رہیں اور دنیا والوں کی ۔بے رخی اور عدم توجہی کی بناء پر تکلیف محسوس نہ ہو۔ثوابِ جاریہ کی حرص پیدا کرنے کے لئے آج میں آپ کی خدمت میں ثوابِ جاریہ بننے والے اعمال کے بارے میں چند کلمات عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

﴿vii﴾شفاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم :۔

پیارے اسلامی بھائیو!

دنیا کی مختصر سی زندگی کے قیمتی دن گزارنے کے بعد ہمیں ایک طویل مدت تک قبر میں رہنا ہوگا، اس عالمِ برزخ میں لمبے عرصے تک رہنے کے بعد سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ پا اور برہنہ بدن اٹھیں گے، سورج سوا میل کے فاصلے پر ہوگا، زمین سخت گرم ہوگی، کہیں سائے کا نام ونشان نہ ہوگا، لوگ پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے، سخت بھوک و پیاس محسوس ہو رہی ہوگی لیکن کھانے پینے کو کچھ نہ ملے گا۔اس سخت پریشانی کے عالم میں لوگ اس بات کے بے چینی کے ساتھ منتظر ہوں گے کہ کسی طرح حساب وکتاب شروع ہو اور ہم اس عذاب سے نجات پائیں۔لیکن کوئی ایسا نظر نہ آئے گا کہ جو اس سلسلے میں ان کی مدد کر سکے۔وہ آپس میں مشورہ کریں گے کہ......(یہاں سے حدیثِ شفاعت ذکر فرمائیں۔)

﴿viii﴾دعا کا بیان :۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اخروی کامیابی کے لئے عبادات کی کثرت کا لازم وضروری ہونا کسی مسلمان پر مخفی نہیں، سعادت مند حضرات اس میں کسی قسم کی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ہمیں بھی چاہیئے کہ ہمہ وقت عبادات کو اختیار کریں اور اپنی آخرت کی

ترقی کا سامان کرنے میں سستی کا شکار نہ ہوں۔ یوں تو عبادات بے شمار ہیں، لیکن آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی عبادت کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جو نہ صرف اخروی لحاظ سے کثیر فوائد کی حامل ہے، بلکہ دنیاوی نکتۂ نظر سے بھی اس کی اہمیت مسلمہ ہے اور وہ عبادت ''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا'' کرنا ہے۔ دعا کس طرح دنیوی واخروی انعامات کا سبب بنتی ہے، اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے اس بیان کو بغور سماعت فرمایئے۔

﴿ix﴾ نفس کا بیان:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جس طرح ہمارے باہر، شیطان مردود آخرت کی تباہی و بربادی کے لئے فاسد کوششوں میں ہمہ وقت مشغول ہے، بالکل اسی طرح ہمارے اندر ایک چھوٹا شیطان بھی اسی کام میں رات دن مصروف ہے۔ شیطان کا ایمان و آخرت کے لئے انتہائی خطرناک ہونا تسلیم شدہ ہے لیکن ہمارے باطن کا چھوٹا شیطان اس بھی کہیں زیادہ موذی ونقصان کا باعث ہے۔ اس کے شیطان سے زیادہ خطرناک ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اسی چھوٹے شیطان نے بڑے شیطان کے ایمان کو تباہ و برباد کر کے بارگاہِ الٰہی سے مردود کروا دیا تھا۔ شائد آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ اس چھوٹے شیطان سے میری مراد ''نفس'' ہے۔

غور فرمایئے کہ جس نے شیطان کو تباہ و برباد کر دیا، وہ ہمارے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ لھذا عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ نفس کے معاملے میں کسی قسم کی سستی وغفلت کو اختیار نہ کیا جائے، بلکہ اسے مغلوب کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کر دینی چاہیئے۔ آج میں آپ کی خدمت میں اسی بارے میں چند گزارشات پیش کروں گا کہ جن کو غور سے سننے، یاد رکھنے اور عمل پیرا ہونے کی برکت

سے نفس کی گرفت کو کمزور کرنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ان شاء اللہ عزوجل

آخری عرض:۔

پیارے اسلامی بھائیو!

یقیناً ابھی بے شمار موضوعات باقی ہیں ،اس مختصر سی کتاب میں ان سب کا احاطہ کرنا ،بہت دشوار بلکہ ناممکن ہے ۔آپ سے مؤدبانہ مدنی گزارش ہے کہ ماقبل ذکر کردہ معروضات کو بار بار پڑھیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں،اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ اس کے بعد آپ جو بھی بیان شروع فرمانا چاہیں گے،اس میں بے حد آسانی محسوس ہوگی ۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس تالیف کو راقم الحروف اور تمام مطالعہ فرمانے والے مبلغین ومدرسین اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے لئے نجات اور بیان شروع کرنے کے سلسلے میں آسانی کا ذریعہ بنائے ۔امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بیان کی اہمیت اور اس سے متعلقہ امور پر مشتمل

ایک بے حد مفید تالیف



البیان

حضرت علامہ مولانا

محمد اکمل عطا قادری عطاری

﴿مدظلہ العالی﴾

انتساب

راقم الحروف اپنی اس تالیف کو

"اَفْصَحُ الْفُصَحَاء..............................

اَبْلَغُ الْبُلَغَاء..............................

اَخْطَبُ الْخُطَبَاء ....

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن..............................

ھَادِی الْمُقَرِّرِیْن ﷺ..............................

کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بالخصوص،

اورزمانۂ نبوی ﷺ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام

"مسلمان مبلغین و معلمین" کی خدمت میں

بالعموم پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

کاش! بارگاہِ رسالت ﷺ سے مقبولیت کا پروانہ جاری

ہوجائے..............................

پہلے اسے پڑھئے

پیارے آقا، مدنی مصطفیٰ، سید الانبیاء، شہہِ ہر دوسرا، حبیبِ کبریا ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا۔ یعنی بعض بیان ''جادو'' ہیں۔'' (بخاری)۔ مراد یہ ہے کہ بعض بیان سننے والوں پر اسی طرح اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے جادوگر کا جادو اثر انداز ہوتا ہے۔

اس فرمانِ عالیشان سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ''قلوب میں انقلاب پیدا کرنے کے سلسلے میں بیان کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔'' یقیناً یہ انقلاب و تبدیلی، ایسے ہی بیان کے جواب میں ظہور پزیر ہوگی کہ ''جسے ہرزاویے سے جانچ، پرکھ کر سپردِ سامعین کیا گیا ہو۔''

مذکورہ بالا حدیثِ پاک اور اس سے اخذ شدہ نتیجے کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ ''ہماری پیاری پیاری سنتوں کی عالمگیر تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کی ترقی و بقاء کی خاطر اپنے بیان کو بہتر سے بہتر بنانا، اس کی ادائیگی میں سستی و کاہلی سے بچنا اور دیگر اسلامی بھائیوں میں اس کے لئے سمجھ و شعور و صلاحیت کا بیدار کرنا، بے حد لازمی و ضروری ہے۔

اسی نکتے کو پیشِ نظر رکھ کر کتابِ ھذا کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ سمجھدار مبلغین، چاہے نئے ہوں یا پرانے، ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کا بار بار بغور مطالعہ فرما کر اپنے بیان کے نکھار اور دوسروں کے بیان کی اصلاح کے عمل کو تیز سے تیز تر کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تاحیات اخلاص و استقامت کے ساتھ سنتوں کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادمِ مکتبہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ بمطابق 25 اگست 2000ء

بسم الله الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام وعلیک یارسول اللہ وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

''بیان پر قدرت'' اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے ،یقیناً اس کا حصول، اسے موثر طریقے سے ادا کرنا اوراس پر استقامت، سعادت مندوں کا حصہ ہے۔اس سے قبل کہ بیان کی افادیت پر کچھ روشنی ڈالی جائے ،اس کی تعریف ذکر کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے۔

بیان کی تعریف:۔

''وَھُوَ النُّطْقُ الْفَصِیْحُ الْمُعْرِبُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ ۔یعنی بیان ایک ایسے فصیح کلام کو کہتے ہیں کہ جو دل میں موجود چیزوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔''

(کتاب التعریفات۔للجرجانی)

یقیناً جب انسان بیان کرتا ہے تو اپنے دل ودماغ میں موجود احساسات وخیالات کوقرآن وحدیث ودیگر دلائل کی روشنی میں سننے والوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔

مدینہ:۔تعریفِ بیان سے معلوم ہوا کہ ''بیان صرف مطلقاً الفاظ کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ ''مافی الضمیر'' کو'' کلامِ فصیح'' کے ساتھ ظاہر کرنے کا نام ہے۔'' کلامِ فصیح کسے کہتے ہیں؟اگر اس بات کو علمی لحاظ سے بیان کیا جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ بعض اسلامی بھائیوں کے لئے دلچسپی سے خالی بھی ۔لھذا یہاں پر مختصراً اپنے الفاظ میں اس کا مطلب بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

کلامِ فصیح کی تعریف:۔

''ھُوَ خُلُوْصُہٗ مِنْ تَنَافُرِ الْکَلِمَاتِ وَضُعْفِ التَّالِیْفِ

وَ التَّعْقِیْدِ مَعَ فَصَاحَتِہَا۔ فصیح کلمات پر مشتمل کلام کا تنافرِ کلمات، ضعفِ تالیف اور تعقیدِ لفظی و معنوی سے خالی ہونا۔'' (مختصر المعانی۔للتفتازانی)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ'' کلامِ فصیح اس کلام کو کہتے ہیں کہ جس میں درجِ ذیل تمام صفات موجود ہوں۔''

(1) اس میں استعمال کیے جانے والے تمام الفاظ وحروف کی ادائیگی زبان پر بے حد آسان ہو یعنی زبان ان کی ادائیگی میں بالکل دشواری محسوس نہ کرے۔

(2) ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو عوام وخواص دونوں میں معروف ہوں، ایسے الفاظ کا انتخاب نہ ہو کہ جو سننے والوں کو اجنبی محسوس ہوں۔

(3) جو بات سمجھانا چاہیں، کلام سے اس کا سمجھنا سب کے لئے بالکل آسان ہو، ایسا نہ ہو کہ اتنے''مشکل انداز والفاظ'' یا'' بے ترتیب طریقے'' سے بیان کرنے کی کوشش کی جائے کہ سننے والے یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ''بیان تو بڑا زور دار تھا لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ حضرت کیا کہنا چاہتے تھے؟.......''

ماقبل میں راقم الحروف نے''بیان کے حصول، اسے موثر طریقے سے ادا کرنا اور اس پر استقامت'' کو سعادت مندوں کا حصہ قرار دیا ہے۔ یہ دعویٰ درست ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بیان کی افادیت واہمیت کا مختصراً جائزہ لے لیا جائے۔

بیان کی افادیت واہمیت:۔

بیان کی افادیت کئی لحاظ سے قابلِ ذکر ہے۔ مثلاً

﴿i﴾ مبلغ کی اپنی ذات کے لحاظ سے۔ ﴿ii﴾ سامعین کے اعتبار سے۔

﴿iii﴾ معاشرے کی اصلاح کے پیشِ نظر۔ ﴿iv﴾ تنظیمی نکتۂ نظر سے۔

﴿i﴾ مبلغ کی اپنی ذات کے لحاظ سے:۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کسی مبلغ کا بیان کرنا اسے درج ذیل فائدوں سے فیضیاب کر دیتا ہے۔

(1) سنت پر عمل کی سعادت:۔

قوی و موثر دلائل کے ساتھ عوام الناس کو دین کی طرف مائل کرنا اور ان کا تعلق، اللہ تبارک وتعالیٰ اور آخرت کے ساتھ مضبوط کرنا، انبیاء علیھم السلام، صحابۂ کرام (رضی اللہ عنھم) اور اولیائے کرام (رحمھم اللہ) کا طریقہ رہا ہے۔ جب یہ بات تسلیم شدہ ہے تو اب ہر مبلغ کو اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنا چاہیئے کہ ''وہ قدرت کے اس عطا کردہ انعام کے ذریعے مذکورہ نفوسِ کریمہ کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو اپنے لئے بے حد آسان بنا رہا ہے۔''

اس کے برعکس ایسے اسلامی بھائیوں کو اپنے اوپر افسوس کرنا چاہیئے کہ ''جو ہزار ہا صلاحتیں رکھنے کے باوجود اس سنت پر عمل پیرا ہونے سے محروم ہیں۔'' ہوسکتا ہے کہ ان کی یہ سستی انھیں میدانِ محشر میں شدید پچھتاوے کا شکار کروا دے۔

(2) ملاقات میں آسانی:۔

کسی کو دین کی طرف مائل کرنے کے لئے مؤثر اندازِ ملاقات بہت اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ سامنے والے کو متأثر کئے بغیر ''اپنی بات منوانا یا اس کے خیالات کو اپنے خیالات کے تابع کرنا'' بہت ہی مشکل امر ہے۔ اپنی ذات و گفتگو سے سامنے والے کو متاثر کرنے میں ''ذہن میں موجود الفاظ کو خوبصورتی اور سلیقے کے ساتھ زبان سے ادا کرنا'' بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اچھا سیلز مین (Salesman) اسی

کو کہا جاتا ہے کہ ''جو گاہک کو اپنی گفتگو کے سحر میں جکڑ کر دکان سے خالی ہاتھ نہ نکلنے دے۔''

بیان کی برکت سے مبلغ کے ذہن میں نہ صرف کثیر الفاظ کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے بلکہ بوقتِ ضرورت اسے، اس ذخیرے کے استعمال پر قدرت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بیان کی تیاری کے لئے مطالعہ، جمع کردہ مواد کی احسن طریقے سے ادائیگی پر غور اور پھر اسے بیان کرنے کی سعادت بھی حاصل کرتا رہتا ہے۔

نتیجتاً! ان تمام چیزوں کے حصول کے بعد اس کے لئے ہر قسم کے طبقۂ فکر کے لوگوں سے بااعتماد طریقے سے گفتگو کرنا اور انھیں اپنی ذات سے متاثر کر کے دین کی طرف مائل کر لینا بے حد آسان ہو جاتا ہے۔

ان کے برعکس بیان و مطالعہ میں سستی کرنے والے حضرات اکثر، ملاقات و گفتگو کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں، اگر ملاقات کر بھی لیں تو کچھ دیر بعد ہی الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے، نتیجتاً ادھوری و نامکمل ملاقات پر ہی اکتفاء کرنا پڑتا ہے، جس کا اکثر، فائدے کے بجائے نقصان ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ مثلاً اس طرح کہ ''کسی کے دل میں دین کی محبت تو پیدا کر دی لیکن اسے اپنے ماحول سے متاثر کرنے میں ناکام رہے، نتیجتاً ہمارے پیدا کردہ جذبے کی تسکین کے لئے وہ ''کسی اور ماحول'' کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس طرح ایک اسلامی بھائی کو تیار کر کے غیروں کے ہاتھ میں بربادئ ایمان کے لئے حوالے کر دیا جاتا ہے۔'' اس قسم کے سستی کے شکار اسلامی بھائی یہ کہتے ہوئے بآسانی دیکھے جاسکتے ہیں کہ ''جب ہم ملاقات کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ کیا بات کریں.........''

یونہی مطالعہ کی قلت کی بناء پر اکثر علمی و دینی سوال کرنے والوں کے سامنے معذرت بھی کرنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح بار بار شرمندگی یا ملاقات سے کنارہ کشی کا

منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ پہلی صورت، ''حوصلہ شکنی اور احساسِ کمتری کا سبب بنتی ہے'' جب کہ ''دوسری صورت میں تنظیمی واخروی نقصان کا سبب بنا پڑتا ہے۔''

(3) تحریر میں اثر وپختگی:۔

بلا مبالغہ اخروی فائدوں کے لحاظ سے انسان کی تحریر، اس کے لئے اس کے بیان سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے، کیونکہ انسان کی وفات کے ساتھ ہی سلسلۂ بیان موقوف ہوجاتا ہے، لیکن اس کی تحریر بعدِ موت بھی اس کے لئے مختلف انداز سے نفع بخش ثابت ہوتی رہتی ہے۔ (بشرطیکہ وہ اخلاص کے ساتھ لکھی گئی ہو اور پاکیزہ الفاظ ونیک مقاصد پر مشتمل ہو۔)

اور یہ تحریر اسی وقت حقیقی معنی میں عظیم الشان ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بنے گی کہ ''جب اس میں پڑھنے والوں کے لئے اچھا ونیا مواد ہو اور اس مواد کو احسن طریقے سے خوبصورت الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر حوالۂ کتاب بھی کیا گیا ہو۔''

اور نئے مواد کا جمع کرنا اور اسے خوبصورت طریقے سے تحریر کرنا اسی وقت ممکن ہے کہ ''جب مصنف کا مطالعہ وسیع ہو اور اس کے ذہن میں مختلف جملے بہترین ترتیب کے ساتھ موجود ہوں۔''

اب چونکہ ایک سمجھدار اور اچھا مبلغ اپنے بیان کی افادیت بڑھانے کے لئے کثرت سے مطالعہ کرتا ہے، جس کے باعث نیا نیا مواد حاصل ہوتا رہتا ہے اور پھر اس مواد کو عوام کے سامنے بیان کرنے کے لئے اپنے ذہن میں مرتب بھی کیا جاتا ہے، چنانچہ بیان کی برکت سے اسے ضمناً تحریر کو بہترین بنانے کے سلسلے میں مذکورہ دونوں معاون چیزیں بھی حاصل ہوجاتی ہیں۔

اس کے برعکس ایسے اسلامی بھائی کہ جو، بیان کی سعادت سے منہ موڑنے کو اپنے لئے باعثِ راحت تصور کرتے ہیں، یا تو تحریر کی ہمت ہی نہیں کرپاتے اور اگر کر

بھی لیں تو ان کی تحریر میں وہ جاذبیت واثر وکشش پیدا نہیں ہوسکتی کہ جو ایک مبلغ کی تحریر میں بآسانی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(4)خود اعتمادی کا حصول:۔

چونکہ مبلغ، بیان کی تیاری کے سلسلے میں مختلف مضامین پر مشتمل کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے، لھذا اس کے ذہن میں بے شمار موضوعات کے بارے میں مواد جمع ہو جاتا ہے، نیز وہ اس مواد کو کثیر مجمع کے سامنے بیان بھی کرتا ہے، چنانچہ اسے ان دونوں چیزوں کے بے حساب ضمنی فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ ''اس کی ذات میں زبردست خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔'' نتیجتاً اسے مختلف شعبوں یا طبقوں سے تعلق رکھنے والوں کو دیکھ کر یا ان سے بات چیت کے دوران کسی بھی قسم کا احساسِ کمتری نہیں ہوتا۔اور پھر یہ با اعتماد گفتگو، دین کی تقویت اور ترقی کا باعث بن جاتی ہے۔

لیکن بیان ومطالعہ کی نعمت کو قبول کرنے سے انکار کرنے والے ''دین کی ترقی کے سلسلے میں مخلص اسلامی بھائی'' ایک مخصوص طبقے کے علاوہ دیگر لوگوں کے ساتھ ملاقات کی ہمت نہیں کر پاتے، چنانچہ اگر انھیں کسی امیر وکبیر شخص یا پروفیسر وڈاکٹر یا کسی بڑے آفیسر یا کالج ویونیورسٹی میں پڑھنے والے طالبِ علم سے ملاقات کے لئے کہا جائے تو وہ ایک انجانے خوف میں مبتلاء ہو کر یا تو صاف انکار کر دیتے ہیں اور یا پھر دورانِ ملاقات واضح طور پر سامنے والے سے مرعوب ومتاثر دیکھے جاسکتے ہیں۔یقیناً ذی شعور اسلامی بھائیوں کے لئے اس کے نتیجے کا اندازہ کرنا بالکل دشوار نہیں۔

(5)ثوابِ جاریہ کا سبب:۔

اللہ تعالیٰ جہاں مبلغ کو بے شمار دیگر انعامات سے نوازتا ہے وہیں

اس کے لئے ثوابِ جاریہ کے دروازے کھول کر قیامت تک کے لئے راحت وخوشی کا سامان بھی فراہم کردیتا ہے۔ مبلغ کے بیان کی مذکورہ افادیت کو ایک مثال سے سمجھئے کہ'' کسی نے زمین میں ایک بیج اگایا، اس سے پودا نکلا، پھر وہ تناور درخت بن گیا اور پھر اس میں منوں کے حساب سے بہترین خوش ذائقہ پھل لگے، اس نے خود بھی کھائے اور دوسروں نے بھی انھیں سیر ہو کر کھایا۔ پھر ان کھائے ہوئے پھلوں کے بیج بھی اگادئے گئے، ان سے بھی حسبِ سابق پودے اور درخت نکل آئے اور اس طرح صرف ایک بیج سے لاتعداد پھلوں اور درختوں کے حصول کا ایک لا متناہی سلسلہ جاری وساری ہو گیا۔''

پس مبلغ کا بیان، زمین میں اگائے جانے والے بیج کی مانند ہے، جب اس کے الفاظ سامعین کے دل ودماغ میں ہلچل مچادیتے ہیں، تو گویا کہ اس بیج سے پودا نمودار ہو گیا۔ اور جب اس کے پُراخلاص بیان کی برکت سے لوگ نیک بننا شروع کردیں، گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں، عمل کرنا ان کے لئے بالکل آسان ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والے کاموں پر استقامت سے نواز دئے جائیں، تو گویا کہ اب وہ ننھا سا پودا تناور درخت بن چکا ہے، اب چونکہ ان کے نیک بننے کا سبب یہ مبلغ بنا تھا، لھذا ان کے تمام نیک اعمال کا ثواب اسے بھی ملتا رہے گا، یہ گویا کہ اس نے اور دوسروں نے اگائے ہوئے پھلوں کو کھایا۔ اور پھر جب نیک بننے والے ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ دوسروں کو نیک بنانا بھی شروع کردیں، اور وہ مزید دوسروں کو......اور پھر وہ مزید دوسروں کو......تو گویا کہ کھائے ہوئے پھلوں کے بیجوں کو اگا دیا گیا، اب ان شاء اللہ عزوجل یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔

☆ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جب انسان مرجاتا ہے تو

اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، البتہ تین چیزیں پھر بھی باقی رہتی ہیں۔

(۱) صدقۂ جاریہ۔ (۲) نفع دینے والا علم۔ (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا مانگتی رہے۔'' (مسلم)

☆ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''تقریباً دو سال پہلے اجتماع میں بھارت سے آئے ہوئے ایک مبلغ نے ایک سنت بیان کی تھی، میں اس سنت پر اسی وقت سے عمل کر رہا ہوں۔''

اس بات کو سن کر راقم الحروف کافی دیر تک اس مبلغ کی قسمت پر رشک کرتا رہا۔ آپ بھی غور کیجئے کہ یہ تو ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، نا معلوم اس وقت کتنے ایسے لوگ ہوں گے کہ جنھوں نے اس بیان کردہ سنت پر عمل کی نیت کی ہوگی۔ اب وہ مبلغ تو اپنے گھر جا کر دوسرے کاموں میں مصروف ہو چکا ہے لیکن یہاں نیکیوں کا جو میٹر چلا کر چلا گیا اس کا **''نفع''** اسے نا معلوم مدت تک حاصل ہوتا رہے گا۔ اور مزے کی بات یہ کہ اسے خود معلوم نہیں ہوگا کہ روزانہ میرے نامۂ اعمال میں کس قدر نیکیاں لکھی جارہی ہیں، ہاں! بروزِ قیامت جب اس کا نامۂ اعمال کھولا جائے گا، تب اسے علم ہوگا کہ ''اس کی زبان سے نکلنے والے یہ مختصر الفاظ اس کے لئے کتنا عظیم الشان ذخیرہ بن چکے ہیں۔''

اور پھر یہ تو ایک بیان کی برکت کا ''ادنیٰ سا ظہور'' ہے، وہ اپنی پوری زندگی میں جتنے بیانات کرے گا اور ان سے لوگ نیک بنیں گے، گناہوں کو چھوڑیں گے، اورادو وظائف اختیار کریں گے، نیز دوسروں کو نیک بنائیں گے اور ان بیان کردہ باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کریں گے تو ان کے بدلے میں ملنے والے انعامات کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟

اس کے برعکس بے چارہ وہ اسلامی بھائی کہ جسے قدرت نے بیان کا موقع

عطا فرمایا لیکن اس نے ''ضرورت سے زیادہ ہوشیاری اور سمجھ داری کا مظاہرہ'' کرتے ہوئے اس سعادت سے حصہ حاصل نہ کیا، تو غالب گمان ہے کہ اس کی یہ کوتاہی اس کے لئے قبر وحشر میں طویل رنج وغم کا سبب ثابت ہوگی۔

(6) مغفرت ونجات کا سبب:۔

بیان کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات اس کے باعث مبلغ اور سامعین کے لئے نجات ومغفرت کا پروانہ بھی جاری کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ

☆ تمام لوگوں کی مغفرت:۔

ابنِ عساکر (رحمہ اللہ تعالٰی) نے سلم بن منصور بن عمار (رحمہ اللہ تعالٰی) سے روایت کیا کہ ''میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا، تو پوچھا کہ ''آپ کا کیا حال ہے؟'' وہ فرمانے لگے، ''مجھ کو میرے رب (عزوجل) نے قریب بلا کر فرمایا، ''اے بے عمل بوڑھے! میں تجھے معاف کرتا ہوں۔ مگر تو جانتا ہے کہ تیری مغفرت کیوں کی گئی ہے؟'' میں نے عرض کی، ''جی نہیں۔'' اللہ تعالٰی نے فرمایا، ''اس لئے کہ ایک روز تو نے لوگوں کو جمع کیا اور میرا ذکر کیا، تو لوگ روئے، ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا کہ جو میرے خوف سے اس دن کے علاوہ کبھی نہ رویا تھا، اس کے رونے کے باعث میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کے صدقے میں تمام اہلِ مجلس کو بھی بخش دیا۔''

﴿شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور﴾

☆ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا بدلہ:۔

ابنِ عساکر (رحمہ اللہ تعالٰی) نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (رحمہ اللہ تعالٰی) سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا، ''میں نے خلیفہ متوکل باللہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ''اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟'' انھوں نے فرمایا، ''اللہ تعالٰی

نے میری مغفرت فرما دی۔''میں نے دریافت کیا کہ''کس سبب سے؟''فرمایا:''اگر چہ میری پاس نیک اعمال کا کوئی ذخیرہ نہ تھا،لیکن میں نے سنتِ نبوی ﷺ کی جو خدمت کی تھی،اس کے عوض میری مغفرت فرما دی گئی۔''

﴿شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور﴾

(7)بارگاہ الٰہی(عزوجل)میں مقبولیت:۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف مائل کرنا مبلغ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ومعروف بننے کا ذریعہ بھی ہے اور جو ربِ کائنات کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا،تو اس کو عطا کئے جانے والے انعامات کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟اس سلسلے میں دو ایمان افروز واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

☆آسمانوں میں بیان:۔

ابنِ عساکر (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ابو الحسن شعرانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) سے روایت کیا کہ''میں نے منصور بن عمار (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا،تو دریافت کیا کہ''اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟''انھوں نے کہا کہ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ''کیا تو ہی منصور بن عمار ہے؟''میں عرض کی،''جی ہاں۔''پھر اس نے دریافت فرمایا،''کیا تو وہی ہے کہ جو لوگوں کو دنیا میں زہد کی رغبت اور آخرت کی محبت کی جانب مائل کیا کرتا تھا؟''میں نے عرض کی،''جی ہاں،ایسا ہی تھا کہ جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا تو اس کو تیرے ذکر سے شروع کرتا،پھر تیرے محبوب ﷺ پر درود بھیجتا اور پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا۔''یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،''میرے بندے نے سچ کہا،اس کے لئے آسمان میں کرسی بچھاؤ تا کہ جس طرح یہ دنیا میں میری پاکی اور بڑائی بیان کرتا تھا،اسی طرح آسمانوں میں بھی بیان کرے۔''

﴿شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور﴾

☆ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے حدیث لکھی:۔

ابنِ عساکر (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے محمد بن مروزی (رحمہ اللہ تعالیٰ) سے روایت کی کہ ''میں نے حافظ یعقوب بن سفیان (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، کیا حال ہے؟'' انھوں نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے میری بخشش کردی اور فرمایا، ''تم دنیا میں جس طرح میرے محبوب ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے آسمان پر بھی بیان کرو۔'' چنانچہ میں نے چوتھے آسمان پر حدیث بیان کی اور فرشتوں نے اسے سنہری قلموں سے لکھا، حضرت جبرئیل (علیہ السلام) بھی لکھنے والوں میں تھے۔''

﴿شرح الصدور بشرح حال موتی والقبور﴾

(8) عمل پر استقامت اور احتیاط کی دولت:۔

جب ایک مبلغ اجتماع وغیرہ میں اجتماعی طور پر دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتا ہے، تو اس کی شخصیت آہستہ آہستہ مشہور ہونا شروع ہو جاتی ہے، وہ اپنے اطراف میں مشاہدہ کرتا ہے کہ سننے والے میری وجہ سے باعمل بننا شروع ہو گئے ہیں، بہت سوں کو نیک اعمال پر استقامت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ یہ تمام امور اس کی شخصیت میں احتیاط کا مادہ بڑھا دیتے ہیں، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا میرے بیان کے ذریعے میری ذات سے متاثر ہونا اور اس کے نتیجے میں نیک اعمال وافعال پر پابندی اختیار کرنا اسی وقت تک ہے کہ جب تک میں خود ان باتوں پر سختی سے عمل کروں گا، چنانچہ وہ ہر معاملے میں احتیاط کرنے لگتا ہے، اس کی گفتگو، چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، مسکرانا، لوگوں سے میل جول رکھنا سب سنت کے مطابق ہو جاتا ہے، خلافِ شرع امور سے دور ہو جاتا ہے، نیز ان اعمال کے ساتھ ساتھ عبادات پر زبردست استقامت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ ایک قابلِ رشک زندگی گزارنے کی سعادت حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ

☆ سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ کو وہ عبادت سب سے زیادہ پسند تھی، جسے کرنے والا ہمیشہ کرے۔'' (بخاری)

☆ شفیعِ محشر ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے کہ جس میں ہمیشگی کی جائے، چاہے وہ عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم)

﴿ii﴾ سامعین کے اعتبار سے:۔

آخرت میں فلاح و کامرانی کے حصول کے لئے علمِ دین، عمل کی دولت، خوفِ خدا، گناہوں سے دوری، عشقِ رسول ﷺ، عبادات کی ادائیگی پر استقامت اور سابقہ گناہوں پر توبہ و استغفار لازم و ضروری امور ہیں۔ ان کا حصول گرچہ کتابوں کے ذریعے بھی ممکن ہے، لیکن ہر شخص کو اس پر قدرت حاصل نہیں ہوتی، یا تو ذاتی سستی کی بناء پر، یا غفلت کے باعث یا دیگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے۔ ایسی صورت میں مبلغ کا بیان بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور انھیں مختصر وقت میں وہ تمام چیزیں ''مکمل تفصیل و ترتیب'' کے ساتھ فراہم کر دیتا ہے کہ جو ایک طویل عرصے تک مطالعے کے بعد بھی حاصل ہونی مشکل تھیں اور اس طرح بیان کی برکت سے ان کی آخرت محفوظ ہو جاتی ہے۔

﴿iii﴾ معاشرے کی اصلاح کے پیشِ نظر:۔

معاشرہ افراد سے بنتا ہے، افراد اگر پاکیزہ سمجھ و شعور کے مالک ہوں تو معاشرے میں بھی پاکیزگی دکھائی دیتی ہے، اس کے برعکس اگر ان کے اذہان گندگی کا شکار ہوں تو اس کے مضر اثرات پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور برائیاں گھر گھر میں عام ہو جاتی ہیں، جیسا کہ ہمارے معاشرے میں بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح کے سلسلے میں بھی بیان کو نمایاں حیثیت و اہمیت حاصل ہے، اچھے مبلغ کا بیان لوگوں کی منفی سوچ کو مثبت سوچ

میں تبدیل کر دیتا ہے، جب یہ مختصر سے افراد اپنے گھروں میں اسی سوچ کو منتقل کرتے ہیں تو کئی گھرانے راہِ راست پر آ جاتے ہیں، جب کئی گھرانے سدھر جاتے ہیں تو لا محالہ معاشرے پر اس کے خوشگوار اثرات نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے ماحول کی برکت سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔اب یہ بیان جتنے کثیر ہوں گے، سننے والوں کا دائرہ بھی وسیع ہوتا چلا جائے گا، اور جتنے سامعین بڑھیں گے، اتنی ہی تیزی سے معاشرے میں انقلاب برپا ہونے کے امکانات روشن سے روشن تر ہوتے چلے جائیں گے۔

﴿iv﴾ تنظیمی نکتۂ نظر سے:۔

تنظیمی نکتۂ نظر سے بیان کی اہمیت کئی لحاظ سے سمجھی جا سکتی ہے۔

☆تنظیم کی ترقی وبقاء کا سبب:۔

کسی بھی تنظیم کی ترقی وبقاء اس کے کارکنوں کی کثرت اور ان کی انتھک محنت کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ایک اچھا مبلغ جب معیاری ومتاثر کن بیان کرتا ہے تو اس کی برکت سے کثیر لوگ تنظیم کا حصہ بننا شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس ترقی میں مشغول ومصروف بھی ہو جاتے ہیں۔یقیناً ایک غیرِ مبلغ، لوگوں تک جو پیغام سینہ بسینہ سال بھر میں پہنچائے گا، ایک مبلغ مطلوبہ لوگوں تک وہی پیغام صرف ایک بیان کے ذریعے پہنچا سکتا ہے۔

☆قافلہ نکالنے میں آسانی:۔

سنتوں کی تربیت کے سلسلے میں روانہ ہونے والے قافلے کی کامیابی کے لئے، قافلے میں کم از کم ایک ایسے مبلغ کا ہونا ضروری ہے کہ جسے اچھا بیان کرنے پر قدرت حاصل ہو، اگر پورے قافلے میں ایک بھی ایسا اسلامی بھائی موجود نہ ہو تو قافلہ نکالنے کی رسم تو پوری ہو جائے گی، لیکن جس مقصد کے لئے گھر بار کو

چھوڑا گیا تھا، وہ مقصد کامل طریقے سے پورا ہوتا نظر نہ آئے گا۔ معلوم ہوا کہ قافلے کی کامیابی میں بیان کرنے والے مبلغ کا کردار بالکل ایسا ہی اہم ہے کہ جیسے ایک درخت کے قائم رہنے کے لئے اس کے تنے کا وجود ضروری ہے۔ بلکہ اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے قیمتی اسلامی بھائی کی غیر موجودگی کے باعث قافلہ نکالنا ہی دشوار و نا ممکن ہو جاتا ہے۔

اس مسلمہ حقیقت پر نظرِ ثانی کرنے کے ساتھ ہی بیان کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قافلہ جو کہ ''دعوتِ اسلامی کے ماحول میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی بقاء و ترقی بھی اسی نعمتِ عظمیٰ کے حامل اسلامی بھائیوں کی موجودگی کی محتاج و مرہونِ منت ہے۔''

ماقبل بیان کردہ صورت کے برعکس جس علاقے میں بیان کرنے والے اسلامی بھائیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، انھیں نہ تو قافلہ نکالنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی قافلہ لے جانے کی صورت میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کاش! اپنے ماحول کی ترقی کی خاطر ہم میں بھی بیان سیکھنے، کرنے اور سکھانے کا جذبہ موجود ہوتا............۔

☆ سالانہ اجتماع کی تیاری کے سلسلے میں آسانی:۔

جن علاقوں میں بیان کرنے والے اسلامی بھائی موجود ہوتے ہیں، سالانہ اجتماع کے موقع پر انھیں عوام الناس کو جمع کرنے میں بالکل دقت محسوس نہیں ہوتی اور وہ بآسانی مرکز کا دیا ہوا ٹارگٹ پورا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ایسے علاقے کہ جن کے اسلامی بھائی اس سلسلے میں ہمیشہ سستی کا شکار رہے ہوں، دوسرے مختلف علاقوں سے مبلغین کی بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ کاش! یہ اسلامی بھائی محنت کرتے تو ایسے مواقع پر دوسروں کے

سامنے ہاتھ پھیلانے سے بآسانی بچ جاتے......

☆محافل کی کامیابی:۔

بڑی محافل کی کامیابی کے لئے جہاں اچھے نعت خواں درکار ہوتے ہیں، وہیں بہترین مبلغ کی اہمیت کا بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ایسی بڑی محافل میں اکثر لوگ سننے کی نیت سے ہی حاضر ہوتے ہیں ،اب جب کہ سننے والے اسی مقصد کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کرآئے ہوں اور شوق بھی رکھتے ہوں،تو ایسے موقع سے فائدہ اٹھا کر شیطان کی گرفت کو کمزور کرنا بے حد آسان ہو جاتا ہے،لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب بیان کرنے والے کی بیان پر گرفت مضبوط ہو،وہ ایک اچھے بیان کی تمام تر خوبیوں سے نا صرف واقف ہو بلکہ اسے اچھی صفات کے ساتھ ادائیگیٔ بیان پر قدرت بھی حاصل ہو۔ بد قسمتی سے اکثر علاقے اس قسم کے مبلغین سے خالی ہوتے ہیں، چنانچہ یا تو کسی ایسے ناتجربہ کار اسلامی بھائی کو کھڑا کر دیا جاتا ہے کہ جس سے فائدے کے بجائے الٹا نقصان ہوتا ہی نظر آتا ہے،اور یا پھر پورے علاقے میں مذکورہ مبلغ کے نہ ہونے کے باعث دوسرے علاقے والوں سے عرض وخوشامد کی جاتی ہے۔

☆ ہفتہ وار اجتماع کی کامیابی:۔

ہفتہ وار اجتماع کی کامیابی بھی اچھا بیان کرنے والے مبلغین کی محتاج نظر آتی ہے،جن شہروں میں خوب صورت اندازِ بیان کے حامل اسلامی بھائی موجود ہوتے ہیں،ان کے اجتماعات کامیابی سے ہم کنار نظر آتے ہیں کیونکہ علاقے کے اسلامی بھائیوں کو امید ہوتی ہے کہ'' نئے اسلامی بھائی کو ساتھ لے جانے پر اچھے بیان کے باعث اس کا ذہن بننے کا قوی امکان ہے۔''اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ جب بیان کے اختتام پر نئے اسلامی بھائی یوں کہتے نظر آتے ہیں کہ'' آج تو

مزہ آ گیا'' یا'' آج تو بہت روحانی سکون ملا ہے'' تو ان مبلغین کو اپنی محنت وصول ہوتی نظر آتی ہے اور اس طرح ان میں مزید کام کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

اس کے برعکس جو علاقے ''مبلغین کے اعتبار'' سے قحط کا شکار ہوتے ہیں ،ان کے اجتماع نہ صرف ناکام رہتے ہیں بلکہ اس علاقے کے اسلامی بھائیوں میں کام کا وہ جذبہ بھی نظر نہیں آتا کہ جو ایک تنظیم سے شدید محبت رکھنے والے کارکن میں نظر آنا چاہیئے ،اس کی وجہ اکثر یہی ہوتی ہے کہ اسلامی بھائی خوب محنت کے ساتھ لوگوں کو تیار کر کے اجتماع میں لاتے ہیں لیکن جب سامنے سے مبلغ کی ''آئیں، بائیں، شائیں'' سننے کو ملتی ہے اور '' نہ بیان کا کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر'' اور '' یا پھر وہی پرانا بیان بعینہ بیان کیا جا رہا ہوتا ہے'' تو نئے آنے والے بہت بوریت محسوس کرتے ہیں ،نتیجتاً انھیں ، بڑی تعریفیں بیان کر کے ساتھ لانے والا مبلغ ،شرمندگی کا شکار ہو جاتا ہے، اور پھر یہی شرمندگی اس کی آئیندہ محنت پر زبردست طریقے سے اثر انداز ہوتی ہے، سابقہ اجتماعات کے تلخ تجربے، نئے اسلامی بھائیوں کو دعوت دینے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور اس طرح اجتماع ،ترقی کے بجائے تنزلی کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔

☆ باہر کے ممالک میں دعوتِ اسلامی کا مضبوط اثر :۔

جب کوئی مبلغ مرکز کی طرف سے باہر کے ملک میں دعوتِ اسلامی کا پیغام لے کر جاتا ہے، تو لوگ اس کی بات کو بہت غور سے سنتے ہیں ،کیونکہ وہ اس وقت ایک نئی تنظیم کا تعارف پیش کر رہا ہوتا ہے اور اس نمائندے کی زبان سے نکلنے والے الفاظ پوری تنظیم کی سوچ و مقصد پر دلالت کر رہے ہوتے ہیں، نیز اس لئے بھی کہ ہر تنظیم دیگر ممالک میں اپنے کام کو وسعت دینا چاہتی ہے ،لھذا لوگوں کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ان میں سے کس تنظیم کے ساتھ وابستگی ''اخروی و مسلکی اعتبار'' سے فائدہ مند رہے گی۔ پس اب اگر ایسا مبلغ ،اپنے پیغام کو

بہترین انداز سے پیش کرنے میں کامیاب ہو جائے ،تو سامعین کے قلوب میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے، وہ اس پیغام کے باعث پیش کردہ ماحول کو دیگر تنظیمی ماحولوں پر فوقیت دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یوں کامیابی، تنظیمی ترقی کی شکل میں مبلغ کے قدم چومتی نظر آتی ہے،لوگ جوق در جوق ماحول میں شامل ہوتے ہیں اور کچھ ہی عرصے میں وہاں سنتوں کی بہاریں عام ہو جاتی ہیں اور پھر اس ملک سے مزید مبلغین تیار ہو کر دیگر اطراف کے ممالک میں اسی پیغام کو عام کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔اس کے برعکس اگر مبلغ کی بیان پر گرفت کمزور ہو تو اس کا لوگوں کی سوچ کو اپنی سوچ کے تابع کرنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے،نتیجتاً کثیر سرمایہ خرچ کرنے کے باوجود بھی مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔

پیارے اسلامی بھائیو اور محترم اسلامی بہنو!

مذکورہ بالا گزارشات کی روشنی میں ہر مبلغ ومبلغہ کو چاہیئے کہ" اپنی ذات میں موجود بیان کرنے کی صلاحیت میں اضافے کے لئے دن رات کوشش کرے۔جو ابھی تک اس نعمت سے محروم ہیں وہ ہمت کر کے ابتداء کریں اور جو پہلے سے اس شرف سے حصہ حاصل کر چکے ہیں وہ اس پر استقامت اور اس میں برکت وترقی کے بارے میں عملی اقدامات کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھیں۔"

بیان کے بارے میں حیلے بہانے اور ان کی وجوہات :۔

بہت سے اسلامی بھائی ایسے ہیں کہ جنھوں نے ابھی تک اس سعادت کو حاصل نہیں کیا اور وہ اس کام کو اپنے لئے بہت مشکل تصور کرتے ہیں ،چنانچہ بار بار اصرار کے باوجود ان کی طرف سے انکار ہی سننے کو ملتا ہے۔کبھی تو"صاف انکار" کر دیتے ہیں اور کبھی اس قسم کے حیلے بہانے کئے جاتے

ہیں کہ ''میں اس قابل کہاں کہ بیان کرسکوں .....؟'' یا ''میں تو بہت زیادہ گناہ گار ہوں.....'' یا ''بیان تو وہ کرے کہ جس کے پاس بہت زیادہ معلومات ہوں، پہلے میں کچھ معلومات اکٹھی کرلوں، اس کے بعد ہمت کروں گا۔.....'' یا ''مجھے تو بیان کرنا آتا ہی نہیں ہے، اگر کبھی کھڑا بھی ہوجاؤں تو ٹانگیں کانپنے لگتی ہیں.........'' وغیرہ وغیرہ

یونہی بسا اوقات بیان پر قدرت رکھنے والے اسلامی بھائی بھی اس نعمت کی ادائیگی سے کترانا شروع کردیتے ہیں، جب ان سے بیان کرنے کے لئے عرض کی جائے تو کبھی تو مصروفیت کا بہانہ بنایا جاتا ہے، تو کبھی طبیعت کی خرابی کا اور کبھی بالکل صاف انکار کردیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے حصول سے اپنی جان چھڑانے یا بچانے کے لئے مذکورہ جوابات کیوں اختیار کئے جاتے ہیں؟

اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

(1) انھیں لوگوں کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف محسوس ہوتا ہے اور یہی خوف اس قسم کے حیلے بہانے اختیار کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

(2) بیان کرنے کا صحیح طریقہ نہیں آتا یعنی کس طرح مواد جمع کیا جائے؟ اسے مرتب کس طرح کیا جائے؟ بیان شروع کیسے کیا جائے؟ اختتام کس طرح ہونا چاہیئے؟ وغیرہ وغیرہ........ پھر کوئی ایسا اسلامی بھائی بھی نہیں ملتا کہ جو اپنا قیمتی وقت دے کر انفرادی توجہ کے ساتھ ان کی اس مشکل کو خوشدلی کے ساتھ حل کرنے کے لئے تیار ہوجائے۔

(3) سستی کی بناء پر بیان تیار کرنے کے لئے مطالعہ کرنا گراں گزرتا ہے۔ اور جب مطالعہ ہی نہیں ہوتا تو بیان کس طرح کیا جائے؟

(4) وجہ کچھ بھی نہیں بس بیان کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

(5) مطالعہ کے لئے کتابیں موجود نہیں، نہ ہی اتنے پیسے ہیں کہ کتابیں خرید سکیں۔

(6) زبان میں لکنت وغیرہ ہے، چنانچہ جب لوگ آواز سن کر ہنستے ہیں تو دل آزاری ہوتی ہے'' یا'' کوئی دیگر جسمانی عیب ہے جس کے باعث لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔''

(7) پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔

(8) بیان کے بعد ''لوگوں یا نگراں یا دیگر اسلامی بھائیوں'' کی طرف سے مرضی کے مطابق حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

(9) سننے والے بہت کم ہوتے ہیں جس کے باعث بیان کرنے میں مزہ نہیں آتا۔

(10) کوئی دوسرا مبلغ ان سے اچھا بیان کرتا ہے، جس کے باعث اسے خوب عزت ملتی ہے اور لوگوں کی زبانوں پر اسی کی تعریف زیادہ جاری رہتی ہے، جب کہ اس کے مقابلے میں ان حضرت کو کوئی پوچھتا ہی نہیں، جس کی وجہ سے ان کا نفس اپنی بڑی بے عزتی محسوس کرتا ہے، چنانچہ اس بے عزتی سے بچنے کا ایک حل یہی نظر آتا ہے کہ بیان کرنا ہی ترک کر دیا جائے کہ'' نہ میں بیان کروں گا اور نہ فلاں اور میرا موازنہ کیا جائے گا............''

(11) بسا اوقات بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے جس کے باعث نگراں یا دیگر اسلامی بھائی سختی سے گرفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی سختی شدید دل آزاری کا سبب بن جاتی ہے اور یہی دل آزاری آئندہ کے لئے بیانات سے بیزار کر دیتی ہے۔

(12) بعض اوقات کسی بڑی محفل میں بیان کی خواہش ہوتی ہے لیکن

نگراں ان کے بجائے کسی دوسرے پرانے یا نئے مبلغ کو موقع دے دیتا ہے، اس خلافِ مرضی بیانات کی تقسیم پر نفس میں شدید غصہ پیدا ہوتا ہے اور یہی غصہ بیانات سے دور لے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

(13) بہت جلد گلا بیٹھ جاتا ہے، چنانچہ لمبا بیان کرنا ممکن نہیں۔

مطالعہ فرمانے والے اسلامی بھائیو!

ماقبل میں بیان کردہ ''بیان کے بہترین فضائل'' اور ان ''بیان سے دور رہنے یا بھاگنے کی وجوہات'' کا آپس میں مقابلہ وموازنہ کروا کر دیکھئے، یقیناً آپ کا دل بھی گواہی دے گا کہ ''ان معمولی وجوہات کا تدارک کرنے کے بجائے، بیان جیسی اعلیٰ نعمت سے محروم رہ جانا، ایک ''ایسا نقصان دہ سودا'' ہے کہ جس کے مرتکب کو ''نادان وبیوقوف'' کے نام سے موسوم کیا جانا بے جا' نہ ہوگا۔

کاش! ہمارے اسلامی بھائی درجِ ذیل مدنی نکات کو پڑھ کر، مثبت عملی کوشش اختیار کرنے کی برکت سے مذکورہ فائدوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا پانے میں بھی کامیاب ہوجائیں۔

ذکر کردہ وجوہات اور ان کا حل

☆ پہلی وجہ :۔

انھیں لوگوں کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف محسوس ہوتا ہے اور یہی خوف اس قسم کے حیلے بہانے اختیار کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

حل:۔

اس معاملے میں ڈر وخوف دور کرنے کا بہترین اور کامل حل یہ ہے کہ ''اللہ عزوجل کا نام لے کر بیان کی ابتداء کردی جائے۔ یہ مبلغ کچھ عرصہ بعد خود ہی اپنے دل کو ہر قسم کی جھجک اور ڈر سے آزاد محسوس کرے گا۔ اس میں آسانی وسہولت کے لئے کسی

مسجد میں درس شروع کرنا بھی بہت ضروری ہے، درس کی برکت سے نہ صرف ڈر وخوف میں کمی واقع ہوتی ہے، بلکہ ذہن میں کثیر معلومات اکٹھی اور زبان مختلف الفاظ کی ادائیگی کی عادی ہو جاتی ہے۔''

نیز اسے چاہیئے کہ کسی گھٹنوں کے بل چلنے والے بچے پر غور کرے کہ پہلے پہل وہ بھی اپنے پیروں پر چلنے میں ڈر محسوس کرتا ہے، لیکن کچھ ہی عرصہ مسلسل کوشش کرنے کے باعث اس کا تمام خوف دور ہو جاتا ہے اور وہ بغیر کسی سہارے کے چلنے میں کسی قسم کی دقت وتکلیف محسوس نہیں کرتا۔ یہی معاملہ بیان کی ابتداء کے لئے ہمت کر لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔

یونہی سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے خوف محسوس ہوتا ہے اور اس کے تصور ہی سے سردی چڑھنے لگتی ہے، خصوصاً نمازِ فجر میں۔ لیکن جب ایک مرتبہ ہمت کر کے اس میں ہاتھ ڈال دیا جائے تو پھر بقیہ وضو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر پائے بلکہ دور بیٹھا سوچتا ہی رہے، تو یقیناً نہ تو اس طرح ٹھنڈک سے نجات حاصل ہو گی اور نہ ہی وہ وضو کی تکمیل میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بیان کی خواہش رکھنے کے باوجود ڈر میں مبتلاء ہونے والے کو چاہیئے کہ سوچنے میں وقت ضائع نہ کرے بلکہ ہمت کر کے آغاز کر دے، ان شاء اللہ عزوجل، اللہ تعالیٰ اسے بے شمار برکتوں اور آسانیوں سے نوازے گا۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس خوف کی کیفیت کو یاد کر کے اسے اپنے آپ پر ہنسی آئے گی، بلکہ وہ دوسرے نئے بیان کرنے والوں میں ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا۔

☆ دوسری وجہ:۔

بیان کرنے کا صحیح طریقہ نہیں آتا یعنی کس طرح مواد جمع کیا جائے؟ اسے مرتب کس طرح کیا جائے؟ بیان شروع کیسے کیا جائے؟ اختتام کس طرح ہونا

چاہیئے ؟ وغیرہ وغیرہ........پھر کوئی ایسا اسلامی بھائی بھی نہیں ملتا کہ جو اپنا قیمتی وقت دے کر انفرادی توجہ کے ساتھ ان کی اس مشکل کو خوشدلی کے ساتھ حل کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

حل:۔

اس کے حل کے لئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے، ان شاء اللہ عزوجل عنقریب اس کے بارے میں تفصیلی طور پر نکات بیان کئے جائیں گے۔

☆ تیسری وجہ:۔

سستی کی بناء پر بیان تیار کرنے کے لئے مطالعہ کرنا گراں گزرتا ہے۔اور جب مطالعہ ہی نہیں ہوتا تو بیان کس طرح کیا جائے؟

حل:۔

اس سلسلے میں درجِ ذیل چند باتیں ضرور یاد رکھئے۔

﴿1﴾ مطالعہ کا گراں گزرنا دراصل ''باطنی خرابی'' کا نتیجہ ہے۔یقیناً جس فعل کے بدلے میں ''دین کی اعلیٰ خدمت، تنظیم کی ترقی، ذہنی پاکیزگی، نیکیوں میں اضافہ، گناہوں کا کفارہ، معاشرے کی اصلاح، درجات کی بلندی، اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشی اور شیطان کی گرفت میں کمزوری'' متوقع ہو، اس میں نفس کا سستی کرنا اور اطاعت سے صاف انکار کردینا ''دل کے گندگی میں مبتلاء'' ہونے کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟

اس کا واحد حل یہی ہے کہ نفس پر سختی کی جائے، اس کے ساتھ زبردستی کئے بغیر دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی کا حصول ایک خواب کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔نفس کو اطاعت کی طرف مائل کرنے اور اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کا طریقہ جاننے کے

لئے ''احیاء العلوم، کیمیائے سعادت، منہاج العابدین'' وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے ۔

﴿2﴾ بیان کے فائدوں کو پیشِ نظر رکھ کر غور کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص تھوڑی سی محنت سے یہ فائدے حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہوتو کیا یہ اس کے لئے سعادت مندی کی علامت نہیں؟ کاش! اس بات پر غور کرکے خود کو ملامت کی جائے کہ دنیاوی چند ٹکے کمانے یا تھوڑی سی لذت اور ذرا سے مزے کی خاطر بھی تو ''بے شمار خلافِ مرضیٔ نفس'' کاموں کو اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ استقامت کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے، تو اگر ان فانی اور غیر پائیدار چیزوں کے لئے سخت محنت کرنے پر نفس کو تیار کیا جاسکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ''ہمیشہ باقی و قائم رہنے والے انعامات'' کے لئے یہ ہمت نہیں کی جاسکتی؟

﴿3﴾ اپنے محسن کے احسانات کو فراموش کر دینے کو ''بے مروتی کی علامات'' میں شمار کیا جاتا ہے۔ جس طرح ایک شخص اپنے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ اسے ''بے مروت'' کہہ کر پکارا جائے اسی طرح اس کی خواہش ہونی چاہیئے کہ ''بے مروتوں کی علامات میں سے کوئی علامت بھی میری ذات میں نہ پائی جائے۔'' بیان میں، ''ذکر کردہ وجہ'' سے سستی کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے کہ ''دعوتِ اسلامی'' کے ماحول کے ساتھ وابستگی سے انھیں کس قدر فائدے حاصل ہوئے، ہورہے ہیں اور آئیندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

ان فائدوں پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد اب اپنی حرکت کے بارے میں بھی سنجیدگی کے ساتھ تھوڑی دیر کے لئے سوچنے کی سعادت ضرور حاصل کریں کہ ''جب مختلف فائدے حاصل کرنے کی باری آئے تو دعوتِ اسلامی بڑی پیاری لگنی لگے، لیکن جب اس محسنِ عظیم کے احسانات کا بدلہ دینے کے لئے کوشش درکار ہوتو اس کے تمام تر احسانات سے منہ موڑ کر نفس کو ''اپنا آقا'' مان لیا جائے؟......کیا اسی کا نام

مروت ہے؟.....کیا یہ احسان فراموشی نہیں؟.....دنیاوی طور پر اگر کوئی برے وقت میں ہماری تھوڑی سی بھی امداد کردے تو ہم اس کا احسان مانتے ہوئے اس کے قدموں میں بچھ بچھ جاتے ہیں، لیکن جب تنظیم ہم سے تھوڑی سی قربانی مانگے تو ہم نفس کو فوقیت دے دیں، کیا اس فعل کو درست قرار دیا جا سکتا ہے؟........اگر ایسے اسلامی بھائی کسی شخص کی برے وقت میں خوب امداد کریں، پھر اس سے کسی کام میں مدد طلب کریں اور وہ جواب میں صاف انکار کردے یا حیلے بہانے اختیار کرے تو کیا انھیں، اس پر غصہ نہ آئے گا؟....کیا اس کا یہ فعل درست محسوس ہوگا؟...اس قسم کے حضرات اسے کیا نام دینا پسند کریں گے؟.....کاش! ہمارے پیارے پیارے ''سست'' اسلامی بھائی بغیر برا مانے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان باتوں پر غور وتفکر کی سعادت حاصل کر لیں.........

چوتھی وجہ:۔

وجہ کچھ بھی نہیں بس بیان کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

حل:۔

دل کے چاہنے یا نہ چاہنے پر اخروی تیاری کی بنیاد رکھنا ''جہالت و بیوقوفی'' کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ آخرت کی تیاری نیک اعمال وافعال پر استقامت کا تقاضا کرتی ہے، جب کہ دل کسی ایک کیفیت پر قائم نہیں رہ سکتا، اسے قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ ہر دم بدلتا رہتا ہے، پس جب یہ مسلم ہے کہ دل کی کیفیات ایک سی نہیں رہتیں، تو اس کی مرضی یا خلافِ مرضی کو تیاریٔ آخرت کی بنیاد بنانا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟....یہ، آج نماز پڑھنے کے لئے تیار ہوگا تو کل صاف انکار کردے گا، ابھی قرآن کی تلاوت کے لئے آمادہ اور تھوڑی ہی دیر بعد کسی دوسری چیز کا طالب، کل نیکی کی دعوت پر استقامت کے سلسلے میں اطاعت کے لئے بالکل راضی اور آج دیکھئے تو

اس میں بوریت محسوس کررہا ہے.....غرض یہ کہ اس ناقابلِ اعتبار شے کو معیار بنانا کسی بھی طرح درست نہیں ہوسکتا ہے۔

لھذا! مناسب و درست طریقہ یہ ہے کہ پہلے سنجیدگی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دنیا میں آمد کے مقصد پر غور کیا جائے، پھر موت کی سختیوں اور صورتِ موت (یعنی مجھے موت کس طرح آئے گی) کا تصور باندھا جائے، پھر قبر کی وحشت و غربت کو نظروں کے سامنے لایا جائے، پھر میدانِ محشر اور اس کی ہولناکیوں سے ڈر و خوف محسوس کیا جائے اور آخر میں ''دنیا میں اپنے وقت کی قدر کرنے والوں کا'' حاصل ہونے والے انعامات پر اظہارِ خوشی و مسرت کرنا'' اور اپنے بارے میں ''وقت کو ضائع کرنے کے باعث حسرت و پچھتاوے میں مبتلاء ہونا'' یاد کیا جائے۔اس مراقبے کے بعد اپنے آپ سے سوال کیا جائے کہ ''کیا دل کی مرضی پر اعمال کی بنیاد رکھ کر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے؟''....جب جواب نفی میں آئے تو پھر پختہ ذہنی کے ساتھ ایسے اعمال پر استقامت کا عہد کیا جائے کہ ''جن سے کم وقت میں آخرت کی بڑی تیاری ممکن ہو'' اور پھر دل کی فریادوں کی پرواہ کئے بغیر عملی کوشش ،فوراً سے پیشتر شروع کردی جائے ، بالکل اس طرح جیسے'' دنیاوی فائدے حاصل کرنے کے سلسلے میں دل کی طرف یکسر دھیان نہیں دیا جاتا'' ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ،ضرور قدم بوسی کے لئے حاضر ہوگی۔

پانچویں وجہ:۔

مطالعہ کے لئے کتابیں موجود نہیں ،نہ ہی اتنے پیسے ہیں کہ کتابیں خرید سکیں۔

حل:۔

اگر بیان کی تیاری صرف کتابوں کی مرہونِ منت ہوتی تو یقیناً اس عذر کو

بالکل درست تسلیم کیا جا سکتا تھا،لیکن معاملہ اس طرح نہیں ،کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ'' ایک بھی کتاب موجود نہ ہواور پھر بھی بہترین بیان تیار کر لیا جائے۔''اس دعوے پر دلیل ،ان شاءاللہ تعالی عنقریب ذکر کی جائے گی۔

چھٹی وجہ:۔

زبان میں لکنت وغیرہ ہے، چنانچہ جب لوگ آواز سن کر ہنستے ہیں تو دل آزاری ہوتی ہے''یا'' کوئی دیگر جسمانی عیب ہے جس کے باعث لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

حل:۔

ایسے حضرات کو غور کرنا چاہیئے کہ'' جب یہ دنیاوی کام کرتے ہیں تو کیا اس وقت لوگ ان پر نہیں ہنستے ؟''.....اگر جواب ہاں میں ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ '' وہاں دل آزاری کا خیال کیوں نہیں آتا؟''.....''اس مقام پر دنیوی کام ترک کیوں نہیں کر دیا جاتا؟''....''اس مقام پر لوگوں کی طرف سے ہنسی مذاق یا طنزیہ جملے برداشت کرنے کے لئے ہمت وطاقت کہاں سے آجاتی ہے؟''....''وہاں گفتگو کرتے ہوئے شرم کیوں محسوس نہیں ہوتی ؟''.....''جس جذبے اور ہمت کے تحت وہاں قوتِ برداشت سے کام لیا جاتا ہے،اسی قوتِ برداشت کو بیان کرنے کے سلسلے میں استعمال کیوں نہیں جاتا؟''.....

''معلوم ہوا کہ یہ سب نفس کے حیلے بہانے ہیں''جن پر غور وتفکر کیے بغیر انہیں درست وحق تسلیم کر کے عبادت و نیک اعمال سے منہ موڑ لیا جاتا ہے۔

ایسے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ راقم الحروف اپنے بیان شروع کرنے کا سببِ عظیم بیان کرے۔

''الحمدللہ عزوجل! راقم الحروف کو دعوتِ اسلامی کے اوائل میں ہی ماحول سے

وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہو گیا تھا، ابتداء میں یہ بھی ایک اسلامی بھائی کی طرف سے بیان کا مشورہ دینے پر ماقبل تحریر کردہ حیلے بہانوں کا سہارا لینے کی کوشش کیا کرتا تھا (دل میں شوق بہت تھا لیکن چونکہ نیا نیا ماحول تھا اور کوئی حوصلہ افزائی یا تربیت کرنے والا بھی نہیں ملتا تھا لھذا ایک خوف وجھجک غالب رہتی تھی۔)

کچھ عرصے بعد ہمارے علاقے ﴿محمود آباد۔ کراچی﴾ میں ایک قافلہ آیا، جمعہ کا دن تھا، مختلف مساجد میں بیان کے لئے جانا تھا، اس عبدِ ضعیف کو کہا گیا کہ ''آپ ایک مبلغ کے ساتھ چلے جائیں، یہ بیان کریں گے آپ سنئے اور دیگر نمازیوں کو سنوانے کی کوشش کیجئے۔'' بعدِ نمازِ عصر اس مبلغ نے بیان شروع کیا، اس کی زبان میں لکنت تھی، الفاظ بہت اٹک اٹک کر ادا کر رہے تھے، حتی کہ ایک لفظ کے بعد دوسرے لفظ کے لئے تھوڑی دیر انتظار کرنا پڑتا تھا۔ ان کے اس اندازِ بیان سے مجھے بہت عبرت حاصل ہوئی اور ضمیر نے ملامت کی کہ ''دیکھ! اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نعمت میں اپنے عدل وانصاف سے کمی عطا فرمائی، لیکن یہ پھر بھی ہمت کر کے دین کی خدمت کر رہا ہے اور اسے لوگوں کی بالکل پرواہ نہیں اور ایک تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحیح ودرست زبان کے ہوتے ہوئے بھی کم ہمتی کا شکار ہے۔'' بس ضمیر کی اس آواز سے دل پر ایک چوٹ لگی اور پختہ ارادہ کیا کہ ''اب اگر مجھے درس و بیان کے لئے کہا گیا تو انکار نہ کروں گا۔'' چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس کے بعد جیسے ہی بیان کے لئے کہا گیا، فوراً بیان شروع کر دیا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلا بیان ''بیماری کے فضائل'' کے بارے میں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ بس وہ دن ہے اور آج کا دن، الحمد للہ! مسلسل بیانات کا سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ (عزوجل) جب تک جسم میں جان ہے، ''دعوتِ اسلامی'' کے پاکیزہ ماحول کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے سنتوں کی تربیت کے سلسلے میں یہ کوشش جاری وساری رہے گی۔

ملاحظہ فرمائیے کہ ایک معذور اسلامی بھائی کی ہمت نے کتنا بڑا کام کردکھایا، بس اسی طرح دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی ہمت کرنی چاہیئے۔

نیز خود سے بار بار یہ سوال کرنا چاہیئے کہ ''اس سلسلے میں شرم کا شکار ہونا بہتر ہے یا عمل کی سعادت حاصل کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کے حصول کی کوشش میں کامیاب ہونا؟''

سا تویں وجہ:۔

پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔

حل:۔

ایسے اسلامی بھائی بھی ''نفس کی چالوں'' کو سمجھنے کا ذہن بنائیں اور اس کے سامنے ''بچہ'' بننے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ بیان کرنے کے لئے پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں، ہاں علمِ دین ضروری ہے اور علمِ دین کا حصول صرف کتابوں کے مطالعے پر موقوف نہیں، بلکہ جس طرح پڑھ کر علم حاصل ہوتا ہے، اسی طرح سن کر بھی اس کا حصول ممکن ہے۔ بلکہ عام مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ ''پڑھی ہوئی بات بہت جلد ذہن سے نکل جاتی ہے، جب کہ سنی ہوئی طویل عرصے تک یاد رہتی ہے۔'' چنانچہ اس قسم کے اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ ''امیرِ اہلسنت (مدظلہ العالی) کے بیانات کی کیسٹیں بکثرت سنا کریں۔'' اس طرح کئی بیان یاد ہو جائیں گے، نیز جب کوئی قابلِ اعتماد مبلغ بیان کررہا ہو تو اس کے بیان کو خوب غور سے سنیں اور جس بات کو یاد کرنا چاہیں' بیان ختم ہو جانے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ اپنے آپ کو بلند آواز سے سنائیں، یونہی کیسٹ سن کر بھی کریں، ان شاء اللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں ذہن میں بے شمار دینی معلومات اسی طرح جمع ہو جائیں گی ''جس طرح دنیاوی معلومات کا ذخیرہ جمع کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔'' اس قسم کے اسلامی بھائی یقیناً ''نوکری یا کاروبار میں حساب

وکتاب یا پیسے کا لین دین بھی تو یاد رکھتے ہی ہیں، تو پھر بیان یاد رکھنے میں کیا مجبوری ہے؟''......

راقم الحروف ایسے کئی مبلغین کو ذاتی طور پر جانتا ہے کہ جو بالکل ان پڑھ یا معمولی پڑھے لکھے ہیں، لیکن اسی طرح بیان سن سن کر ایک یا ڈیڑھ گھنٹے تک بآسانی بیان کر لیتے ہیں اور ان کے بیان کو سن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ''یہ ایک ان پڑھ اسلامی بھائی بیان کر رہا ہے۔'' اللہ تعالیٰ سب کو ہمت و جرأت کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

آٹھویں وجہ:۔

بیان کے بعد ''لوگوں یا نگراں یا دیگر اسلامی بھائیوں'' کی طرف سے مرضی کے مطابق حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

نویں وجہ:۔

سننے والے بہت کم ہوتے ہیں جس کے باعث بیان کرنے میں مزہ نہیں آتا۔

دسویں وجہ:۔

کوئی دوسرا مبلغ ان سے اچھا بیان کرتا ہے، جس کے باعث اسے خوب عزت ملتی ہے اور لوگوں کی زبانوں پر اسی کی تعریف زیادہ جاری رہتی ہے، جب کہ اس کے مقابلے میں ان حضرت کو کوئی پوچھتا ہی نہیں، جس کی وجہ سے ان کا نفس اپنی بڑی بے عزتی محسوس کرتا ہے، چنانچہ اس بے عزتی سے بچنے کا ایک حل یہی نظر آتا ہے کہ بیان کرنا ہی ترک کر دیا جائے کہ نہ میں بیان کروں گا اور نہ فلاں اور میرا موازنہ کیا جائے گا............''

گیارھویں وجہ:۔

بسا اوقات بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے جس کے باعث نگراں یا دیگر اسلامی بھائی سختی سے گرفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی سختی شدید دل آزاری کا سبب بن جاتی ہے اور یہی دل آزاری آئندہ کے لئے بیانات سے بیزار کردیتی ہے۔

بارھویں وجہ:۔

بعض اوقات کسی بڑی محفل میں بیان کی خواہش ہوتی ہے، لیکن نگراں ان کے بجائے کسی دوسرے پرانے یا نئے مبلغ کو موقع دے دیتا ہے، اس خلافِ مرضی بیانات کی تقسیم پر نفس میں شدید غصہ پیدا ہوتا ہے اور یہی غصہ بیانات سے دور لے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

آٹھویں سے بارھویں وجہ تک کا حل:۔

ایسے اسلامی بھائیوں پر شدید افسوس ہے کہ "جو دین کی ترقی کے بجائے اپنی ذاتی فائدوں کو زندگی کا مقصود بنانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔" اس قسم کے نازک مزاج اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مؤدبانہ سوال ہے کہ "آپ، اپنی حوصلہ افزائی، کثیر سننے والوں، عزت کے حصول، بے عزتی سے بچنے، دل آزاری سے محفوظ رہنے اور بڑی محافل سے حاصل ہونے والی لذت کے لئے بیان کررہے ہیں یا' اللہ عزوجل کی رضا کے لئے؟...... اگر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تو پھر ان وجوہات کی بناء پر بیان ترک کرنے کے کیا معنی؟...... اور اگر ربِ کائنات کی رضا مطلوب نہیں بلکہ نفس کی خواہشات کی تکمیل کے لئے یہ ساری مشقت برداشت کی جارہی ہے تو پھر خوب غور و تفکر کے ساتھ درج ذیل حدیثِ پاک کا مطالعہ فرمائیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا، ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا، وہ شخص ہوگا کہ جسے راہِ خدا (عزوجل) میں شہید کیا گیا، پس اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر کے طور پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کے شہید کر دیا گیا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا کیونکہ تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (جہنم میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔''

اور (پھر) وہ شخص حاضر کیا جائے گا، جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے (بھی) اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا، وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان کے شکریئے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری رضا کی خاطر قرآن پڑھا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا' تو نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے سو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں (بھی دوزخ میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا، پس اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

اور (پھر) وہ شخص (لایا جائے گا کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت بخشی اور اسے ہر قسم کا مال عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ میں نے کوئی ایسی راہ نہ چھوڑی کہ جس میں تجھے مال خرچ کرنا محبوب ہو، چنانچہ میں نے اس (راہ) میں تیری رضا کی خاطر مال خرچ کیا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے

جھوٹ کہا، کیونکہ تو نے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (بھی جہنم کا) حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا' یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ﴿مسلم﴾

یہ بھی اچھی طرح یاد رکھیں کہ اس قسم کی ''بے ہودہ اور لچر وجوہات'' کی بناء پر بیان ترک کرنے کے باوجود ہوسکتا کہ کسی مزید حیلے بہانے کے ذریعے دوسروں پر یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ''میں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بیان ترک کر رہا ہوں۔'' اس طرح ہوسکتا ہے کہ سامنے والوں کی زبانیں اعتراض کرنے سے رک جائیں اور خود دعویٰ کرنے والے کا دل بھی مطمئن ہو جائے، لیکن کیا اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا ممکن ہے؟...... کیا انھیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان معلوم نہیں کہ '' اَوَ لَیۡسَ اللّٰہُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِیۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِیۡنَ ☆ یعنی کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہاں بھر کے دلوں میں ہے۔ ﴿ترجمہ کنز الایمان: العنکبوت ۱۰، پ ۲۰﴾

اور ''یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ☆ یعنی اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ ﴿ترجمۂ کنز الایمان: المؤمن ۱۹، پ ۲۴﴾

مدینہ:۔ گیارہویں وجہ کے تحت بیان چھوڑنے والے مبلغین کے ساتھ ساتھ ''بیان چھڑوانے والے نادان دوستوں'' کو بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ بتقاضائے بشریت کس انسان سے خطا سرزد نہیں ہوتی؟.... کیا ڈانٹ ڈپٹ کر ''دل توڑ دینے والے'' ہر خطا سے ''معصوم و محفوظ'' ہیں؟... اگر جواب نہیں میں ہے، تو پھر ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ ''اگر غلطی واقع ہونے پر اسی انداز میں آپ کی گرفت کی جائے، تو کیا آپ اسے اپنے لئے پسند کریں گے؟.... اگر جواب نفی میں ہے تو پھر درجِ ذیل حدیثِ پاک کو ہمیشہ ذہن میں رکھئے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے سنا، ''افضل ترین ایمان یہ ہے کہ ''تو لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لئے وہی ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔'' ﴿مسند امام احمد بن حنبل﴾

یہ حدیثِ پاک ہماری ذات کے لئے بھی راہِ ہدایت کی حیثیت رکھتی ہے یا صرف دوسروں کو سنانے کے لئے ہے؟.........

اوراس حدیثِ پاک کی روشنی میں ایسے اسلامی بھائی سے معافی مانگنے میں قطعی شرم محسوس نہ فرمائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں تو ''حکومت کے نشے'' میں آپ کو کسی گرفت کا احساس نہ ہو اور آپ اسے ایک معمولی بات قرار دے کر بھول جائیں، لیکن میدانِ محشر میں یہی مبلغ، تمام مخلوق کے سامنے آپ کے نامہ اعمال سے بے شمار نیکیاں نکال کر لے جائے اور آپ حسرت سے دیکھتے رہ جائیں۔

تیرھویں وجہ:۔

بہت جلد گلا بیٹھ جاتا ہے، چنانچہ لمبا بیان کرنا ممکن نہیں۔

حل:۔

اگر کسی اسلامی بھائی کو واقعی یہ عذر لاحق ہے تو اسے معذور تصور کیا جائے گا، لیکن ان کے لئے ضروری ہے کہ گلے کی مضبوطی کے لئے عملی اقدامات کرنے کی کوشش کریں۔اس کے لئے چند مشورے حاضرِ خدمت ہیں۔

(i) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ ''یا ربِ کریم! میں تیرے دین کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرنا چاہتا ہوں، اگر تیری کرم نوازی شاملِ حال نہ رہی تو یقیناً اس مقصد میں کامیابی ممکن نہیں، تجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا واسطہ، میرے گلے کو درست فرما دے اور طویل وقت تک بغیر تھکے، بغیر کسی رکاوٹ کے سلاست وروانی کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا

فرما۔'' امین

(ii) کسی ماہر ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں اور اس سلسلے میں پیسے خرچ کرنے میں کسی قسم کا بخل نہ کریں۔ کیونکہ پیسہ تو دوبارہ بھی آ جائے گا، لیکن زندگی کے یہ قیمتی دن دوبارہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جتنے پیسے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں خرچ کر دئے جاتے ہیں اگر انھیں اس مقصد میں استعمال کیا جائے تو یقیناً باعثِ اجر و ثواب بھی ہوگا اور آئندہ کے لئے سببِ راحت بھی۔

(iii) کھٹی، چٹ پٹی، تلی ہوئی چیزوں، مٹھائی، پکوڑے، تیز ٹھنڈا پانی، پان، چھالیہ اور چکنائی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

(iv) رات کو سونے سے پہلے کم از کم ایک گلاس نیم گرم پانی میں تھوڑا سا نمک ڈال کر غرغرہ کرنے کی عادت ڈالیں۔

(v) روزانہ درس ضرور کریں، تا کہ گلا الفاظ کی ادائیگی کا عادی بنا رہے۔

(vi) مذکورہ تمام تدابیر کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر میں وقت نوٹ کر کے خود کو با آوازِ بلند بیان سنایا کیجئے، پہلے ۳ دن، صرف دس منٹ...... اگلے ۳ دن، ۱۵ منٹ...... اسکے بعد ۲۰ منٹ اور اسی طرح ہر تین دن بعد تھوڑا تھوڑا وقت بڑھاتے جائیے، ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ ہی عرصے میں اس کے فوائد ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

ہر صاحبِ مطالعہ اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ اگر وہ مذکورہ وجوہات میں سے کسی وجہ کے باعث بیان کی نعمت سے محروم و دور ہے، تو فوراً ہر قسم کے حیلے بہانے سے اپنی جان چھڑا کر ''اپنی زبان سے نکلنے والے پاکیزہ الفاظ کی برکت سے'' اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔

بیان تیار کرنے کا طریقہ

دوسری وجہ کے حل کے تحت عرض کیا گیا تھا کہ عنقریب بیان بنانے اوراس کی ادائیگی کے بارے میں معروضات عرض کی جائیں گی۔لھذا حسبِ ارادہ اولاً بیان تیار کرنے اور پھر بیان کرنے کے بارے میں چند مدنی نکات پیشِ خدمت ہیں۔

(1)مواد کی تیاری:۔

بیان کے لئے مواد کی تیاری کے سلسلے میں کئی چیزیں مفید ومعاون ثابت ہوتی ہیں ۔مثلاً دینی کتب، بیانات کی کیسٹیں، مبلغین کے بیانات، اخبارات وغیرہ کا مطالعہ، اپنے اطراف میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ وغیرہ۔

ان سے اکتسابِ علم کا طریقہ:۔

(۱)دینی کتب:۔

بیان کی تیاری کے سلسلے میں دینی کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔مطالعے کی برکت سے نہ صرف معلومات میں بے حد اضافہ ہوتا ہے، بلکہ خود اعتمادی کے ساتھ ساتھ بیان کرنے میں بے حد آسانی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔اس سلسلے میں مذکورہ کتب سے مدد طلب کرنا بے حد مفید رہے گا۔

(۱) کیمیائے سعادت (۲) منہاج العابدین (۳) مکاشفۃ القلوب (۴) احیاء العلوم (۵) جامع کراماتِ اولیاء (۶) مرآۃ شرح مشکوۃ (۷) اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ (۸) رسالۂ قشیریہ (۹) تذکرۃ الاولیاء (۱۰) شرح الصدور (۱۱) بزمِ اولیاء (۱۲) تفسیرِ خزائن العرفان (۱۳) تفسیرِ نعیمی (۱۴) عجائب القرآن (۱۵) غرائب القرآن (۱۶) ترجمۂ قرآن کنز الایمان (۱۷) فیضانِ سنت (۱۸) امیرِ اہلسنت مد ظلہ العالی کے رسائل (۱۹) تاریخ الخلفاء (۲۰) الخصائص الکبریٰ (۲۱) مدارج

النبوت (۲۲) موعظہ حسنہ (۲۳) سرورِ خاطر (۲۴) قاطع لذات (۲۵) جہنم کے خطرات 1

لیکن مطالعہ کا درست فائدہ اسی وقت حاصل ہو گا کہ جب درجِ ذیل گزارشات پر ہمت واستقامت سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے۔

(i) مطالعہ کے لئے کسی ایسے وقت کا انتخاب کیجئے کہ جس میں ''دیگر مصروفیات'' اور ''کسی کی مداخلت'' کا اندیشہ نہ ہو۔تا کہ بالکل یکسوئی کے ساتھ مطالعہ ہو سکے۔یاد رکھئے کہ جو مطالعہ یکسوئی کے ساتھ کیا جائے وہ طویل عرصہ تک ذہن میں محفوظ رہتا ہے۔

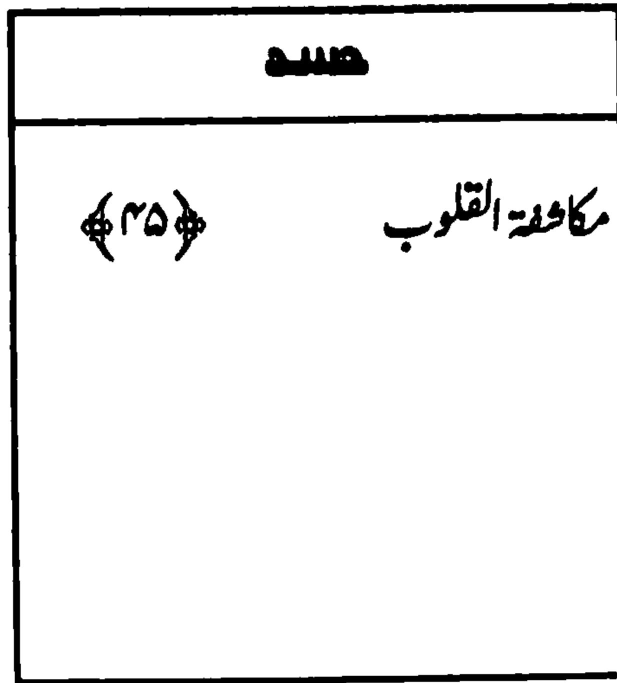
(ii) مطالعہ روزانہ ہونا چاہیئے،اس میں ناغہ ہرگز نہ ہو،اس کے لئے لمبا وقت ضروری نہیں چاہے آدھا گھنٹہ ہی کریں،لیکن روزانہ کریں۔

(iii) لیٹ کر یا جھک کر مطالعہ نہ کریں،اس طرح ذہن پر بوجھ زیادہ پڑتا ہے،نیز نظر کے کمزور ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔بیٹھ کر اور کتاب کو تھوڑا سا اٹھا کر پڑھیں۔

(iv) دورانِ مطالعہ ایک ڈائری اپنے پاس رکھئے۔اب آپ جو بھی آیتِ پاک یا حدیثِ مبارکہ یا واقعہ یا کسی بزرگ کا قولِ مبارک پڑھیں،اس پر غور کریں کہ ''اسے کس عنوان کے تحت استعمال کیا جا سکتا ہے۔''اب جو بھی عنوان سمجھ میں آئے اسے ڈائری کے ایک صفحے کے اوپر لکھ لیں اور نیچے اس کتاب کا نام اور صفحہ نمبر درج کر لیں۔مثلاً آپ نے کیمیائے سعادت کا مطالعہ فرماتے ہوئے یہ حدیثِ پاک پڑھی کہ ''سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،''حسد سے بچ کر رہو،اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے کہ جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''یقیناً یہ حدیثِ پاک حسد

1:۔اس مقصد کے حصول کے لئے مکتبۂ اعلیٰ حضرت سے شائع ہونے والی کتب کا مطالعہ بھی بے حد مفید رہے گا۔(ادارہ)

کے بارے میں ہے، چنانچہ اسے درجِ ذیل طریقے سے ڈائری پر نوٹ فرمالیں۔



حسد	
مکاشفۃ القلوب	﴿۴۵﴾

پھر آگے مطالعہ شروع فرمائیں، اب مثلاً تکبر کے متعلق کوئی حدیثِ پاک نظر آئی، اسے لکھنے سے پہلے ڈائری کے دو تین صفحے چھوڑ دیں تاکہ حسد کے متعلق مزید مواد حاصل ہو تو اسے ان صفحات میں لکھا جا سکے، اب اس صفحے پر بھی حسبِ سابق "تکبر" کی ہیڈنگ ڈالیں اور کتاب کا نام اور صفحہ نمبر نوٹ فرمالیں۔

اس طرح مطالعہ کرنے کے باعث آپ کے مطالعہ کی رفتار ابتداء میں کچھ سست رہے گی لیکن جب عنوان قائم کرنے میں ملکہ و مہارت پیدا ہو جائے گی تو ان شاء اللہ یہ شکایت بھی رفع ہو جائے گی۔ آپ درجِ بالا طریقے سے مطالعہ فرما کر دیکھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ ہی عرصے میں آپ کے پاس بحوالہ مختلف عنوانات کے تحت بہترین و کثیر مواد جمع ہو جائے گا۔

یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک حدیثِ پاک یا واقعہ ایک سے زیادہ عنوان کے تحت استعمال ہو سکتا ہو، اس صورت میں اس حدیثِ پاک کو سمجھ میں آنے والے ہر عنوان کے تحت درج فرمائیں۔

مواد جمع کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ اسی طرح جو بھی حدیثِ

پاک وواقعہ وغیرہ پڑھیں ،اس کا عنوان قائم کر کے اس مواد کی فوٹو اسٹیٹ کروا کر عنوان کے تحت چسپاں کرلیں۔

(۲)امیرِ اہلسنت (مدظلہ العالی) کے بیانات کی کیسٹیں:۔

مستند ومحتاط مواد کے حصول کے لئے آپ کے بیانات کی کیسٹیں بے حد اہم کردار ادا کرتی ہیں، انھیں بغور سنیں اور کسی ڈائری میں بیان کردہ مواد کے عنوان کے ساتھ اسے نوٹ کرتے جائیں۔

بعض اسلامی بھائیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے بیان کو سن کر''مسموع مواد'' بعینہ اسی طرح ادا کیا جائے ،یہ بہت اچھی خواہش ہے، لیکن اس ارادے پر عمل پیرا ہونے سے پہلے اس بات پر ضرور غور کرلیں کہ آپ اور حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کی شخصیت میں زمین وآسمان، بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق ہے، لھذا ہوسکتا ہے کہ ایک بات حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کی زبان سے بہت اچھی محسوس ہو، لیکن جب آپ اسے ادا کرنا چاہیں تو وہ اثر وانداز قائم نہ رکھ سکیں جو حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کا خاصہ ہے، بلا مبالغہ حضرت صاحب (مدظلہ العالی) ایک عام سی بات بھی بیان کرتے ہیں تو اس میں بھی ایک ایسا اثر ومزہ پیدا فرما دیتے ہیں کہ جو ہم ایک خاص بات میں بھی نمایاں نہیں کر پاتے، پس اگر آپ اس بات کو بعینہ بیان کریں گے، تو عین ممکن ہے کہ بیان پر گرفت مظبوط نہ رکھ سکیں، نتیجتاً سننے والے بیان سے مکمل طور پر فیضیاب ہونے سے محروم رہیں گے اور عوام کی طرف سے عدم توجہی کا احساس آپ کی ذات میں احساسِ کمتری پیدا کرنے کا سبب بن جائے گا۔چنانچہ پہلے خود میں اتنا ملکہ وصلاحیت بیدار فرمالیں کہ حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے بیان کو بعینہ ادا کرسکیں ،اس کے بعد ضرور یہ سعادت حاصل کیجئے۔اس سے پہلے پہلے بیانات میں سے مواد لے کر اسے اپنے انداز وطریقے کے

ساتھ ادا کرتے رہیں۔

ضروری تنبیہ:۔

بعض اسلامی بھائی ''پیشہ ور مقررین'' کے دھواں دار بیان سننے کے بے حد شوقین ہوتے ہیں اور ان کی تقریروں میں سے مواد بھی اخذ کیا جاتا ہے۔ آپ ایسا ہرگز نہ کریں، کیونکہ اس قسم کے مقررین اپنے بیان کو'' چٹ پٹا'' بنانے کے لئے احادیث وواقعات میں اپنی طرف سے ''بہت زیادہ اضافہ'' کردیتے ہیں۔ نیز بعض اوقات تو جھوٹے اور من گھڑت واقعات واحادیث بیان کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ بلکہ آپ کو بہت حیرت ہوگی کہ ''بسا اوقات تو آیاتِ مبارکہ بھی غلط سلط پڑھ کر اپنے پاس سے الٹی سیدھی تفسیر کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرمائے۔ امین۔ راقم الحروف کو ان کے استادِ محترم نے بتایا کہ ''ایک شعلہ بیان مقرر نے دورانِ تقریر غلط آیت پڑھی، جب میں نے بعد میں انھیں اس پر خبردار کیا تو کہنے لگے ''بارہ تقریروں، میں ایسے ہی لکھی تھی۔''...... لھذا نہ تو ان کا بیان سنیں اور نہ ہی اس سے مواد اخذ کریں، اسی میں عافیت ہے۔

(۳) مبلغین کے بیانات:۔

مرکزی مبلغین کے بیانات بھی مواد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔ بیان سننے کے ساتھ ساتھ نئی باتوں کو نوٹ کرتے جانا، عظیم سعادت مندی ہے۔

تنبیہ ضروری:۔

لیکن اس میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی بھی مبلغ پر کامل اعتماد کے بعد ہی اس کی بیان کردہ بات کو آگے بیان فرمائیں، ورنہ ہوسکتا ہے کہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان ہوجائے۔ کیونکہ یہ راقم الحروف کا پرانا تجربہ ہے کہ بعض مرکزی مبلغین بھی حصولِ مواد اور بیانِ کلام میں احتیاط سے کام نہیں لیتے اور غیر معیاری قسم کی باتیں بغیر

خوفِ خدا کے بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ نئے مبلغین ان پر اندھا اعتماد کرنے کے باعث بغیر تحقیق کئے بات کو آگے بیان کر دیتے ہیں اور اس طرح بسا اوقات ایک غلط بات آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔اب اجتماع میں تو گرفت نہیں ہو پاتی ،لیکن جب وہی بات باہر کسی مقام پر ذکر کی جائے تو مبلغین کو اس پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے اور اس طرح اپنے ہی مبلغ کے ذریعے ماحول کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اسی قسم کی غلطی کی ایک مثال پیشِ خدمت ہے کہ ایک مرتبہ راقم الحروف نے ایک مبلغ کو یہ بیان کرتے سنا کہ ''ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اذان نہیں دی کیوں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان دیتے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حی علی الصلوٰۃ (یعنی آؤ نماز کی طرف) پر پہنچتے تو زمین وآسمان و پہاڑ و درخت و چرند و پرند سب کے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازِ مبارک پر لبیک کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بڑھتے اور اس طرح ہر طرف تباہی مچ جاتی۔......'' حسبِ توقع اس ''عظیم اظہارِ عقیدت'' پر عوام کی طرف سے زوردار طریقے سے سبحان اللہ اور غالباً نعرے کی آواز بھی سنائی دی۔بعدِ بیان کسی نے ان مبلغ سے عرض کی کہ ''حضرت! آپ نے یہ بات کہاں پڑھی؟'' فرمانے لگے کہ ''پڑھی تو نہیں بس ذہن میں آئی تو بیان کر دی۔'' بعد میں انھیں بحوالہ بتایا گیا کہ ''فتاویٰ رضویہ شریف (قدیم)۔جلد(2)صفحہ(387) پر امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر بذاتِ خود اذان ارشاد فرمائی۔''

کامل اعتماد کا طریقہ:۔

مرکزی مبلغین پر کامل اعتماد کا طریقہ یہ ہے کہ ''مثلاً آپ نے کسی مبلغ کا بیان سنا اور اس میں سے کوئی بات پسند آئی تو اسے فوراً نوٹ کر لیں،اب اگر مبلغ نے

اسے باحوالہ بیان کیا ہے تو اسے جاکر اسی کتاب میں تلاش کر کے دیکھیں، اگر بعینہ مل جائے تو ٹھیک، اور اگر کچھ یا زیادہ فرق کے ساتھ ہو تو ان سے اس کی وضاحت طلب کر کے اطمئنان حاصل فرمائیں، اگر مطمئن کردیں تو ٹھیک ورنہ اس بات کو آگے بیان نہ کیجئے۔اور اگر حوالے کے بغیر بیان کی تھی تو مبلغ سے ملاقات کر کے حوالہ طلب فرمائیں اور پھر سابقہ عمل دہرائیں۔

اگر چند بار اسی طرح تحقیق کرنے پر مبلغ کی بیان کردہ ہر بات درست وکامل ومستند ثابت ہو جائے ،تو انھیں قابلِ اعتماد مانا جائے۔اور اگر جواب میں ''ٹال مٹول'' سے کام لیا جائے ، نیز ''بیان کردہ بات کا کوئی حوالہ نہ ہو بلکہ سنے سنائے قصوں کے ذریعے ہی لوگوں کو متاثر کرنے کا سلسلہ جاری محسوس فرمائیں'' یا ''بیان کردہ باتیں غلط ثابت ہو جائیں'' یا ''قرآن وحدیث کی تشریحات اپنے پاس سے بیان کرنے کی عادت'' محسوس ہو تو اب ان پر اعتماد نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(۴) اخبارات کا مطالعہ:۔

اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں بھی بیانات کی تیاری میں بے حد معاون ثابت ہوتی ہیں ، چنانچہ اگر ممکن ہو تو روزانہ ''قلب ونظر'' کی حفاظت کے ساتھ اخبارات کا مطالعہ کیجئے اور جس خبر کو کسی بھی موضوع کے تحت اہم تصور فرمائیں اسے کاٹ کر ''دن وتاریخ'' کے ساتھ ''عنوان'' قائم کر کے کسی ڈائری میں چسپاں کرلیں۔

(۵) اپنے اطراف میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ:۔

ہر مبلغ کو چاہیئے کہ اپنے اطراف میں ہونے والے حالات وواقعات پر گہری نظر رکھے اور غور کرتا رہے کہ انھیں اپنے بیان میں ''کس جگہ'' اور ''کس طرح'' شامل کیا جاسکتا ہے۔ان شاءاللہ عزوجل اس مشاہدے

کی عادت ڈال لینے کی بناء پر بھی بہت مؤثر مواد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مواد جمع کرنے کی ضرورت:۔

مواد جمع کرنا کئی لحاظ سے ضروری ہے۔

(i) اکثر اوقات انسان کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے فلاں بات کہاں پڑھی تھی، چنانچہ جب بوقتِ ضرورت مطلوبہ شے حاصل نہیں ہو پاتی تو بہت زیادہ کوفت کا شکار ہونا پڑتا ہے اور بیان میں کمزوری بھی واقع ہو جاتی ہے۔

(ii) بسا اوقات کسی مقام پر اچانک بیان کرنا پڑ جاتا ہے، اگر پہلے سے مواد تیار ہو تو شرمندگی و انکار سے بچ کر سنتیں سکھانے کی سعادت حاصل کی جا سکتی ہے۔

(iii) قافلوں پر جاتے ہوئے تمام کتابوں کا ساتھ لے جانا یقیناً ناممکن ہے۔ اگر ڈائریوں میں مواد تیار کیا ہوا موجود ہو تو انھیں آسانی ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔

(iv) بعض اوقات کسی دوسرے اسلامی بھائی کو کسی موضوع سے متعلق مواد کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، اگر آپ کے پاس مواد تیار ہو گا تو ایسے موقع پر اپنے اسلامی بھائی کی حاجت پوری کرنے کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی جا سکتی ہے۔

تحدیثِ نعمت:۔

الحمدللہ عزوجل! راقم الحروف کو ابتداء ہی سے مطالعہ کا بے حد شوق رہا ہے، بسا اوقات تو چھ چھ گھنٹے مطالعہ کے ساتھ ساتھ لکھتے رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی ہے۔ شروع ہی سے یہ عادت بنالی تھی کہ جو پڑھتا، اس میں سے ''آیات واحادیث وواقعات واقوالِ بزرگانِ دین'' کو فوراً عنوان قائم کر کے ڈائری پر لکھ لیا کرتا تھا، اس طرح طویل و مسلسل محنت کے بعد تقریباً ''گیارہ ڈائریوں'' کے ہزاروں صفحات

پر، مختلف عنوانات کے تحت بے شمار مواد جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔اب جب بھی قافلوں پر جانے کا شرف حاصل ہوتا ہے،تو یہ ڈائریاں ہی ساتھ ہوتی ہیں ،اوران کی برکت سے بے شمار موضوعات کے تحت بیان کرنے میں کسی قسم کی دقت محسوس نہیں ہوتی۔نیز کئی اسلامی بھائی انھیں فوٹو اسٹیٹ کروا کر بیانات کرنے میں آسانی حاصل کر چکے ہیں۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے یہ بھی اللہ عزوجل کی کرم نوازی رہی ہے کہ مطالعہ کرنے میں نہ تو کبھی اکتاہٹ و بوریت محسوس ہوئی اور نہ اس میں کمی وناغہ ہوا، بلکہ روز بروز اضافہ ہی دیکھنے میں آیا ہے،اوراس کی اتنی برکات مشاہدے میں آئی ہیں کہ اگر ان کو تحریری شکل میں پیش کیا جائے تو بلا مبالغہ ایک ضخیم کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔

مواد کو ترتیب دینا:۔

مواد تیار کرنے کے بعد، بیان کرنے سے پہلے اسے ترتیب دینا، بہت اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ اکثر اوقات غیر مرتب بیان، اچھا مواد ہونے کے باوجود وہ اثر قائم نہیں کر پاتا کہ جسے عوام الناس کی سوچ تبدیل کرنے کے لئے ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

ہاں یہ دعویٰ کرنا درست نہ ہوگا کہ ''بے ترتیب بیان بالکل ہی بے اثر ہوتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ قلوب کی کیفیات تبدیل فرمانے میں کسی ذریعے کا محتاج نہیں، لیکن بہرحال کوشش اور حکمت اختیار کرنے کا حکم تو دیا ہی گیا ہے،اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،''**اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**۔یعنی اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان: النحل ۱۲۵،پ ۱۴﴾

چنانچہ بیان کو ترتیب کے ساتھ ادا کر کے اس کی برکات وافادیت میں

اضافے کو بخوبی محسوس کیا جا سکتا ہے۔

ترتیب دینے کا طریقہ:۔

اس کے لئے بالترتیب درجِ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

﴿۱﴾ پہلے جمع شدہ مواد کو پورا پڑھ لیں۔

﴿۲﴾ اب غور کریں کہ اس میں سے کون سی بات کو سب سے پہلے بیان کرنا ضروری ہے، پھر کون سی، اسکے بعد کون سی اور آخر میں کون سی۔'' یا یوں غور کیجئے کہ سننے والے اس میں سے کس چیز کو پہلے جاننا چاہیں گے، اس کے بعد کس کو......وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

مثلاً آپ حسد کا بیان کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اس کا علاج، تباہ کاریاں، علامات، تعریف اور اس سلسلے میں بزرگانِ دین کے واقعات موجود ہیں تو یقیناً سب سے پہلے اس کی ''تعریف'' بیان کرنی چاہیئے، کیونکہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس کی شرعی تعریف سے ناواقف ہوں گے۔ اب اگر آپ نے تعریف کئے بغیر، ابتداء حسد کی تباہ کاریاں بیان کرنا شروع کر دیں، تو نہ تو سننے والے صحیح معنی میں خوف محسوس کریں گے اور نہ ہی اپنا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر آپ پہلے تعریف بیان کر دیں تو اول ہی سے سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ''یہ عیب میری ذات میں بھی موجود ہے یا نہیں۔'' اب اس کے بعد جب آپ اس کی تباہ کاریاں بیان فرمائیں گے، تو مبتلاءِ گناہ حضرات بہت اچھی طرح اپنا محاسبہ کر سکیں گے، نیز اس کی آفات کے بیان سے ان کے قلوب میں شدید خوف بھی پیدا ہوگا۔

تعریف کے بعد اس گناہ سے توبہ کی طرف مائل کرنا یا محفوظ رہنے کے لئے عملی اقدام کی سوچ فراہم کرنا بھی ضروری ہے، یقیناً اس کے لئے حسد کی آفات کو

بالتفصیل بیان کیا جانا چاہیئے، چنانچہ اب اس کی تباہ کاریاں بیان کیجئے۔

پھر ویسے تو تعریف کے ذریعے ہی حسد کی موجودگی پر بآسانی مطلع ہوا جاسکتا ہے لیکن یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نفس اپنی غلطی وعیب کبھی بھی تسلیم نہیں کرتا، چنانچہ اب اس کی علامات بیان کی جانی چاہئیں، تاکہ نفس کے لئے راہِ فرار کے تمام راستے بند ہو جائیں۔

تعریف وعلامات وباعثِ ہلاکت ہونے کو بیان کرنے کے بعد بلا ریب علاج بیان کرنے کی ضرورت ہے اور علاج اختیار کرنے کی ترغیب کے لئے بزرگانِ دین کے اعمال واقوال معاون ثابت ہوتے ہیں، لھذا آخر میں علاج واسلافِ کرام (رضی اللہ عنھم) کی حیاتِ طیبہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جائیں۔

اس طرح غور کرنے پر حسد کے بیان کی درجِ ذیل ترتیب سامنے آئی۔

(۱) حسد کی تعریف۔ (۲) اس کی تباہ کاریاں۔

(۳) علامات (۴) علاج۔

پس اسی طرح ہر بیان کو مرتب کر کے بیان کرنے کی عادت ڈالئے، فائدہ آپ خود دیکھیں گے۔

مدنی مشورہ:۔

اگر ممکن ہو سکے تو ہر عنوان کے تحت جمع شدہ مواد کو اسی طرح بالترتیب کسی الگ ڈائری میں لکھتے جائیں، یوں آپ کے پاس مختلف موضوعات پر کئی بیان بالکل تیار حالت میں موجود ہوں گے۔

بیان سے پہلے چند قابلِ غور امور:۔

﴿1﴾ حتی الامکان ایک موضوع پر بیان فرمائیں، تاکہ اس کے مختلف پہلوؤں کو اچھی طرح واضح کیا جاسکے، جو بیان ہر پہلو کی وضاحت

کے ساتھ بیان کیا جائے، اس کی افادیت دوسرے بیانات کی بنسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ بصورتِ دیگر، اگر کئی موضوعات پر ایک ساتھ بیان کرنا چاہا تو چونکہ کسی بھی موضوع کی مکمل طور پر وضاحت ممکن نہیں، چنانچہ سننے والوں کو بیان میں تشنگی محسوس ہو گی۔ مثلاً اگر غیبت کا موضوع چن کر اس کی تعریف، تباہ کاریاں، اسباب، علاج، جوازی صورتیں اور اس بارے میں بزرگانِ دین کے عمل کی وضاحت کی جائے، تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ ایک ساتھ غیبت، چغلی، موت، مال کی مذمت، فکرِ آخرت، اور عذاباتِ قبر پر بیان کیا جائے۔

﴿2﴾ ترتیب دینے کے بعد نئے مبلغین کو تو خاص طور پر چاہیئے کہ پورے مواد کو کم از کم تین مرتبہ اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ ان کے اپنے کان اسے بآسانی سن سکیں۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔

پہلا فائدہ: بیان کافی حد تک یاد ہو جائے گا۔ اب چاہے آپ دیکھ کر بیان کریں یا بغیر دیکھے، دونوں صورتوں میں آسانی حاصل ہوگی۔

دوسرا فائدہ: اس طرح پڑھنے کے باعث زبان، الفاظِ مواد کی ادائیگی کے لئے رواں ہو جائے گی۔ کیونکہ جب آپ اسے پہلے ہی تین مرتبہ پڑھ چکے ہیں، تو یقیناً چوتھی مرتبہ زبان کے لئے اسے بغیر اٹکے بیان کرنا بے حد آسان محسوس ہوگا۔ بصورتِ دیگر اگر پہلے صرف نظروں ہی نظروں سے پڑھا تھا، تو اب بیان کے دوران ہو سکتا ہے کہ زبان میں وہ روانی مفقود ہو کہ جو ایک پر اثر بیان کے لئے لازم و ضروری ہے۔

تنبیہ: اگر آپ نے ایک گھنٹہ بیان کرنا ہے تو احتیاطاً مواد سوا یا ڈیڑھ گھنٹے کا تیار کرنا چاہیئے تاکہ عین وقت پر کمی کے باعث ''اوٹ پٹانگ باتوں'' کا سہارا نہ لینا پڑے۔

﴿3﴾ بیان کو یاد کرنے کے لئے اسے چھوٹے چھوٹے پوائنٹس میں تقسیم کر

لیں۔ مثلاً حسد کو لے لیجئے۔ کہ اس کے بڑے بڑے چار پوائنٹس بنے۔ اب ان چاروں کے تحت آنے والے مواد کو یاد رکھنے کے لئے طریقہ یہ رکھیں کہ "ان کے تحت آنے والی احادیث وواقعات وغیرہ میں سے کوئی "ایک یا دو الفاظ" ایسے منتخب فرمالیں کہ "جیسے ہی وہ ذہن میں آئیں، پوری حدیث یا واقعہ نگاہوں کے سامنے آجائے۔" مثلاً سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حسد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے کہ جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے،" اس حدیث کو یاد رکھنے کے لئے یہ دو لفظ یاد کر لیں، "ایلوا"، "شہد"۔ اسی طرح تمام مواد کو چاروں بڑے نکات کے تحت درج کر لیں اور پھر اسے خوب اچھی طرح یاد کر لیں، ان شاء اللہ تعالیٰ، اگر کبھی بغیر ڈائری دیکھے بھی بیان کرنا پڑ گیا تو بھی ترتیب میں کوئی فرق نہیں آنے پائے گا۔

﴿4﴾ غور کریں کہ مواد میں کوئی ایسا مشکل لفظ تو موجود نہیں کہ جسے بعینہ بیان کر دیا جائے تو عوام کی سمجھ سے بالاتر رہے گا۔ اگر ایسا ہو تو اس کے متبادل کوئی آسان لفظ تلاش کر کے شاملِ مواد فرمالیں۔

﴿5﴾ ایسے الفاظ کہ جن کے درست تلفظ میں شک ہو یا معلوم ہی نہ ہو تو اس کا صحیح تلفظ دیکھ لیں۔[1]

﴿6﴾ اخلاص:۔

بیان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مخلوق کو متاثر کرنے کی خاطر بیان کی نحوست کی بناء پر انسان نہ صرف گناہ گار ہوتا ہے بلکہ اس کے باعث بیان کی تاثیر بھی بے حد متاثر ہوتی ہے۔

بیان میں اخلاص کے بارے میں تین مواقع پر غور کرنا ضروری ہے۔

---

[1] درست تلفظ کی اہمیت اور درست وغلط تلفظ کی نشاندہی کرنے والی "علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی" کی بہترین تالیف "**تلفظ درست کیجئے**۔" کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ (ادارہ)

(۱)شروع میں:۔

ابتداء میں اپنے آپ سے سوال کرے کہ ”تو یہ بیان کس نیت کے ساتھ کر رہا ہے؟“...اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور خدمتِ دین کی نیت سے“ یا اس لئے کہ تیری عزت میں اضافہ ہو...لوگ تجھ سے متاثر ہو جائیں...تیری تعریفیں کی جائیں...بعدِ بیان تجھے تعجب خیز نظروں سے دیکھا جائے وغیرہ وغیرہ۔“ پہلی مرتبہ مرکزی یا کسی بڑی محفل میں بیان کرنے والے مبلغین اس کا خاص خیال رکھیں۔

(۲)درمیان میں:۔

بعض اوقات شروع میں اخلاص پیشِ نظر ہوتا ہے، لیکن درمیان میں مذکورہ فاسد نیتیں داخل ہو جاتی ہیں، لھذا درمیان میں بھی اس کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۳)بعدِ بیان:۔

بیان کے بعد بھی یہ خواہش ہرگز پیدا نہ ہو کہ اب میرے بیان کی تعریف کی جائے، لوگ میرے ہاتھ چومیں، اپنے علاقے میں میرا بیان کروانے کے لئے منتیں کریں، مجھ سے میرا نام و پتا معلوم کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔“

﴿7﴾جسم ولباس:۔

بیان سے قبل جسم ولباس کے بارے میں ان چیزوں کا خیال رکھئے۔

(i) اپنے پاؤں دیکھ لیجئے کہ ان پر میل تو نہیں جما ہوا؟....ناخن بڑھے ہوئے تو نہیں؟.......کیونکہ جب آپ بیان کے لئے کھڑے ہوں گے تو قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کی نگاہ آپ کے پیروں پر بھی پڑے گی، اگر ان پر میل کی تہیں جمی ہوں گی، ناخن بڑے بڑے ہوں گے تو ان پر آپ کی شخصیت کا برا اثر قائم ہوگا جس کا منفی

اثر آپ کے بیان پر بھی پڑے گا۔

نیز جب آپ بیان کے لئے کھڑے ہوں تو خیال رکھئے کہ دونوں پیروں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو، ورنہ دیکھنے والوں کے ذہن میں ''کسی اور'' کا تصور آئے گا۔

(ii) یونہی بیان کے بعد عموماً لوگ مصافحہ کے بعد دست بوسی کی سعادت بھی حاصل کر لیتے ہیں، اگر آپ کے ہاتھ میلے کچیلے اور ان کے ناخن بڑے بڑے اور میل خوردہ ہوئے تو چومنے والے کے دل میں آپ کے متعلق کراہیت بیدار ہو سکتی ہے، اور اس کے باعث بھی بیان کا اثر ''زائل یا کم'' ہو سکتا ہے۔لھذا ہاتھ بھی صاف ستھرے ہونے چاہئیں۔

(iii) اسی طرح لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے تا کہ کسی کو کراہیت محسوس نہ ہو۔

(iv) عمامہ بھی صاف ستھرا اور اچھے انداز سے باندھیں نیز داڑھی شریف اور زلفوں میں کنگھا فرمالیں، تا کہ دیکھنے والوں کے دل میں نفرت و کراہت کے بجائے سنت کی محبت ورغبت پیدا ہو۔

(v) گریبان کا اوپر کا بٹن بند کرنے میں اگر تکلیف محسوس نہ ہو تو بند کر لیں۔نیز چیک کر لیں کہ ''گریبان، بدمعاشوں کی طرح زیادہ کھلا ہوا تو نہیں۔''

(vi) پائینچے ویسے تو ہمیشہ ہی ٹخنوں سے اوپر ہونے چاہئیں، لیکن بیان کرتے وقت تو خصوصی طور پر اس کا خیال رکھیں، ورنہ نہ صرف اعتراض کا نشانہ بننا پڑے گا، بلکہ کسی کے بدظن ہو کر بیان کی برکات سے محروم ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔یونہی قمیص کا دامن دیکھ لیں کہ ''کہیں شلوار و پاجامے کے نیفے میں تو نہیں پھنسا ہوا؟''

بیان کرنے کا طریقہ:۔

بیان کرنے کے سلسلے میں درج ذیل امور کا خیال رکھا جانا بے حد ضروری ہے۔

(1) جس ڈائری میں مرتب شدہ بیان موجود ہو، دورانِ بیان اسے اپنے ہاتھ میں رکھئے تاکہ اگر کسی مقام پر بیان بھول جائے تو فوراً کھول کر دیکھا جا سکے۔ نیز اس سے مبلغ کو سہارا بھی حاصل ہوتا ہے، خالی ہاتھ کھڑے ہونے سے خود اعتمادی میں کمی آتی ہے۔ اگر اس کا تجربہ کرنا چاہیں تو کبھی بغیر ڈائری کے بیان کر کے دیکھئے۔ (بشرطیکہ آپ کھڑے ہو کر بیان فرما رہے ہوں۔)

ویسے حتی الامکان ڈائری دیکھ کر ہی بیان کیجئے، یہ حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کی تلقین بھی ہے اور اغلاط سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ بھی۔

(2) ابتداء میں لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بیان کیجئے، اس سے خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نفس، نگاہیں چرانے کا مشورہ دے گا، اس کا مشورہ ہرگز نہ مانیں۔ ہاں خود اعتمادی پیدا ہو جانے کے بعد جس طرح چاہیں بیان فرمائیں۔

(3) دورانِ بیان اپنے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے سامعین پر یکساں توجہ کیجئے۔ فطری طور پر مبلغ کی توجہ دائیں، بائیں میں سے کسی ایک جانب زیادہ ہوتی ہے۔ اب اگر مبلغ کسی ایک جانب ہی توجہ مرکوز رکھے تو دوسری جانب والوں کو بیان میں وہ لطف حاصل نہ ہوگا کہ جو مبلغ کو دیکھ کر بیان سننے میں آتا ہے، اس کی تصدیق کرنا چاہیں تو کبھی کسی ستون کے پیچھے بیٹھ کر بیان سنیں، آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ نہ صرف توجہ بیان سے ہٹنا شروع ہو جائے گی، بلکہ طبیعت میں بے چینی و بے قراری بھی محسوس ہوگی، نیز جب مبلغ ایک جانب سے غافل ہو جائے تو اس جانب والوں پر نیند

غلبہ کرنا شروع کر دیتی ہے، اس کے برعکس جس جانب اس کی توجہ ہوتی ہے، وہ لوگ پوری توجہ سے اس کی جانب دیکھتے رہتے ہیں، کیونکہ جب کوئی دیکھ رہا ہو تو اس کے سامنے سوتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

(4) جب مبلغ پہلے پہل بیان شروع کرتا ہے، خصوصاً جب کسی بڑی شخصیت کے سامنے یا کسی بڑے اجتماع میں بیان کا موقع ملے، تو عموماً انجانے خوف کے باعث گلا خشک ہو جاتا ہے، خوف کے ساتھ ساتھ، گلے کا خشک ہونا مزید ٹینشن میں مبتلاء کروا دیتا ہے، نتیجتاً بیان ٹھیک طرح نہیں ہو پاتا۔

اس کا حل یہ ہے کہ ایسے موقع پر "بیان سے کچھ دیر پہلے" اپنے ذہن کو کسی اور جانب مشغول کرنے کی کوشش کریں۔ جب عوام وخوف کی طرف سے توجہ ہٹے گی، تو ذہن کو سکون حاصل ہو گا اور اس سکون کے ساتھ بیان کرنے میں بے حد آسانی میسر آئے گی۔ ذہن کو دوسری جانب مائل کرنے کے لئے یوں کریں کہ آنکھیں بند کر لیں، اب بارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھیں، پھر اس طرح تصور جمائیں کہ ایک لیموں کو درمیان میں سے کاٹا گیا..... پھر اس کے ایک ٹکڑے کے گودے کو کسی تیلی سے نرم کیا گیا..... پھر اس پر تھوڑا سا نمک چھڑکا گیا..... پھر اسے ہاتھ میں اٹھا کر بلند کیا گیا ..... اب نیچے منہ کھول کر اس ٹکڑے کو آہستہ آہستہ دبایا جا رہا ہے..... اب اس کے کنارے پر ایک کھٹا کھٹا قطرہ نمودار ہوا اور پھر ایک دم وہ آپ کے منہ میں آ کر گر گیا ، جس سے پورا منہ کھٹا ہو گیا..........۔ امید ہے کہ پڑھتے پڑھتے ہی آپ کے منہ میں پانی بھر آیا ہو گا، پس اسی طرح بیان شروع کرتے وقت اس کا تصور جمانے سے منہ تر ہو جاتا ہے اور توجہ بٹنے کی وجہ سے بہت حد تک ٹینشن دور ہو چکا ہوتا ہے۔

نیز ایک پانی کی ذاتی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کی عادت ڈالئے، بیان سے پہلے تھوڑا سا پانی پی لیں، پھر بیان شروع فرمائیں۔

مدنی پھول: اگر بیان سے قبل یہ آیتِ پاک ''کم از کم تین'' مرتبہ پڑھ لیں تو نہ صرف زبان میں روانی محسوس فرمائیں گے، بلکہ بیان بھی بالکل نہیں بھولے گا۔ان شاء اللہ عزوجل۔ ''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ☆ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ☆ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ☆ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ یعنی اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان: طٰہٰ۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔پ۱۶﴾

(5) اب درجِ ذیل طریقے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کیجئے اور پھر تعوذ و تسمیہ پڑھئے۔

''الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين. اما بعد،

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم.

(6) اب مناسب رفتار کے ساتھ درودِ پاک کے یہ چار صیغے پڑھائیں۔

الصلوة والسلام علیک یارسول اللہ
وعلٰی الک واصحابک یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا نبی اللہ
وعلٰی الک واصحابک یا حبیب اللہ

☆ درودِ پاک کا ایک صیغہ پڑھانے کے بعد، جب تک لوگوں کی آواز مکمل طور پر ختم نہ ہو جائے، تب تک دوسرا نہ پڑھائیں۔اسی طرح جب آپ کی کسی بات پر سبحان اللہ کہا جائے تو آواز مکمل ختم ہونے سے پہلے اگلی بات شروع نہ کریں، کیونکہ یہ اپنی باطنی کیفیات پر غالب ہونے کی علامت ہے۔اس کے برعکس جس پر اس کی باطنی کیفیات غالب ہوتی ہیں، اسے ایسے موقع پر اندرونی طور پر جلد بازی کے تقاضے کے

باعث لوگوں کی آواز ختم ہونے کا انتظار کرنا بے حد دشوار محسوس ہوتا ہے۔اور یاد رکھئے کہ جسے اپنی کیفیات پر جتنا زیادہ کنٹرول حاصل ہوگا، وہ اتنا ہی موثر اور خود اعتمادی کے ساتھ بیان کرے گا۔اس کے لئے امیرِ اہلِ سنت (مدظلہ العالی) کے بیانات کو بغور سماعت فرمایئے۔

(7)اب اس طرح اعتکاف کی نیت کروایئے۔(بشرطیکہ مسجد میں بیان ہو رہا ہو۔)

''نویت سنت الاعتکاف۔میں نے نفل اعتکاف کی نیت کی۔''

(8)اب درودِ پاک کی کوئی فضیلت بیان فرمایئے۔

(9)اب اپنے بیان کے لئے تمہید باندھئے۔[1]

(10)الفاظ کی رفتار:۔

شروع سے آخر تک خوب دھیان رکھئے کہ'' الفاظ کی رفتار بالکل درمیانی رہے، نہ بہت تیز اور نہ بہت آہستہ۔''تیز تیز بیان کرنے کی صورت میں الفاظ نامکمل اور چبا کر نکلتے ہیں، جس کے باعث سننے والوں کو بات سمجھنے میں شدید کوفت ودشواری محسوس ہوتی ہے، مکمل طور پر بات سمجھنے کے لئے کچھ دیر تو وہ اپنی پوری توانائی صرف کرتے رہتے ہیں، لیکن جب مبلغ کی ''تیز رفتاری میں استقامت کا عنصر'' غالب دیکھتے ہیں تو مایوس ہو کر ذہن ہٹا لیتے ہیں، نتیجتاً یا تو دائیں بائیں دیکھنا شروع کر دیتے ہیں اور یا پھر اٹھ کر اجتماع گاہ سے ہی باہر نکل جاتے ہیں۔

یونہی بہت آہستہ رفتار بھی نہ ہو ورنہ مکمل و مسلسل توجہ مرکوز رکھنے اور ہر لفظ کے باہر آنے کا انتظار کرنے کے باعث بہت جلد ان کا ذہن تھک جائے گا، جس کے باعث تھوڑی دیر بعد ہی نیند ان پر غلبہ کر لے گی۔

1: تمہید میں آسانی کے لئے علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری عفی عنہ کی تالیف ''التمھید'' کا مطالعہ فرمایئے۔(ادارہ)

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شروع شروع میں رفتار بالکل مناسب ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے بیان آگے بڑھتا ہے، رفتار بھی بڑھتی چلی جاتی ہے حتی کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی، اب صورتِ حال یہ ہوجاتی ہے کہ اگر مبلغ چاہے بھی تو اپنی رفتار کم نہیں کرسکتا۔ لھذا دورانِ بیان خوب غور کرتے رہیں، اگر کسی بھی مقام پر محسوس ہو کہ رفتار کچھ بڑھ گئی ہے، تو فوراً دوبارہ آہستگی کی طرف مائل ہو جائیں۔

زیادہ بہتر یہ رہے گا کہ آپ بیان سے پہلے کسی اسلامی بھائی کو خود پر محاسب مقرر فرمالیں کہ "جیسے ہی آپ کی اسپیڈ تیز ہو وہ فوراً کسی اشارے کے ذریعے آپ کو بتا دے۔" کیونکہ" بسا اوقات خود مبلغ کو اندازہ نہیں ہو پاتا کہ میری رفتار تیز ہوگئی ہے۔" اس طرح بھی رفتار قابو کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ یہ محاسب اس وقت تک مقرر رکھنا چاہیے کہ "جب تک رفتار پر کامل طور پر کنٹرول حاصل نہ ہوجائے۔"

اگر رفتار پر مکمل قابو دیکھنا مقصود ہو تو حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے بیانات پر اس پہلو سے توجہ کر کے دیکھئے۔ الحمد للہ! راقم الحروف کو حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے بیانات کو بغور سننے کی برکت سے رفتار پر کسی حد تک قابو پانے میں بہت مدد حاصل ہوئی۔

(11) لہجہ:۔

ایک خوبصورت اور پرتاثیر بیان کے لئے لہجے کے صحیح استعمال پر قدرت حاصل ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ لہجے کے بروقت درست استعمال سے ایک عام بات کو بھی خاص بنایا جاسکتا ہے۔

مبلغ کو چاہیئے کہ بیان سے پہلے مواد کو پڑھتے ہوئے اس پہلو پر بھی غور کر لے۔ چنانچہ جس قسم کے جملے نظر آئیں، اسی قسم کا لہجہ بنانے کا پریکٹیکل کر کے دیکھ

لے۔ مثلاً کسی جملے میں "غصے" کا اظہار نظر آیا تو اسے بیان کرتے ہوئے "غصیلہ لہجہ" ہونا چاہیئے۔ "تعجبیہ جملہ" ہو تو "تعجب وحیرت والا"...."خوشی" کی بات ہو تو "خوشی والا"...."غم ورنج" کی بات ہو تو "غم والا"...."شکایت" کا اظہار کیا گیا ہو تو "شکایت والا" اور "بے چارگی" پر مشتمل ہو تو "بے چارگی والا لہجہ" ہونا چاہیئے۔

نیز یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ" فضائل وغیرہ پر مشتمل احادیث یا واقعات" میں جس جملے میں" فضیلت وغیرہ، اہم بات" ذکر کی گئی ہو، اسے بے حد "احتیاط" سے ادا کریں، کیونکہ اس پر پوری حدیث یا واقعہ کی" اہمیت کا دارومدار" ہوتا ہے، اسے صحیح طریقے سے ادا نہ کرنے کی بناء پر مطلوبہ نتیجہ حاصل ہونا مشکل ہے۔ ایسے جملے کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ" اولاً اس جملے میں وہ لفظ تلاش کریں کہ جو اہمیت کا حامل یا کسی فضیلت پر دلالت کر رہا ہے، مثلاً سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ" جو مجھ پر جمعہ کے روز اسی مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالٰی اس کے اسی برس کے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔"

اس حدیثِ مبارکہ کے آخری جملے میں دو الفاظ" مذکورہ بیان کردہ فضیلت کے اعتبار سے" اہم ہیں۔ (۱) اسی برس۔ (۲) بخشش۔ پس جب اس جملے پر پہنچیں تو آواز کی رفتار تیز نہ ہونے پائے، اب لفظ اسی برس اور بخشش پر زور دے کر ادا فرمائیں، زور دینے کا طریقہ یہ ہے کہ" جب ان الفاظ کو ادا کرنے لگیں، تو اپنا منہ بالکل مائیک کے ساتھ لگالیں۔"

اس بات کو تحریری طور پر سمجھانا کچھ مشکل ہے، عملی طور پر اسے بہتر انداز سے "سمجھا" یا "سمجھایا" جا سکتا ہے، ہاں اتنا ضرور کیجئے کہ اس نکتے کو پیشِ نظر رکھ کر حضرت صاحب (مدظلہ العالی) اور پرانے تجربہ کار مبلغین کا بیان سنئے، ان شاء اللہ تعالٰی بہت جلد بات مکمل طور پر سمجھ میں آجائے گی۔

لہجے کی درستگی کا امتحان لینا مقصود ہوتو اپنے گھر میں بیان کرکے اس کا کیسٹ بنا لیں اور پھر اسے سنیں کہ ''لہجہ درست ہے یا نہیں؟'' جو غلطی محسوس ہو اس سے بچیں ،ان شاء اللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں لہجہ بہت حد تک صحیح ہو چکا ہوگا۔

(12) اشارے:۔

بیان کے دوران اپنی بات کو ہاتھ کے اشارے سے سمجھانا خود اعتمادی کی علامت اور تاثیر بڑھانے میں اہم کردار کا حامل ہے۔ڈرے سہمے انداز میں کھڑے ہوکر، ہاتھ ہلائے بغیر بیان کرنے سے سننے والوں پر مبلغ کا اچھا تاثر قائم نہیں ہو پاتا ، نیز اپنی بات سمجھانے میں بہت دشواری بھی پیش آتی ہے، بلکہ بعض اوقات تو ہاتھ سے اشارہ کئے بغیر بات سمجھانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔مثلاً اعلیٰ حضرت (قدس سرہ العزیز) کا یہ شعر،

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں ،آتے یہ ہیں

اس شعر میں اگر''قصرِ دنیٰ'' کو سمجھانے کے لئے''آسمان کی طرف اشارہ'' نہ کیا جائے تو سننے والوں کی اکثریت نہیں سمجھ سکتی کہ اس سے کیا مراد لیا گیا ہے۔

لیکن یہ خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ جہاں اشارے کی ضرورت ہو وہیں کیا جائے ،اگر زبردستی اشارہ کیا، یا غلط مقام پر کرنے کی کوشش کی،تو فائدے کے بجائے الٹا نقصان ہوگا۔

راقم الحروف نے ایک مرتبہ دورانِ تربیت اس کی افادیت کے بارے میں گزارشات پیش کیں ،ایک اسلامی بھائی نے اپنے اگلے ہی بیان میں اس کا'' کچھ زیادہ ہی پرجوش طریقے'' سے پریکٹیکل کیا،نتیجتاً ان کے کثرت سے خلافِ موقع ہاتھ

ہلانے کے باعث لوگوں نے مسکراتے ہوئے بیان کو سنا۔

اگر اس کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دیکھنا چاہیں تو کبھی امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کو بیان کرتے ہوئے بغور ملاحظہ فرمایئے۔

(13) چہرے کے تاثرات:۔

جس طرح مختلف نوعیت کے جملوں کی ادائیگی کے وقت لہجے میں تبدیلی ضروری ہے، بالکل اسی طرح چہرے کے تاثرات میں بھی تبدیلی واقع ہونی چاہیئے۔مثلاً جب غصے کی بات بیان کریں تو چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو جائیں، جب خوشی یا فضیلت پر مشتمل بات ذکر کریں،تو چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو جائے، غمگین بات پر چہرہ مغموم ہونا چاہیئے....وعلیٰ ھذا القیاس۔

چہرے کے تاثرات کی تبدیلی اس لئے ضروری ہے کہ اس کے باعث بیان کی تاثیر بڑھ جاتی ہے، کیونکہ قریب بیٹھے ہوئے سامعین مبلغ کے چہرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں، اب یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ سامنے والے کے چہرے پر جس قسم کے تاثرات دیکھتا ہے،اس کے دل پر اسی قسم کی کیفیات مرتب ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب ہم کسی کو روتے دیکھیں تو غم محسوس ہوتا ہے،کوئی ہمارے سامنے ہنس پڑے تو نہ چاہتے ہوئے ، ہمارے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ چھا جاتی ہے،کوئی غصے میں ہو تو دل میں خوف محسوس ہوتا ہے۔پس اسی طرح جب ہم دورانِ بیان اپنے چہرے کے تاثرات کو جملوں کے مطابق تبدیل کریں گے تو سامنے والوں کی دل کی کیفیات بھی مختلف ہوتی چلی جائیں گی اور اس طرح ہر ہر جملہ ان کے قلوب پر اثر انداز ہوگا۔

آپ کبھی کسی ہوٹل یا بس یا ریل گاڑی یا فٹ پاتھ وغیرہ پر بیٹھ کر گفتگو کرنے والوں کو بغور ملاحظہ فرمایئے،آپ دیکھیں گے کہ وہ بلا تکلف اپنی بات سمجھانے کے لئے ہاتھوں سے اشارے بھی کر رہے ہوں گے اور گفتگو کے مطابق ان کے چہروں

کے تاثرات میں تبدیلی بھی واقع ہورہی ہوگی، خصوصاً جب کوئی اہم بات بیان کررہے ہوں، تب ان کے اشارے اور تاثرات ضرور نوٹ کیجئے۔اس سے معلوم ہوا کہ قدرت نے ہر شخص کو بغیر کسی استاد کے یہ بات پہلے ہی سے سکھادی ہے کہ اپنی بات کو سمجھانے اور اس میں مزید اثر بیدار کرنے کے لئے اشاروں اور تاثرات کا سہارا لینا بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

اس کے برعکس ''بالکل سپاٹ چہرے کے ساتھ بیان کرنا'' یا ''غلط تاثرات کا اظہار کرنا''.....بیان کی اہمیت کو بے حد کم کردیتا ہے۔

غلط تاثرات سے مراد یہ ہے کہ ''جہاں غصے کی بات ہو وہاں مسکرادینا، جہاں خوشی کا اظہار ہونا چاہیئے اس جگہ بالکل بے تاثر چہرہ بنالینا، جیسے کسی نے مار کر کھڑا کردیا ہے۔یونہی موت وغیرہ کا ذکر کرکے غمگین چہرے کے بجائے مسکرانا شروع کر دینا وغیرھا۔

اُس پُر مہارت وعبور کے چند طریقے ہیں۔

☆ بیان سے قبل اپنے گھر میں آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے آپ کو دیکھ کر یہ جملے ادا کیجئے، اور غور کرتے جایئے کہ کس مقام پر چہرے پر تاثر قائم نہیں ہوئے، اس مقام پر خصوصی توجہ کرکے غلطی کو دور فرمائیں۔

☆ کسی اسلامی بھائی کو محاسب مقرر کرکے اس کے سامنے ادا کرکے دیکھیں۔لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ کوئی بے تکلف دوست نہ ہو، ورنہ ہنسی روکنا مشکل ہو گا۔

☆ مبلغین کو بیان کرتا دیکھیں۔

مدینہ :۔حتی الامکان تاثرات کے سلسلے میں تکلف سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ تکلفاً تاثرات غالب کرنے کی بناء پر''مبلغ کے حق میں ریاکاری میں مبتلاء ہونے کی

بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔''

(14) آیتِ پاک پڑھنا:۔

اگر کوئی آیتِ پاک بیان کرنا مقصود ہو تو پہلے اسے دو تین مرتبہ بلند آواز سے پڑھ لیں، تاکہ دورانِ بیان زبان اٹک نہ جائے۔ نیز آیتِ کریمہ اسی وقت پڑھیں کہ جب آپ کے مخارج بالکل درست ہوں، ورنہ گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ سننے والوں کی طرف سے قابلِ گرفت ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ چنانچہ اگر مخارج درست نہ ہوں، تو ''بغیر ذلت و بے عزتی محسوس کئے'' صرف ترجمے پر ہی اکتفاء کیجئے۔

(15) آپ، ہم، وغیرہ کا استعمال:۔

بیان میں بسا اوقات صرف سننے والوں کو خطاب کرنا ہوتا ہے مثلاً سننے والوں کو اجتماع کی دعوت دیتے ہوئے مبلغ کا یوں کہنا کہ ''آپ دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایا کیجئے۔''

بعض اوقات کسی مسئلے کے سلسلے میں ان کے ساتھ ساتھ خود کو بھی شامل کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی گناہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے یوں کہنا کہ ''اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اس گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

اور کبھی نوعیت اس قسم کی ہوتی ہے کہ نہ تو وہاں سامنے والوں کو مخاطب کرنا مناسب ہوتا ہے اور نہ خود کو، بلکہ مطلقاً تمام مسلمانوں کو سامنے رکھ کر بات کی جاتی ہے۔ مثلاً یوں کہنا کہ ''آج کل کم علمی کے باعث بات بات پر کلماتِ کفر بک دیئے جاتے ہیں، ہر مسلمان کو اس معاملے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔''

اگر مبلغ مذکورہ استعمال سے ناواقف ہے اور ان کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کا بھی بیان پر برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً یوں کہا کہ ''ہم تو ہر وقت کلمۂ کفر بکتے رہتے

ہیں۔'' یا ''آپ ہر وقت کلمہ کفر بکتے رہتے ہیں۔'' یا ''آپ بہت زیادہ گناہ گار ہیں، لھذا آپ کو چاہیئے کہ ان گناہوں کو چھوڑ دیں۔'' یا ''اللہ تعالیٰ آپ کو نیکیوں کے معاملے میں سستی سے بچائے۔'' سمجھ دار اسلامی بھائی بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس غلط استعمال کی بناء پر سامعین کے ذہن میں مبلغ کے متعلق کس قسم کے خیالات پیدا ہوں گے، ہوسکتا ہے کہ کوئی یوں کہتا ہوا بھی نظر آئے کہ ''لو بھئی! ہمیں تو گناہ گار بنادیا، خود تو بڑا اللہ کا ولی ہے........''

(16) درودِ پاک کا صحیح تلفظ:۔

بعض اوقات تیزی سے ادائیگی کی بناء پر درودِ پاک کے الفاظ چپ کر ادا ہوتے ہیں، جس کے باعث صرف اتنا ہی سننے میں آتا ہے، ''صلووسلم''۔ اس طرح ادائیگی میں درودِ پاک کی برکات سے محرومی تو ہوتی ہی ہے، ساتھ ساتھ لوگوں کو شدید بدظن ہوتے بھی دیکھا گیا ہے۔ لھذا جب بھی درودِ پاک پر پہنچنے لگیں فوراً ذہن بنالیں کہ ''اب رفتار آہستہ کرکے درست طریقے سے درودِ پاک ادا کرنا ہے۔'' اس طرح پہلے ہی ذہنی طور پر تیار رہنے کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحیح ادائیگی پر قدرت حاصل ہوجائے گی۔ اس کے لئے بھی خود پر ایک محاسب مقرر کرنا مفید رہے گا۔

(17) ایک لفظ کی تکرار:۔

بعض اسلامی بھائی ایک لفظ کو غیر ارادی طور پر بار بار دہرانے کے عادی ہوتے ہیں، مثلاً ''مطلب یہ ہے کہ''.... ''پھر کیا ہوا''.... ''ہیں''.... ''معلوم یہ ہوا''.... ''معنیٰ یہ ہے کہ'' وغیرہ وغیرہ۔ انھیں چاہیئے کہ اس عادت سے جان چھڑائیں تاکہ بیان کی سلاست وروانی میں فرق نہ پڑے، نیز اس

کے باعث جملے بے ربط نہ ہو جائیں اور لوگ بار بار ایک ہی لفظ کو سن کر بیزاریت وبوریت ومزاح محسوس نہ کریں۔اگر کسی مبلغ کو خود یہ احساس نہ ہو کہ میں کوئی لفظ بار بار دہراتا ہوں تو اسے چاہیئے کہ کسی کو اس پر محاسب مقرر کرلے تاکہ اپنی اس عادت پر مطلع ہو سکے۔

(18) اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا:۔

بعض اوقات بیان میں زور پیدا کرنے کے لئے ''نفس وشیطان کے ورغلانے''میں آ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی جانب جھوٹی باتیں منسوب کر دی جاتی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے بے خوفی کی عظیم علامت ہے۔

کاش! ایسے مبلغین ومقررین وخطباء حضرات درجِ ذیل آیتِ کریمہ اور حدیثِ پاک کو ہمیشہ ذہن نشین رکھتے.....

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے،''**فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ**۔ یعنی، تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

﴿ترجمۂ کنز الایمان: الانعام ۱۴۴، پ ۸﴾

اور ☆ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' ﴿ابن ماجہ، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ ﷺ﴾

ایسے غیر محتاط حضرات کو دو وجوہات کی بناء پر اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس کرنا چاہیئے تھا۔

(۱) جھوٹ گھڑنے کے باعث۔اور

(۲) لوگوں کا اس جھوٹ کو آگے روایت کر کے ان کے لئے گناہِ جاریہ کا سبب بننے کی وجہ سے۔

جیسا کہ حضرت جریر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا، پھر اس پر عمل کیا گیا، تو ایسے شخص کو اپنا اور تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا، جب کہ ان لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا، پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں سے کچھ کم کیا جائے۔ ﴿ترمذی، باب ما جاء فی من دعا الی ھدی فتبع﴾

بیان سننے والے مبلغین کو چاہیئے کہ جب کوئی ''ماحول'' کا مبلغ، اجتماع وغیرہ میں اس قسم کی غلطی کرتا ہوا محسوس ہو تو ان سے اس بات کا حوالہ ضرور طلب فرمائیں تا کہ ''احتساب کے خوف کی وجہ سے'' ان کی طبیعت میں احتیاط پسندی کا مادہ بڑھے اور اس اعتبار سے ''ماحول پر تنقید'' اور ''بربادیٔ آخرت'' کے دروازے بند ہو جائیں۔ راقم الحروف نے چند مرتبہ اس قسم کے غیر محتاط حضرات کی خدمت میں استفسار کیا تو کوئی معقول جواب نہ ملا، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے کہ ''صرف وقتی طور پر مخلوق کی جانب سے ملنے والی خوشی کی خاطر اس گناہِ عظیم کے ارتکاب پر جرأت مند نہ ہوں۔''

(19) فقہی اور اختلافی مسائل بیان کرنا:۔

حتی الامکان فقہی اور اختلافی مسائل کے بیان سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مبلغ نہ تو ان کے تمام پہلوؤں کی معرفت رکھتا ہے اور نہ ہی مکمل شرح و بسط کے ساتھ ان کی ادائیگی پر قدرت۔ چنانچہ جب ناقص معلومات کے ساتھ اس قسم کے مسائل کو بیان کرنے کی غلطی کی جاتی ہے تو

بجائے فائدے کے عموماً نقصان کا منہ ہی دیکھنا پڑتا ہے۔ہاں اگر کوئی مبلغ شرعی مسائل میں فقہائے کرام کے اختلاف پر اطلاع رکھتا ہے، اسے راجح و مرجوح اقوال کی معرفت حاصل ہے اور ایک مسئلے کے تمام پہلوؤں پر گفتگو پر قادر ہے، نیز اختلافی مسائل میں اپنا عقیدہ مکمل طور پر جانتا ہے اور لوگوں کی ذہنی سطح کو پیشِ نظر رکھ کر اس قسم کے مسائل کو بغیر کسی کی طرف اشارہ کئے مثبت انداز سے بیان کرنے پر قادر بھی ہے، تو اسے بیان کرنے میں حرج نہیں، لیکن انھیں بھی چاہیئے اس قسم کے مسائل کو باقاعدہ موضوع بنا کر بیان نہ کریں بلکہ کسی دوسرے موضوع کے تحت ضمناً ذکر کریں۔ کیونکہ خصوصاً اختلافی مسائل کا بیان بعض سامعین کو بالکل سمجھ میں نہیں آتا اور وہ اس پر زبانِ اعتراض دراز کرتے نظر آتے ہیں۔

(20) مخالفین کے تراجم اور ان کا حوالہ:۔

جب کوئی مبلغ دورانِ بیان کسی بزرگ کی لکھی ہوئی ''عربی کتاب'' کا نام لے کر حوالہ دیتا ہے، تو فطرتاً دیگر مبلغین اور مطالعہ کا شوق رکھنے والی عوام الناس اس کتاب کا ترجمہ حاصل کرنے کی جستجو کرتی ہے، چنانچہ مختلف کتب خانوں پر جا کر اس کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ سننے والوں کی اس کیفیت کے پیشِ نظر مبلغین کو چاہیئے کہ ''کسی بھی ایسی کتاب کا حوالہ دینے سے گریز کریں کہ جس کا ترجمہ علمائے اہلِ سنت نے نہ کیا ہو''...کیونکہ ''جب ترغیب پا کر لوگ مخالفین کے ترجمے پڑھیں گے، تو لامحالہ ان کی محبت دل میں پیدا ہوگی، نیز ان کے مزید تراجم کی طرف دل مائل ہوگا اور یوں ہم مالی لحاظ سے ان کی مدد کرنے میں موثر کردار ادا کرنے کا باعث بن جائیں گے۔''

اسکی ایک نحوست یہ بھی ظاہر ہوگی کہ ''پڑھنے والے کے دل میں غیر محسوس طریقے سے ان کے باطل عقائد سے نفرت میں کمی واقع ہو جائے گی۔'' کیونکہ ترجمہ

کرتے ہوئے ہر مسلک والا اپنے مسلک کی تائید میں ملنے والی باتوں کو نمایاں طور پر بیان کرتا ہے جن کو پڑھ کر علم کی کمی کا شکار مسلمان اپنے مسلک کے بارے میں تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے، نیز تراجم کے معاملے میں بدمذہبوں کی ''خیانتیں'' مشہور ومعروف ہیں، یہ ناپاک لوگ دیگر مسالک کی تائید والی باتوں کا ترجمہ ہی گول کر جاتے ہیں، نیز بہت سی ایسی باتیں جو اصل کتب میں موجود نہیں، انھیں اپنے پاس سے درج کر دیتے ہیں، پڑھنے والے کو کیا معلوم کہ یہ الفاظ یا عبارت اصل کتاب میں موجود تھی یا نہیں؟ آپ کو حیرت ہوگی کہ انھوں نے احادیث کی درسی کتابوں میں بھی اس قسم کی تبدیلیاں کر دیں ہیں[1] اور پھر عقائدِ باطلہ سے نفرت وکراہت میں یہ کمی انسان کو کفر تک بھی پہنچا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ عمل، دیگر مبلغین کے لئے ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے کہ جب ایک مرکزی مبلغ مخالفین کی کتابیں پڑھ کر بیان کرسکتا ہے، تو یہ کیوں نہیں؟ نیز جب وہ بلاخوف وخطر ان کا حوالہ دے سکتا ہے تو ان کے لئے ممانعت کیوں؟ ہاں اگر کوئی مبلغ عربی کتب کا خود ترجمہ کرنے پر قادر ہو اور وہ عربی کتاب اس کے پاس موجود بھی ہو تو اب اس کا حوالہ دینے میں حرج نہیں، لیکن اس صورت میں بھی اس بات کی وضاحت کر دینا بہتر ہے کہ ''میں نے یہ بات فلاں عربی کتاب سے مطالعہ کر کے بیان کی ہے، تاکہ سننے والے اس کا ترجمہ تلاش کرنے کی طرف مائل نہ ہوں۔''

مدینہ:۔ اگر کسی عربی کتاب کا ترجمہ ''اپنے علماء'' نے کیا ہو تو اس کا حوالہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(21) اندازِ بیان میں نقل کی کوشش:۔

حتی الامکان اپنا اندازِ بیان سب سے ''منفرد'' رکھنے کی کوشش

1: اگر موضوع سے ہٹنے کا خطرہ نہ ہوتا تو راقم الحروف، ان کی بعض خیانتوں پر ضرور مطلع کرتا۔

کریں، کسی دوسرے کا اندازِ بیان نقل کرنے میں کئی قسم کے نقصانات کا شکار ہونے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً

(۱) اس سے دل میں ''ریاکاری'' پیدا ہوتی ہے، خصوصاً جب کہ سننے والے انداز پہچان کر ''بہترین نقل پر مبارکباد دیتے ہوئے'' تعریفی جملے کہتے ہیں۔

(۲) اس سے مبلغ کی توجہ ''بیان کے معیار کو بہتر'' کرنے سے ''اندازِ بیان میں مشابہت پیدا کرنے کی طرف'' زیادہ مائل ہوگی، نتیجتاً ''معیارِ بیان'' کی ترقی کی رفتار میں کمی واقع ہونے کا قوی امکان ہے۔

(۳) سننے والوں کی توجہ اس کے بیان کے مواد سے زیادہ اس جانب مبذول رہے گی کہ ''یہ مبلغ نقل میں کس حد تک کامیاب رہا۔'' نتیجتاً بیان کی برکات سے مکمل طور پر فیضیاب ہونا ممکن نہ رہے گا۔

(۴) ہوسکتا ہے کہ نقل میں مکمل کامیابی حاصل نہ ہو، اس سے نہ صرف خود اپنی ذات میں ناکام رہ جانے کے بارے میں ''ایک افسوس وصدمے کی کیفیت'' پیدا ہوتی ہے، جس کے باعث مبلغ کی صلاحیتیں متاثر ہونے کا قوی امکان ہے۔ بلکہ سننے والوں کو بھی مکمل لطف حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے کان مکمل طور پر مشابہت سننا چاہتے تھے، جب یہ مقصود پورا نہ ہوا تو ان کے دل بھی ''کامل اثر'' قبول کرنے سے انکار کردیتے ہیں۔

ہاں اگر ان باتوں کا خوف نہ ہو تو پھر کوئی حرج بھی نہیں ہے، جیسے بعض اسلامی بھائی حضرت صاحب مدظلہ العالی کے اندازِ بیان کو بعینہٖ نقل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں اور ان کی ذات یا بیان وغیرہ میں کسی قسم کی کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔

(22) اشعار کا استعمال:۔

بوقتِ ضرورت وموقع، اشعار کا استعمال بھی بیان میں نکھار پیدا

کرنے میں بے حد موثر کردار ادا کرتا ہے۔ اشعار کی ادائیگی میں خیال رکھیں کہ اگر شعر کے مصرعے طویل ہیں، تو درمیان میں تھوڑا سا وقف کر کے پڑھیں، مثلاً

چاہیں تو اشارے سے اپنے ،کایا ہی پلٹ دیں عالم کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالم کیا ہو گا

دونوں مصرعوں میں قومے کے مقام پر ہلکا سا وقف کرنا چاہیئے ۔اور اگر چھوٹے مصرعے ہوں تو دونوں مصروں میں درمیان میں کسی مقام پر وقف نہ کریں، اور پہلے مصرعے کے اختتام پر آواز اٹھا کر رکھیں، دوسرے مصرعے کے آخر میں آواز گرائیں۔ مثلاً

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ 'لا' ہے نہ حاجت 'اگر' کی ہے

اشعار کی ادائیگی یا تو کسی کو سنا کر درست کی جاسکتی ہے اور یا پھر مبلغین اور خصوصاً حضرت صاحب مدظلہ العالی کے بیانات کو غور سے سن کر۔

یاد رہے کہ ''خلافِ موقع اور کثرت سے اشعار پڑھنا، بیان کی اہمیت کو کم کروا دیتا ہے۔''

(23) طنز ومزاح:۔

دورانِ بیان کبھی کبھار حسبِ ضرورت مزاح شامل کر لینا بھی سننے والوں کی طبیعت میں نشاط پیدا کر دیتا ہے، نیز اس کے باعث بیان کی طرف، ان کی توجہ میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا مقولہ ہے کہ ''دل کو آزاد بھی چھوڑ دیا کرو، خوش کن نکتے بھی سوچا کرو، کیونکہ جسم کی طرح دل بھی تھک جاتا ہے۔'' ﴿جامع بیان العلم وفضلہ﴾

☆ابو خالد والبی (رحمہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ "ہم صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے، وہ اشعار اور زمانۂ جاہلیت کے قصے بھی سنایا کرتے تھے۔" (ایضاً)

لیکن اس میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ "اگر بیان مکمل طور پر سنجیدگی کا تقاضا کررہا ہو مثلاً موت کے موضوع پر بیان ہے، تو اس صورت میں کسی مقام پر بھی مزاح نہ کیجئے، ورنہ پورے بیان کا اثر ختم ہو جائے گا اور "آدھے، پونے گھنٹے کی" تمام محنت پل بھر میں ضائع ہو جائے گی۔

یونہی "بغرضِ اصلاح" طنز کا استعمال بھی قلوب پر چوٹ کرنے میں موثر ثابت ہوتا ہے، لیکن اس کے استعمال پر قدرت حاصل کئے بغیر عمل کی کوشش، بعض اوقات "لوگوں کے بدظن" ہو جانے کا سبب بھی بن جاتی ہے، لھذا جب تک محتاط انداز میں چوٹ کرنے پر ملکہ حاصل نہ ہو، اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

ان دونوں چیزوں میں مہارت حاصل کرنے کے لئے بھی تجربہ کار مبلغین کا بیان بغور سماعت فرمائیے۔

(24) افضل ومفضول کے لئے الفاظ کا استعمال:۔

افضل ومفضول کے ذکر کے وقت الفاظ کے صحیح استعمال پر خصوصی توجہ کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ مثلاً جب مفضول، اپنے سے اعلیٰ سے کلام کررہا ہو تو اس کے لئے "عرض" اور جب افضل، مفضول سے کلام کرے تو "فرمایا" کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ مثلاً

آپ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہونے والی کوئی گفتگو بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اب یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ افضل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مفضول ہیں، چنانچہ اسے یوں بیان کرنا چاہیئے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے

محبوب ﷺ سے ارشاد فرمایا۔'' اور'' پیارے آقا ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔''

یقیناً ایسے الفاظ کا استعمال اسی وقت درست ہو سکتا ہے کہ جب مبلغ اپنے ذکر کردہ نفوسِ قدسیہ کے مراتب سے خود واقف ہوگا۔ اور اس واقفیت کے لئے کثرتِ مطالعہ درکار ہے۔ اگر کہیں مراتب کی پہچان میں دقت محسوس ہو تو اس بارے میں پرانے مبلغین سے رجوع کرنا چاہئے۔ اور اگر بیان کا موقع آ گیا اور کوئی بتانے والا نہیں ملتا تو پھر ایسے الفاظ استعمال فرمائیں کہ جو افضل و مفضول دونوں کے لئے یکساں استعمال کرنا مناسب ہو۔

اس استعمالِ الفاظ میں احتیاط کے کئی فائدے ہیں۔

☆ سامعین کی طرف سے گرفت سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ سامعین اگر افضل و مفضول کے مراتب سے ناواقف ہوں تو صراحۃً وضاحت کئے بغیر اس طریقے سے ان کے مراتب میں فرق کو جان لیا جاتا ہے۔

☆ جب مفضول کی طرف سے عاجزی کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، تو سننے والوں کے دل میں ان کی عظمت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ بھی بڑوں سے ادب کے ساتھ مخاطب ہونے کی ترغیب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

(25) اسلافِ کرام (رضی اللہ عنہ) کے ناموں کے ساتھ دعا کا استعمال:۔

(i) انبیاء (علیہم السلام)		
ایک نبی کا ذکر ہو تو	"عَلَیْهِ السَّلَام۔"	اس پر سلامتی نازل ہو
دو ہوں تو	"عَلَیْهِمَا السَّلَام"	ان دونوں پر سلامتی نازل ہو
اور دو سے زیادہ ہوں تو	"عَلَیْهِمُ السَّلَام۔"	ان سب پر سلامتی نازل ہو

☆ پیارے آقا ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ کم از کم، "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔" اور اگر کسی نے آپ ﷺ کو مخاطب کیا ہو مثلاً "یا رسول اللہ!" تو، "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ۔"

(ii) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم		
ایک مرد صحابی کا ذکر ہو تو	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِ"	"اللہ اس سے راضی ہوا"
دو ہوں تو	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا"	"اللہ ان دونوں سے راضی ہوا"
اور دو سے زیادہ ہوں تو	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ۔"	"اللہ ان سب سے راضی ہوا"
اور خاتون صحابیہ ہوں تو ایک کے لئے	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہَا۔"	"اللہ اس سے راضی ہوا"
دو کے لئے	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا"	"اللہ ان دو سے راضی ہوا"
اور دو سے زیادہ کے لئے	"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ" یا "رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِنَّ۔"	"اللہ ان سب سے راضی ہوا"
(iii) اولیاء اللہ رحمہم اللہ اجمعین		

ولی اللہ کا ذکر ہوتو ایک ہونے کی صورت میں	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ "یا" رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی" یا" قُدِّسَ سِرُّهٗ"۔	اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے۔
دو ہوں تو	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا "یا "رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی" یا "قُدِّسَ سِرُّهُمَا"	اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے۔
اور دو سے زیادہ ہوں تو	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ "یا" رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی" یا" قُدِّسَ سِرُّهُمْ"۔	اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔
ولیہ اللہ ہو تو، ایک کے لئے	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا "یا" رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی" یا" قُدِّسَ سِرُّهَا"	اللہ تعالیٰ اس رحمت نازل فرمائے۔
دو ہوں تو	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا " یا" رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی" یا" قُدِّسَ سِرُّهُمَا"	اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے۔
اور دو سے زیادہ ہوں تو	"رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ" یا "رَحِمَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی" یا" قُدِّسَ سِرُّهُنَّ"۔	اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔

ملتبہ:۔

(ا) یہ خیال رہے کہ "رضی اللہ عنہ" کا استعمال صحابی وغیرِ صحابی دونوں کے

لئے جائز ہے، اسی طرح ''رحمہ اللہ تعالیٰ'' کا استعمال بھی۔[1]

(۲) رضی اللہ عنہ کو ''ض'' سے پڑھیں، ''ظ'' سے پڑھنا غلط ہے۔

(26) مثالوں کا استعمال:۔

اگر اپنی بات کو سمجھانے کے لئے ''دنیاوی مثالوں'' کا سہارا لیا جائے تو نہ صرف بات بہت اچھی طرح سمجھائی جاسکتی ہے، بلکہ اس کے باعث بیان کی تاثیر میں بے حد اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ لھذا بیان کرنے سے پہلے اس پہلو پر بھی غور کرلیں کہ ''بیان میں موجود کس بات کو مثال کے ذریعے سمجھانا بہتر رہے گا اور اس کے لئے کیا مثال بیان کی جائے؟''[2]

(27) مال داروں، کھیل کود، حرام کاروبار، ٹی وی، وی سی آر، پینٹ شرٹ وغیرہ کی مذمت میں احتیاط:۔

مال اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے باعث ہزار ہا دین کے کام پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں، نیز بے شمار عبادات کی ادائیگی صرف مال کی موجودگی پر موقوف ہے۔ فی نفسہ مال کوئی بری شے نہیں، ہاں ہمارا اسے غلط طریقے سے حاصل یا استعمال کرنا، اس میں عیب پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ یونہی مال کا جمع کرنا بھی بعض صورتوں میں ممنوع وقابلِ گرفت ہے اور بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مال کی مذمت بیان کرتے ہوئے ان تمام امور کو پیشِ نظر رکھنا بے حد ضروری ہے، ورنہ مطلقاً مال کی مذمت بیان کرنے کی بناء پر نہ صرف مال دار حضرات کے ناراض ہونے کا خطرہ ہے، بلکہ خود ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کا محفوظ رہنا بھی مشکل

---

1 ۔اس کے تفصیلی دلائل کے لئے رہنمائے کامل (۳) کا مطالعہ ضرور فرمایئے۔(ادارہ) 2:۔مثالیں کس طرح تیار کی جائیں؟ کس بات کو کس مثال سے بیان کرنا چاہیے؟ مثال سے بیان میں تاثیر کیوں بڑھ جاتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ سوالات کے جوابات کے لئے علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری صاحب کی تالیفِ لطیف ''الامثلہ'' کا مطالعہ فرمایئے۔''(ادارہ)

ہے، بلکہ ہمارے کئی اسلافِ کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے بارے میں بھی بدگمانی پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

کھیل کود کے بارے میں بھی احتیاط کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے، اس کے لئے پہلے ہمیں خود معلوم ہونا چاہیئے کہ ''کون سا کھیل ناجائز ہے اور کیوں؟'' ہوسکتا ہے کہ ایک کھیل شرعی اعتبار سے مباح ہو، لیکن کم علمی کے باعث اسے حرام قرار دے دیا جائے، ایسی صورت میں کھیلنے والے کا انجام کیا ہوگا، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن مبلغ کے بارے میں بغیر شک کے کہا جاسکتا ہے کہ ''حضرت! اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی شے کو حرام قرار دینے کے گناہ میں مبتلاء ہو چکے ہیں، جس پر توبہ کرنا واجب ہے۔''

اور بالفرض اگر حرام وناجائز کھیلوں اور ان کے حرام وناجائز ہونے کے سبب کی معرفت حاصل بھی ہو تو بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی کھل کر مذمت نہ کریں، کیونکہ سننے والوں میں کثیر ایسے بھی ہوں گے کہ جو بعض کھیلوں سے والہانہ محبت رکھتے ہیں، اور یقیناً اپنے محبوب کی مذمت سننا کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ لھذا اس طرح ''اصلاح کے امکانات کم'' اور ''بگاڑ کے زیادہ'' ہے۔ لھذا بہتر یہ ہے کہ اگر مذمت کرنا ہی ہو تو مطلقاً کھیلوں کی قباحت بیان کریں، کسی ایک مخصوص کھیل کا نام نہ لیں، نیز قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وجہ بھی بیان ہونی چاہیئے، تاکہ سننے والوں کو اطمئنانِ قلبی حاصل ہوجائے۔

یونہی بیان سننے والوں میں بعض اوقات ''حرام کاروبار میں مشغول حضرات'' بھی بیٹھے ہوتے ہیں، یہاں بھی اگر حرام مال کی مذمت بیان کرنی ہو تو کسی کاروبار کا نام لئے بغیر مذمت کریں، ورنہ ایسے لوگوں کی اصلاح ہونا مشکل ہے، ناراضگی کے امکانات زیادہ ہیں۔

ٹی وی، وی سی آر وغیرہ کے خلاف بولنے میں بھی بے حد احتیاط درکار ہے، فی زمانہ یہ نحوستیں ہر ہر گھر میں داخل ہو چکی ہیں، لھذا ایک سننے والے کا ذہن بن بھی جائے تو دیگر کا ''بننا، بنانا'' بے حد مشکل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس پر صرف پرانے مبلغین ہی کلام کریں اور وہ بھی بہت احتیاط کے ساتھ اور مختصر۔

اسی طرح پینٹ شرٹ وغیرہ بھی آج کل عام ہو چکی ہیں، بعض اوقات شوقیہ اور بسا اوقات مجبوراً بھی پہننی پڑ جاتی ہے، جیسے اسکول یونیفارم یا نوکری وغیرہ کے دوران۔ چنانچہ اس پر بیان کرنا بھی مفید کم اور غیر مفید زیادہ ثابت ہوگا۔ یہاں بھی یہ مسئلہ بے حد قابلِ غور ہے کہ بعض مبلغین پینٹ شرٹ وغیرہ کی مذمت کرتے ہوئے بسا اوقات یہ حدیثِ پاک بیان کر دیتے ہیں کہ ''جو جس قوم سے مشابہت اختیار کرے، وہ انھیں میں سے ہے۔'' ایسے تمام مبلغین کی خدمت میں مؤدبانہ مدنی گزارش ہے کہ پہلے اس حدیث پاک کا صحیح مفہوم جانیں، پھر اسے کسی مناسب مقام پر بطورِ دلیل پیش کریں، ورنہ غلط مقام پر اس کا بیان، شرعی اعتبار سے خود ان کے لئے قابلِ گرفت ثابت ہوگا۔[1]

مدینہ:۔ ان تمام مذکورہ اشیاء کی مذمت کا معاملہ حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے حوالے کرنا ہی مناسب ہے، آپ کے ان میں سے کسی چیز کی مذمت فرمانے کی صورت میں اصلاح کے امکانات واضح و روشن ہیں، کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ''اس قسم کی بات کہنے کے بعد بات کو کس طرح سنبھالنا چاہیئے''، جب کہ دیگر مبلغین بات کہنا تو جانتے ہیں، لیکن سنبھالنا ان کے بس سے باہر ہو جاتا ہے، لھذا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ '' حضرت صاحب کی ذاتِ کریمہ پر خود کو قیاس کرتے ہوئے ان امور پر جرأت مندی کے ساتھ سخت بیان کرنا، بیوقوفی کی واضح علامت ہے۔'' اگر کوئی مبلغ

1:۔ اس حدیثِ پاک کا صحیح مفہوم جاننے کے لئے ''رہنمائے کامل (حصہ ۳) کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اس قسم کے مرض میں مبتلاء اسلامی بھائیوں کی اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ''انھیں حضرت صاحب (مدظلہ العالی) کے بیانات کی کیسٹیں سننے کے لئے دے۔''

(28) اللہ تعالیٰ کے لئے واحد کا صیغہ:۔

وحدانیت کا لحاظ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے واحد کے صیغے کا استعمال بزرگانِ دین میں جاری وساری رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے لئے جمع کا لفظ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیئے، اسی میں ادب ہے۔ چنانچہ یوں نہ کہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں''، بلکہ اس طرح کہنا مناسب کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے۔''

(29) دورانِ بیان غلطی واقع ہونا:۔

اگر کبھی دورانِ بیان کوئی ایسی غلطی ہو جائے کہ ''جس پر شرعی اعتبار سے گرفت ہوتی ہو'' تو فوراً اس کی وضاحت فرما دیں، اس میں ہرگز ہرگز شرم محسوس نہ کریں، کیونکہ اگر اس غلطی کو آگے روایت کیا گیا، تو جتنے لوگ اس میں مبتلاء ہوتے رہیں گے، ان سب کا وبال بیان کرنے والے کی گردن پر ہوگا، چنانچہ اس معاملے میں دنیا کی چند روزہ زندگی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو پیشِ نظر رکھیں۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سامعین میں سے کوئی شخص اس پر مطلع ہو جائے تو نتیجتاً اس کے ''اس مبلغ اور دعوتِ اسلامی کے ماحول'' سے بدظن ہونے کا قوی امکان ہے۔ اور بالفرض اگر دورانِ بیان اپنی غلطی پر اطلاع نہ ملی، بعد میں مطلع ہوئے، تو توبہ کے ساتھ ساتھ دیکھیں کہ ''اگر وہ غلطی اس قسم کی ہے کہ جس کی تلافی ضروری ہے مثلاً کوئی بات کفر نہ تھی، اسے کفر کہہ دیا، یا کوئی کفریہ معاملہ تھا، اسے درست قرار دے دیا، تو اگلے اجتماع میں مناسب موقع تلاش کرکے اس کی وضاحت فرما دیں۔''

(30) دورانِ بیان اٹک جانا:۔

اگر دورانِ بیان کسی بات پر اٹک جائیں، تو گھبرائے بغیر سننے والوں کو درودِ پاک پڑھنے کا کہیں، اتنے وقفے میں اپنے آپ کو سنبھال لیں۔

(31) فی زمانہ نا قابلِ عمل بات کو بیان کرنا:۔

کوئی بھی ایسی بات بیان کرنے سے گریز کریں کہ جس پر فی زمانہ عمل کرنا مشکل یا تنظیمی اعتبار سے نقصان کا باعث ہو۔ مثلاً اس قسم کا واقعہ کہ ''ایک بزرگ نے شہرت سے بچنے کے لئے مسجد میں جا کر لوگوں کے جوتے چادر میں چھپا لئے، کسی کی ان پر نگاہ پڑ گئی، لوگوں نے آپ کو چور سمجھ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا، اس طرح آپ نے خود کو شہرت سے محفوظ فرما لیا۔''

اب خود غور فرما لیں کہ ''اس روایت کے بیان کرنے سے کون سا تنظیمی فائدہ حاصل ہوگا؟''

(32) عوام کو اسلاف سے بدگمانی سے بچانا:۔

کوئی بھی ایسی بات بیان نہیں ہونی چاہیئے کہ ''جس کے باعث عوام الناس کی نگاہوں میں اسلافِ کرام کے متعلق بدگمانیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔'' مثلاً ''صحابۂ کرام (رضی اللہ عنھم) کے آپس کے معاملات۔'' خصوصاً تاریخ الخلفاء اور تاریخ کے موضوع پر لکھی گئی دیگر کتابوں کی روایات بیان کرتے ہوئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

(33) محاسبہ و عمل کی ترغیب:۔

اگر یہ خواہش ہو کہ ''یہ بیان محض وقت گزاری کا ذریعہ نہ بنے بلکہ سننے والے میرے بیان پر عمل پیرا ہو کر ثوابِ جاریہ کا سبب بن جائیں''، تو دورانِ بیان ہر قابلِ محاسبہ بات پر محاسبے کی سوچ دیتے رہیئے اور اختتامِ بیان کے وقت عمل کی

تلقین کریں، نیز ساتھ ساتھ یہ بھی ضرور بتائیں کہ ''اس بات پر کس طرح عمل پیرا ہونا ممکن ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟ اور اس پر استقامت کس طرح حاصل کی جائے؟'' ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا فائدہ بہت جلد دیکھا یا محسوس کیا جاسکتا ہے۔

لیکن یہاں اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ محاسبہ، بیان میں ذکر کردہ مواد سے مطابقت رکھنے والا ہونا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ بیان کسی اور موضوع پر تھا اور محاسبہ کی دعوت کسی اور موضوع کے تحت دی جارہی ہے، اگر ایسا ہوا تو یقیناً اس سے نفع کا حصول مشکل ہے۔ مثلاً تکبر کے بیان کے آخر میں ان الفاظ سے محاسبہ کروایا،

''پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے تکبر کی آفتیں ملاحظہ فرمائیں، ان کی روشنی میں ہمیں بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم بھی آخرت کی فکر رکھتے ہیں یا نہیں؟ ہمیں چاہیئے کہ ہمہ وقت آخرت کی فکر رکھا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکے، آخرت کی فکر رکھنے کی برکت سے نیک اعمال پر استقامت ملے گی اور گناہوں سے جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فکرِ آخرت کی توفیق عطا فرمائے۔ امین''

امید ہے کہ مثال سے مقصود سمجھ میں آ گیا ہوگا۔

(34) اختتام:۔

ہر مبلغ کو چاہیئے کہ اپنے بیان کا اختتام ''**دعوتِ اسلامی**'' کے ماحول کی فضیلت پر کرے تاکہ سننے والوں کے دل ماحول کی طرف مائل ہوں اور ان کے ذہنوں میں ''نیکیوں پر استقامت اور گناہوں سے دوری کے سلسلے'' میں ماحول کے لازم وضروری ہونے کا تصور جڑ پکڑ لے۔ یقیناً اس کے لئے کافی غور وتفکر کی ضرورت ہے کیوں کہ محاسبے کی طرح، اختتام کا بھی موضوع سے مربوط ہونا بہت ضروری ہے، ورنہ کم از کم اس بیان کے ذریعے مذکورہ مقصد کا حصول مشکل ہے۔

مثلاً غیبت کا بیان کرنے کے بعد اس طرح اختتام کرنا چاہیئے کہ "پیارے اسلامی بھائیو! اگر اس گناہِ عظیم سے محفوظ رہنا چاہیں تو دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستگی بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارے ماحول میں زبان کی حفاظت پر خصوصی توجہ کی جاتی ہے، چونکہ تمام اسلامی بھائی حتی الامکان اپنی گفتگو کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ،لھذا ساتھ رہنے والے کو بھی "ممنوعہ گفتگو" کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے،اس طرح کچھ ہی عرصے بعد زبان بے شمار گندی اور بری باتوں سے محفوظ ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔" امین

لیکن اس کے برعکس اگر یوں اختتام کی کوشش کی کہ "پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے غیبت کی تباہ کاریاں ملاحظہ فرمائیں، میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ عبادات پر استقامت کے لئے دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی کوشش فرمائیں، جو اس ماحول کے قریب آ جائے، وہ جلد ہی بہت سے نیک اعمال پر قادر ہونے کی سعادت حاصل کر لیتا ہے،لھذا آپ بھی اس ماحول کے قریب رہنے کی کوشش کیجئے تا کہ آپ کو بھی نیکیوں پر استقامت حاصل ہو جائے۔" تو یقیناً یہ غیر مربوط فضیلت مطلوبہ مقصد کے حصول میں معاون ثابت نہیں ہو سکتی۔

(35) وقتاً فوقتاً مخاطب کرنا:۔

سامعین کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنی جانب متوجہ رکھنے کے لئے "پیارے اسلامی بھائیو!" بھی کہتے رہیں۔ عدم توجہی کے ساتھ سنا جانے والا بیان نہ تو "ذہن میں باقی" رہتا ہے اور نہ "سننے والے کی ذات میں کسی قسم کی تبدیلی کا سبب" بنتا ہے۔ نیز اگر انھیں متوجہ نہ کیا جائے تو تھوڑی دیر بعد ہی نیند کا غلبہ ہونے لگتا ہے اور سوتے ہوئے یا حالتِ غنودگی میں بیان سننا بھی اس کی برکات سے محرومی کا سبب بنے گا۔

لیکن اس کی بہت زیادہ کثرت بھی نہ کریں، ورنہ فائدے کے بجائے نقصان ہوگا، کیونکہ اس طرح بار بار بیان کا ربط ٹوٹے گا، اور بے ربط بیان اکثر غیر مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ راقم الحروف کو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''ایک مبلغ نے آدھے گھنٹے کے بیان میں تقریباً ۶۳ مرتبہ ''پیارے اسلامی بھائیو'' کہا۔'' سبحان اللہ! غور فرمائیے کہ اس کثرت کے بعد بیان میں لوگوں کی توجہ اور استغراق کا عالم کیا ہوگا؟

(36) قرآن وحدیث کی شرح وتفسیر:۔

قرآن وحدیث کو اپنے فہم کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرنا، انسان کو ''گمراہی'' کا شکار کرواسکتا ہے، کیونکہ ان کے مضامین سمجھنے کے لئے وسعتِ علمی درکار ہے اور ہر ایک کے پاس یہ دولت موجود نہیں ہوتی، چنانچہ اگر قرآنِ کریم اور حدیثِ پاک کی تفسیر وشرح بیان کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ''تفاسیر اور شروحات'' کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، چاہے کوئی آیت یا حدیث کتنی ہی آسان کیوں نہ محسوس ہو، اپنے پاس سے ہرگز ہرگز اس کا مطلب بیان کرنے کی کوشش نہ کیجئے، اسی میں عافیت ہے۔

ایک مفید مشورہ:۔

اپنے بیان میں نکھار پیدا کرنے، اس کی تاثیر بڑھانے، اغلاط سے محفوظ رہنے اور دوسروں کی اصلاح میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ''مبلغین اور خاص طور پر امیرِ دعوتِ اسلامی (مدظلہ العالی) کا بیان خوب غور سے سنا کیجئے، سننے کے دوران غور کریں کہ ''کہاں آواز اٹھانی چاہیئے، کہاں گرانا مناسب ہے، کہاں رفتار تیز ہونی چاہیئے اور کہاں بالکل کم رفتار کے ساتھ الفاظ ادا کئے جائیں وغیرہ وغیرہ۔''

یونہی عام مبلغین کے بیان میں جو کمی محسوس فرمائیں انھیں بھی نوٹ کریں

اور پھر اپنے بیان کے بارے میں غور کریں کہ ''میں اچھی باتوں پر عمل پیرا ہوں یا نہیں؟ اور میرا بیان فلاں فلاں نوٹ کی گئی غلطی سے پاک ہے یا نہیں؟''

ان شاء اللہ تعالیٰ اگر کچھ عرصہ اسی طرح محاسبہ کرتے ہوئے بیانات سنے اور اپنے بیان کو اغلاط سے پاک کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، تو بہت جلد کامیابی قدم چومے گی اور بیان کا معیار اس قدر خوبصورت اور بہتر ہو جائے گا کہ لوگ بے چینی سے انتظار کریں گے کہ کب اس مبلغ کا بیان آئے اور ہم اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

نئے مبلغ تیار کرنے کا طریقہ

ماحول سے وابستہ ہر اسلامی بھائی کو چاہیئے کہ ''نہ صرف خود اچھا مبلغ بننے کی کوشش جاری رکھے بلکہ اپنی موت سے پہلے پہلے دوسرے اسلامی بھائیوں پر محنت کر کے انھیں بھی بہترین مبلغ بنانے کی کوشش کرے۔''

نئے مبلغ تیار کرنا کچھ زیادہ مشکل کام نہیں بس تھوڑی سی حکمت اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا طریقہ حاضرِ خدمت ہے۔

(1) جو اسلامی بھائی آپ سے بیان سیکھنے کے خواہش مند ہوں، ان سے پہلے ہی طے فرمالیں کہ دورانِ تربیت ناغہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ جتنی پابندی سے بیان سیکھا جائے گا اتنی ہی جلدی صلاحیت ابھرے گی۔

(2) اب دیکھیں کہ وہ اسلامی بھائی پہلے سے درس دیتے رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں، تو پہلے انھیں کسی مسجد میں درس شروع کروائیں، اگر کسی مسجد میں ممکن نہ ہو تو اپنے سامنے ہی کم از کم ۱۵ دن تک درس سنیں۔ اس کی برکت سے سامنے کھڑے ہونے اور بولنے کے بارے میں کچھ نہ کچھ جھجک ضرور دور ہو جائے گی۔

(3) جب آپ محسوس فرمائیں کہ انھیں درس پر قدرت حاصل ہو گئی ہے

تواب فیضانِ سنت (فیضانِ رمضان) میں درج شدہ یہ واقعہ زبانی یاد کرنے کے لئے دے دیں۔

"شہرِ بخارا میں ایک مجوسی رہا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ماہِ رمضان میں اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس کے بچے نے جیب سے کوئی چیز نکالی اور کھانا شروع کر دی، مجوسی نے جب یہ دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا اور اس نے اسے ایک زور دار تھپڑ رسید کیا اور بولا "تجھے شرم نہیں آتی؟ مسلمانوں کے بازار میں رمضان کے مہینے میں سرِ عام کھا رہا ہے۔؟" بچے نے عرض کی، "ابا جان! آپ بھی تو کھاتے ہیں؟" مجوسی نے کہا،"ہاں ہاں، میں بھی کھاتا ہوں لیکن چھپ کر کھاتا ہوں، سب کے سامنے کھا کر رمضان کی بے حرمتی نہیں کرتا۔" پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔ کچھ عرصے بعد مجوسی کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کے باغوں میں ٹہل رہا ہے۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا کہ "تُو، تو مجوسی تھا تو جنت میں کیسے آ گیا؟" اس نے جواب دیا کہ "ہاں، واقعی میں مجوسی تھا لیکن چونکہ میں نے رمضان المبارک کی تعظیم کی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے احترامِ رمضان کی برکت سے مجھے مرنے سے پہلے ایمان نصیب فرما دیا اور مرنے کے بعد مجھے جنت عطا فرما دی۔"

(4) اب آپ انھیں درجِ ذیل بارہ باتیں لکھوا دیں کہ ابتداء جن کا بیان میں خیال رکھنا، ضروری ہے۔

(i) قدم (یعنی قدم سیدھے اور ان کے درمیان فاصلہ کم ہو)۔ (ii) کپڑے (یعنی عمامہ، گریبان، پائینچے، قمیص کا دامن وغیرہ درست ہوں۔)۔ (iii) لوگوں کی طرف دیکھ کر بیان کرنا۔ (iv) دونوں جانب دیکھ کر بیان کرنا۔ (v) تعوذ وتسمیہ۔ (vi) حمد۔ (vii) اعتکاف کی نیت۔ (viii) درودِ پاک۔ (ix) ہاتھ میں ڈائری۔ (x) تاثرات۔ (xi)

اشارے۔(xii)لہجہ۔

(5)اب ان میں سے تاثرات، اشارے اور لہجے کے بارے میں بالتفصیل بتائیں کہ بیان میں کس مقام پر، کس طرح کا لہجہ، کس نوعیت کے تاثرات اور کس قسم کے اشارے استعمال کیے جائیں گے۔ مثلاً

☆"ایک مرتبہ وہ اپنے چھوٹے بچے۔" یہاں ہاتھ سے بچے کے چھوٹے قد کی طرف اشارہ کریں۔

☆"گزر رہا تھا۔" گزرنے کا اشارہ کریں۔

☆"بچے نے جیب سے کوئی چیز نکال کر کھانا شروع کر دی۔" یہاں جیب سے کسی چیز کے نکالنے کا اشارہ کریں۔

☆"مجوسی نے جب یہ دیکھا۔" یہاں اپنے سائیڈ میں تھوڑا سا نیچے کی جانب دیکھیں جیسے کسی چھوٹے بچے کو دیکھا جاتا ہے۔

☆اس نے زوردار تھپڑ رسید کیا۔" یہاں تھپڑ کے اشارے کے ساتھ ساتھ "لفظ زوردار" پر لہجے میں سختی بھی پیدا کریں تاکہ لہجے سے ہی تھپڑ کے زوردار ہونے کا اندازہ ہو جائے۔

☆تجھے شرم نہیں آتی، مسلمانوں کے بازار میں سب کے سامنے کھاتا ہے؟۔" یہاں اولاً چہرے پر غصے کے آثار نمودار کریں، پھر غصے والا لہجہ بنا کر "سوالیہ انداز میں" اس جملے کو ادا کریں۔ آپ نے مشاہدہ فرمایا ہوگا کہ "جب کوئی شخص غصے میں کلام کرتا ہے تو اس کی زبان میں بڑی روانی آجاتی ہے اور وہ تیز رفتاری کے ساتھ الفاظ ادا کرتا ہے۔" یہاں بھی اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے، لیکن تیزی سے الفاظ نکالنے میں اس بات کا خیال بھی رکھا جائے کہ "الفاظ چبیں نہیں، بلکہ بالکل واضح سنائی دیں۔"

☆ابا جان! آپ بھی تو کھاتے ہیں؟'' یہاں لہجے میں شکایت اور سوال نمایاں ہونا چاہیئے۔ نیز چہرے پر بے چارگی کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں۔

☆''ہاں ہاں، میں بھی کھاتا ہوں لیکن تیری طرح.........چھپ کر کھاتا ہوں۔'' یہاں بھی لہجہ سخت اور غصیلہ ہونا چاہیئے۔

☆کسی نے اسے خواب.......جنت کے باغوں میں ٹہل رہا ہے۔'' یہ جملہ بہت اہم ہے، لھذا اسے بہت احتیاط سے ادا کرنا چاہیئے۔ یہاں رفتار بالکل تیز نہ ہو، آرام آرام سے لفاظ ادا کریں اور ''لفظ باغوں'' پر زور دیں۔

☆اس نے پوچھا.......جنت میں کیسے آ گیا؟'' یقیناً ایک مجوسی کا جنت میں نظر آنا باعثِ تعجب ہے، لھذا یہاں لہجے میں حیرانی وتعجب پیدا کریں، نیز سوالیہ لہجہ بھی ہونا چاہیئے۔

☆اس نے جواب............لیکن چونکہ میں نے رمضان کی تعظیم کی تھی ،،،لھذا احترامِ رمضان کی برکت سے ،،،اللہ تعالیٰ نے مرنے سے پہلے مجھے ایمان نصیب فرمادیا ،،،اور مرنے کے بعد مجھے جنت عطا فرمادی۔'' یہ ''آخری جملے پورے واقعے کی جان'' ہیں، لھذا ان کی ادائیگی میں پوری مہارت کا ستعمال ہونا چاہیئے، ذرا سی بے احتیاطی پورے واقعے کو'' بے اثر'' بنا دے گی۔ چنانچہ اس قسم کے جملوں کو بہت مناسب رفتار سے ادا کرنا چاہیئے ،نہ بہت تیز نہ بہت ہی آہستہ۔ اب ''پہلے ٹکڑوں (،،،)'' پر رکیں گے ،لیکن بہت ہی معمولی سا وقف ہو گا۔ پھر ''دوسرے ٹکڑوں'' پر تھوڑا سا ٹھہریں۔ اب اگلے جملے میں ''لفظِ ایمان'' پر زور دیں گے، کیوں کہ جملے میں جو لفظ اہم ہو، اسے زور دے کر ہی ادا کرنا چاہیئے، اور زور دینے کا طریقہ پہلے عرض کیا جا چکا کہ ''منہ کو مائیک کے قریب کرلیں اور اگر مائیک نہ ہو تو ویسے ہی زور سے ادا کریں۔'' اور آخری جملے میں ''لفظِ جنت'' کو بھی زور دے کر ادا فرمائیں۔

(6) اس طرح سمجھا کر اگلے روز ان سے بیان سنیں، جہاں غلطی محسوس ہو اس جملے کو بار بار ادا کروائیں۔ لہجے وغیرہ کا خصوصی طور پر خیال رکھیں۔

(7) جب اس واقعے کی ادائیگی سے مطمئن ہو جائیں، تو کوئی دوسرا واقعہ دے دیجئے، اسے بھی اسی طرح سمجھا کر اگلے روز سنیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے، حتی کہ جھجک بالکل نکل جائے اور الفاظ و جملوں کی ادائیگی میں ''تکلف'' ختم ہو جائے۔

(8) جب ان بارہ نکات پر ملکہ حاصل ہو جائے تو پھر آہستہ آہستہ باقی نکات بھی سمجھا دیں۔

(8) تربیت کے دوران بالکل سنجیدہ رہنے کی کوشش کریں، کیونکہ شروع شروع میں جملوں کی ادائیگی اور خصوصاً لہجہ بنانے اور تاثرات قائم کرتے وقت ہنسی آتی ہے۔ ''اگر ہنسی، مذاق غالب رہا تو کبھی بھی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔''

(9) اب ان مبلغین کو ابتداءً علاقے میں نیکی کی دعوت کے اجتماع میں بیان دیجئے، پھر اجتماع کے بعد حلقوں میں، اگر قافلوں میں شرکت کریں تو وہاں۔ جب اچھی طرح اطمئنان ہو جائے تو پھر چھوٹا مرکزی بیان اور پھر ان شاءاللہ بڑا بیان۔

الحمدللہ! راقم الحروف نے اسی طرح نشستوں کے ذریعے کئی مقامات پر بہت سے مبلغین کو بیان سکھانے کی سعادت حاصل کی۔ جن میں سے کئی اسلامی بھائی آج کل مرکزی مبلغین ہیں۔ اس طرح بیان سکھانے کا ایک فائدہ یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ ''سیکھنے والے کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ بیان سکھانے کی مہارت بھی حاصل'' ہو جاتی ہے اور اس طرح بیان سیکھتے سیکھتے کئی بیان سکھانے والے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے موت سے پہلے پہلے ''بہترین مبلغ'' بننے اور اس معاملے میں ہر قسم کی سستی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مبلغین، معلمین، نعت خواں اور مدرسین حضرات

کے لئے ایک انمول تحفہ

تَلَفُّظ دُرُست کیجئے

حضرت علامہ مولانا محمد اکمل عطا

قادری عطاری

﴿مدظلہ العالی﴾

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حسبِ ارادہ ''اصلاحِ تلفظ'' کے سلسلے میں مفیدِ عام تالیف ''تلفظ درست کیجئے'' حاضرِ خدمت ہے۔اس کتاب کی تیاری میں اصل ماخذ تو ''فیروز اللغات'' ہی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ عربی وفارسی کی ڈکشنریوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کثیر الاستعمال الفاظ کو زیادہ سے زیادہ شاملِ اشاعت کیا جائے ،لیکن چونکہ اس مختصر تالیف میں جمیع الفاظ کا احاطہ ناممکن تھا،لھذا ہو سکتا ہے کہ بعض الفاظ کی کمی محسوس کی جائے ،اگر آپ کسی ایسے ہی لفظ کی کمی محسوس فرمائیں تو مکتبۂ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) کے پتے پر ضرور مطلع فرمائیں،ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے ایڈیشن میں اسے بھی شامل کرلیا جائے گا۔

کتاب کے ہر صفحے پر آپ کو پانچ خانے نظر آئیں گے۔

☆ پہلے خانے میں وہ غلط تلفظ درج کیا گیا ہے کہ جو عوام الناس میں مشہور ہو چکا ہے۔

☆ دوسرے میں صحیح تلفظ لکھا کیا گیا ہے۔

☆ تیسرے میں ان الفاظ کے معانی درج ہیں۔لیکن ان معانی کے انتخاب میں اپنے عرف اور کثرتِ استعمال کا اعتبار کیا گیا ہے،لھذا ایسا بھی ہوگا کہ ایک لفظ کا کسی دوسری زبان مثلاً عربی وغیرہ میں کچھ اور معنی تھا،لیکن بالفرض اردو زبان کا حصہ بن جانے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی واقع ہوگئی،تو یہاں اسی تبدیل شدہ معنی کا اعتبار کیا گیا ہے۔اسی طرح بعض الفاظ ایک سے زیادہ معانی رکھتے ہیں،لیکن ہمارے معاشرے میں ان میں سے ایک یا دو ہی زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں،چنانچہ ان ہی کثیر الاستعمال معانی کو درج کیا گیا ہے۔

☆ چوتھے خانے میں ''جنس'' کے عنوان کے تحت لکھا گیا ہے کہ یہ لفظ مذکر استعمال ہوتا ہے یا مونث۔اس میں مذکر کے لئے ''مذ'' اور مونث کے لئے ''مث'' لکھا گیا ہے۔نیز بعض مقامات پر اس خانے میں ''صف'' لکھا ہوا نظر آئے گا،یہ صفت کا مخفف ہے

، چونکہ ایسے الفاظ بذاتِ خود مذکر ومونث نہیں ہوتے بلکہ دیگر مذکر ومونث الفاظ کے ساتھ ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں، لھذا ان کے لئے مذکر یا مونث کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔

☆ پانچویں خانے میں لغت کے عنوان سے بتایا گیا ہے کہ یہ لفظ کس زبان سے تعلق رکھتا ہے۔اس میں "ف" سے فارسی..."ار" سے اردو..."ع" سے عربی..."عب" سے عبرانی..."ھ" سے ہندی..."انگ" سے انگریزی اور "ت" سے ترکی زبان کی جانب اشارہ کروانا مقصود ہے۔

نوٹ:۔(1) صفحہ نمبر﴿261﴾ پر اسمِ فاعل ومفعول کا عنوان قائم کیا گیا ہے۔یہاں ان الفاظ کو درست وغلط کے تحت درج نہیں کیا گیا کیونکہ اگر کسی مقام پر اسمِ فاعل استعمال ہوتا ہے تو وہاں اسمِ مفعول کے تلفظ کو غلط نہیں کہا جا سکتا۔لھذا دونوں اسماء کو درج کر کے ساتھ ہی ان کے معانی بھی لکھ دیئے گئے ہیں، تا کہ مطالعہ فرمانے والے معانی سے یہ بات بخوبی جان لیں کہ کہاں کس کے لئے اسمِ فاعل استعمال کیا جائے گا اور کس مقام پر کس کے لئے اسمِ مفعول۔

(2) چونکہ تمام الفاظ کو "حروفِ تہجی" کی ترتیب سے لکھا گیا ہے، چنانچہ آپ کو جو بھی لفظ تلاش کرنا ہو، اس کے پہلے حرف کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لفظ تلاش کیجئے۔

مذکورہ الفاظ کے اعراب ومعانی کے سلسلے میں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے، لیکن پھر بھی بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان بعید از قیاس نہیں، چنانچہ اگر کوئی صاحب مطالعہ مسلمان بھائی اس پر مطلع ہو تو برائے مہربانی ضرور نشاندہی فرمائیں، اسے درست کر دیا جائے گا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس تالیف کو "پاکٹ سائز" میں بھی شائع کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے ہر مسلمان بھائی اور بہن کے لئے نافع بنائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم مکتبۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

محمد اجمل قادری عطاری

۲ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ بمطابق 1 اکتوبر 2000ء

تمام چیزوں پر اطلاع عطا فرما دی اور آپ کو ان کے نام (بھی) سکھا دیے...اور فرشتوں کو تمام چیزوں پر اطلاع (تو) دی (لیکن) انھیں ان اشیاء کے ناموں کا علم عطا نہ فرمایا۔ چنانچہ آدم (علیہ السلام) تمام اشیاء کی پہچان میں (تو) فرشتوں کے ساتھ مشترک ہو گئے (لیکن اللہ تعالیٰ نے) تمام زبانوں میں، ان اشیاء کے ناموں کی معرفت و پہچان کے سلسلے میں آپ کو خاص فرمایا اور (پھر) یہ زبانیں آپ کی اولاد میں الگ الگ (رائج) ہو گئیں۔'' ﴿جلد 1۔صفحہ ۳۰﴾

تفسیرِ جلالین میں اسی آیت کے تحت اشیاء کی معرفت اور ان کے نام سکھانے کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بان القی فی قلبه علمها۔ (انھیں یہ سب کچھ سکھانے کی) صورت یہ تھی کہ ''ان چیزوں اور ان کے ناموں کا علم آپ کے دل میں الہام فرمایا گیا۔''

مذکورہ تفصیل سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ تمام زبانیں اللہ تعالیٰ کی الہام کردہ ہیں، تو غالباً اب اس بات کو تسلیم کرنے میں بھی کوئی شخص تردد کا شکار نہ ہو گا کہ ''اگر الفاظ کو اللہ تعالیٰ کے الہام کردہ تلفظ کے ساتھ ہی ادا کیا جائے، تو یہ سب سے زیادہ بہتر و موزوں ہو گا۔ کیونکہ الفاظ کا حقیقی تلفظ اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی اَوَّلِیَّت واَوْلَوِیَّت کا کون انکار کر سکتا ہے؟

اس موقع پر شائد کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اس بات پر کون سی دلیل موجود ہے کہ ''فی زمانہ قوم میں جو تلفظ استعمال کر رہی ہیں، وہ بعینہ اللہ تعالیٰ کا الہام کردہ ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ان میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہوں۔ لھذا جب تبدیلی کا احتمال موجود ہے تو پھر موجودہ تلفظ کی رعایت کے سلسلے میں تکلف میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟

اس کے جواب کے طور پر راقم الحروف عرض گزار ہے کہ کیا سائل کے پاس

تمام الہامی الفاظ کے تلفظات میں تبدیلی واقع ہونے پر کوئی دلیل قوی موجود ہے؟ اگر ہے تو پیش کی جائے۔اور اگر محض گمان ہے،تو یہ گمان تو تبدیلی واقع نہ ہونے کے بارے میں بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔لھذا جب تبدیلی وعدمِ تبدیلی ،دونوں کے بارے میں احتمال موجود ہے تو ہمیں اہلِ لسان کے استعمال کو ترجیح دیتے ہوئے اسی تلفظ کو اختیار کرنے میں بہتری محسوس کرنی چاہیئے۔

اب جیسا کہ ماقبل میں معلوم ہو چکا کہ اردو،دراصل کئی زبانوں کا مجموعہ ہے لھذا ہمیں...

اولاً یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم جو لفظ استعمال کر رہے ہیں اس کا تعلق حقیقتاً کس زبان سے ہے؟

ثانیاً اس کا درست تلفظ جانیں۔

ثالثاً غور کریں کہ ہم اس کا صحیح تلفظ اختیار کیئے ہوئے ہیں یا نہیں؟

اگر جواب نفی میں ہو تو......

رابعاً خود کو اس کے درست تلفظ کا عادی بنانے کی کوشش کریں۔

(۲) بسا اوقات درست تلفظ کی عدمِ معرفت کی بناء پر غلط تلفظ کی ادائیگی کی وجہ سے معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں ، بلکہ بعض مرتبہ تو بالکل مخالف معنی حاصل ہوتا ہے۔مثلاً عموماً مرنے والے کے لئے ''مُتَوَفِی(''ف'' کی زیر کے ساتھ)'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔حالانکہ اس مقام پر صحیح لفظ و تلفظ ''مُتَوَفّٰی (ف،پر کھڑے زبر کے ساتھ)'' ہے۔کیونکہ مُتَوَفِی کا مطلب ہے ''وفات دینے والا''،اور وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہے۔جب کہ مُتَوَفّٰی اس جاندار کو کہتے ہیں کہ جسے وفات دی گئی۔اب آپ خود غور فرمالیں کہ درست تلفظ کی معرفت سے کم علمی کے باعث جو لفظ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے تھا،ہم اسے مرنے والے کے

لئے استعمال کر رہے ہیں۔اسی طرح اور بہت سے الفاظ ہیں،جن کے بارے میں ان شاءاللہ تعالیٰ کتاب کے مطالعہ سے بخوبی جانا جا سکتا ہے۔

(۳) مبلغین کے لئے درست تلفظ کی ادائیگی پر قادر ہونا بہت ضروری ہے ۔کیونکہ سامعین میں صاحب علم اور درست تلفظ پر واقفیت رکھنے والی شخصیات بھی جلوہ افروز ہوتی ہیں۔اگر مبلغ غلط سلط الفاظ و تلفظ ادا کرے تو کم از کم ان شخصیات پر بہت برا اثر مرتب ہوتا ہے، بلکہ بسا اوقات تو اس قسم کے غلط تلفظات سے بھرپور بیان کی سماعت کے باعث طبیعت میں پیدا ہونے والی کوفت، پورے بیان کو بے اثر کروا دیتی ہے۔

(۴) یونہی جب صحیح تلفظ کی ادئیگی پر غیر قادر نعت خواں مائک سنبھال لےتو مذکورہ شخصیات سخت بے چینی محسوس کرتی ہیں،اور یہ بے چینی نعت شریف سے پیدا ہونے والے''ذوق'' کی راہ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔خصوصاً جب کسی شاعر کا کلام اس کے سامنے اسی طرح غلط تلفظ کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے دل کی کیا کیفیات ہوتی ہیں،ان کا بیان کسی اسی طرح کے زخم خوردہ شاعر سے معلوم کیا جائے تو بہتر ہے۔

(۵) اسی طرح محافل میں''نقابت'' کے فرائض سرانجام دینے والوں کا خراب تلفظ،ان کی شخصیت اور دیگر صلاحیتوں کو داغ دار کر دیتا ہے۔

غرض یہ کہ درست تلفظ کی ادائیگی کئی لحاظ سے اہم اور بے شمار فوائد کی حامل ہے ،لھذا اس نعمت سے محروم حضرات کو چاہئیے کہ سنجیدگی کے ساتھ اپنے تلفظ ٹھیک کرنے کی کوشش کریں،ان شاءاللہ اس کے بعد گفتگو میں کیسا نکھار پیدا ہوتا ہے؟یہ آنے والا وقت خود بتا دے گا۔

عرضِ مولف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ..وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

بلا ریب اردو ایک بہت وسیع زبان ہے۔اگر اس کی لغت پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں اپنے الفاظ کے علاوہ بہت سی دوسری زبانوں مثلاً عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت، ترکی، پنجابی، سندھی، گجراتی، بنگالی، پالی، پشتو انگریزی، فرانسیسی، پرتگالی اور لاطینی وغیرہ کے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔

جب ایک زبان کا کوئی لفظ کسی دوسری زبان میں منتقل ہوتا ہے، تو اس کے تلفظ کے سلسلے میں اس دوسری زبان کے اہل کا استعمال معتبر ہوتا ہے، چنانچہ وہ جس طرح اس لفظ کو استعمال کریں درست ہی سمجھا جائے گا۔لیکن چند وجوہات کی بناء پر درست تلفظ کی جستجو اور پھر تلاش میں کامیابی کے بعد اس کی صحیح ادائیگی پر قدرت حاصل کرنا ضروری واہم ہو جاتا ہے۔

(ا) یاد رہے کہ ''تمام زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام شدہ ہیں۔'' سورۂ بقرہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا**۔(یعنی: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے)

﴿ترجمۂ کنز الایمان، البقرۃ ۳۱، پ۱﴾

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ صاوی میں ہے، ''**فالحاصل ان اللہ اطلع ادم علی المسمیات جمیعها وعلمه اسمائها و اطلع الملائكة علی المسمیات ولم یعلمهم اسمائها فاشترك ادم مع الملا ئكة فی معرفة المسمیات واختص ادم بمعرفة الاسماء بجمیع اللغات و تلك اللغات تفرقت فی اولاده**۔ پس خلاصہ یہ ہوا کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم () کو

تلفظ درست کرنے کا طریقہ:۔

اگر آپ واقعی سنجیدگی کے ساتھ اپنا تلفظ ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے چند طریقوں کا اختیار کرنا بہت موزوں رہے گا۔

﴿1﴾ روزانہ، اس کتاب میں درج شدہ کم از کم ''چھ'' الفاظ کا درست تلفظ ''۲۵، ۲۵'' بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ آپ کے کان آپ کی آواز خود سن سکیں۔ جب آپ ایک ہی لفظ کو ۲۵ بار پڑھیں گے تو ان شاءاللہ، زبان کافی حد تک اس کی درست ادائیگی پر قادر ہو جائے گی۔

﴿2﴾ کسی کیسٹ میں درست تلفظ والے الفاظ کو اپنی آواز میں بھر لیں، پھر روزانہ ۱۲، ۱۲، الفاظ کو بار بار سنا کیجئے، کیونکہ بسا اوقات ایک چیز بیان کرنے سے یاد نہیں ہوتی، لیکن سننے سے بخوبی ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ اس طرح بھی ان شاءاللہ تعالٰی کچھ عرصے بعد ہی درست تلفظ ذہن میں راسخ ہو جائے گا۔

﴿3﴾ اگر آپ کا کوئی قریبی دوست بھی اس معاملے میں دلچسپی رکھتا ہو تو دونوں ایک دوسرے کو خود پر محاسب مقرر فرمالیں، دورانِ گفتگو جب بھی ایک کی زبان سے غلط تلفظ نکلے اور دوسرا اس پر مطلع ہو جائے تو ''موقع کی مناسبت'' سے فوراً اصلاح کر دے۔ نیز خود بھی اپنا محاسبہ کرتے رہیں، جیسے ہی منہ سے کوئی لفظ غلط نکلے فوراً درست کر کے دوبارہ ادا کر لیں۔

﴿4﴾ ذیل میں دئے گئے چند اوزان ذہن میں رکھیں تو ممکن ہے کہ سینکڑوں الفاظ کی ادائیگی درست ہو جائے گی۔

(۱) اِسْتِفْعَالٌ:۔

مثلاً... استقبال، استفسار، استحصال، استحکام، استدراج۔

(۲) اِفْتِعَالٌ:۔

مثلاً...افتخار،اشتغال،اعتقاد،اضطراب،افتتاح،اقتدار

(۳) اِنْفِعَالٌ:۔

مثلاً...انکسار،انحراف،انکشاف

(۴) مُفَاعَلَۃٌ:۔

مثلاً...مقابلہ،مناظرہ،مشاہدہ،مکالمہ،مجاہدہ

(ان سب الفاظ کے آخر میں بھی حقیقتاً گول "ۃ" موجود ہے،لیکن اردو میں اسے گول "ہ" میں بدل دیا جاتا ہے۔

(۵) مُفَاعَلَتٌ:۔(یہ حقیقت میں مفاعلۃ ہی ہے،لیکن اردو میں بسا اوقات اس کی آخر کی گول تاء کو "ت" میں بدل کر استعمال کرتے ہیں۔)

مثلاً...مفاہمت،مناسبت،مشابہت،مہاجرت،موافقت،منافقت

(۶) اِفْعَالٌ:۔(اگر اس میں جمع والا معنی نہ ہو تو الف کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھیں گے۔)

مثلاً...اکرام،انکار،اصرار،اقرار،انزال،انعام،امساک

(۷) اَفْعَالٌ:۔(اگر اس میں جمع والا معنی ہو تو الف پر زبر پڑھیں گے۔)

مثلاً...اقوال،اعمال،اخبار،املاک،امراض،الطاف

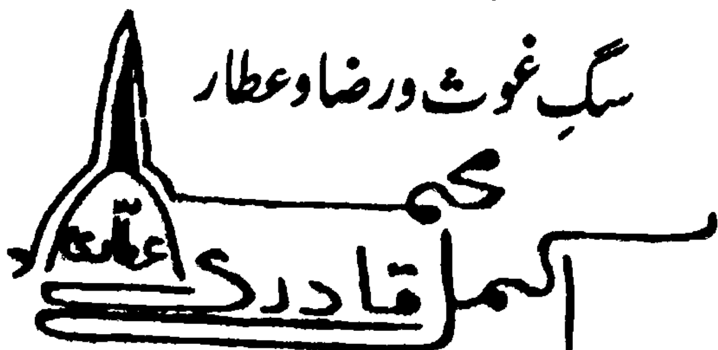
(۸) فُعَلَاءُ:۔

مثلاً...علماء،جہلاء،شرفاء،شرکاء،شعراء،شہداء

اللہ تعالیٰ ہمیں درست تلفظ کی ادائیگی پر قدرت وملکہ عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

سگِ غوث ورضا وعطار



غلط	درست	معنی	جنس	لغت
آتِشُ	آتَشُ	آگ	مث	ف
آخَرْکَارُ	آخِرِکَارُ	نتیجہ میں	مذ،مث	ار
آخَرَتُ	آخِرَتُ	وہ عالم جہاں مرنے کے بعد انسان کی روح جائے گی	مث	ع
آخَرِیُ	آخِرِیُ	پچھلا	صف	ع.ف
آدْمِیُ	آدَمِیُ	انسان	مذ	ف
آدْمِیَتُ	آدَمِیَّتُ	انسانیت	مث	ف
آرَاسْتُگِیُ	آرَاسْتَگِیُ	سجاوٹ	مث	ف
آزَرْدَہُ	آزُرْدَہُ	ناخوش	صف	ف
آسُوْدُگِیُ	آسُوْدَگِیُ	آرام. چین	مث	ف
آصِفُ	آصَفُ	حضرت سلیمان علیہ اسلام کے وزیر کا نام. مجازاً ہر لائق وزیر	مذ	عب
آمَادُگِیُ	آمَادَگِیُ	رضامندی.	مث	ف
آمْدُنِیُ	آمْدَنِیُ	فائدہ، منافع	مث	ف
آمْدَوُرَفْتُ	آمَدَوُرَفْتُ	آنا جانا	مث،	ف
آہِسْتُگِیُ	آہِسْتَگِیُ	دھیماپن. نرمی	مث	ف
آہْنِیُ	آہِنِیُ	لوہے کی بنی ہوئی	صف	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
آئتُ	آیَتُ	نشان. قرآنِ پاک کا حصہ	مث	ع
آیَۃَالکُرسِیُ	آیَۃُالکُرسِیُ	قرآنِ مجید کی سب سے بڑی آیت	مث	ع
آئۃِمُبارکَہ	آیَۃِمُبارکَہ	فقرۂ قرآن	مث	ع
اَباحَتُ	اِباحَتُ	جواز	مث	ع
اِبْتَداء	اِبتِداء	آغاز	مث	ع
اِبْتَلَاء	اِبْتِلَاء	آزمائش	مث	ع
اَبْدِیُ	اَبَدِیُ	دائمی	صف	ع
اَبَرُ	اَبْرُ	بادل	مذ	ف
اِپَاہَجُ	اَپَاہِجُ	لولا لنگڑا. لنجا	صف	ھ
اِتَّبَاعُ	اِتِّبَاعُ	فرمانبردار ہونا، پیروی کرنا	مذ	ع
اِتَّصَالُ	اِتِّصَالُ	ملاپ، قرب	مذ	ع
اِتَّفَاقُ	اِتِّفَاقُ	موافقت، اتحاد	مذ	ع
اِثَاثَہ	اَثَاثَہ	سرمایہ	مذ	ع
اَثْبَاتُ	اِثْبَاتُ	ثابت کرنا	مذ	ع
اَجَابَتُ	اِجَابَتُ	مقبولیت. رفع حاجت	مث	ع
اَجَارَہ	اِجَارَہ	اجرت پر دینا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اَجَازَتْ	اِجَازَتْ	منظوری	مث	ع
اَجَاگَرْ	اُجَاگَرْ	روشن، ظاہر	صف	ھ
اَجْبَارْ	اِجْبَارْ	جبر، زبردستی	مذ	ع
اِجْتَمَاعْ	اِجْتِمَاعْ	مجمع	مذ	ع
اِجْتَمَاعِیَتْ	اِجْتِمَاعِیَّتْ	ایک جگہ اکٹھا ہونا	مث	ع
اِجْتَنَابْ	اِجْتِنَابْ	بچنا	مذ	ع
اِجْتَہَادْ	اِجْتِہَادْ	جدوجہد۔ فقہ اسلامی کی اصطلاح میں قرآن وسنت اور اجماع پر قیاس کر کے شرعی مسائل اخذ کرنا	مذ	ع
اِجْدَادْ	اَجْدَادْ	جد کی جمع، باپ دادا	مذ	ع
اَجْرَاء	اِجْرَاء	جاری کرنا	مذ	ع
اِجْرَامِ فَلْکِیْ	اَجْرَامِ فَلْکِیْ	ستارے اور سیارے وغیرہ	مذ	ع
اُجْرْ	اَجْرْ	ثواب۔ بدلہ	مذ	ع
اَجْرَتِیْ	اُجْرَتِیْ	اجرت پر کام کرنے والا	صف	ع
اِجْزَاء	اَجْزَاء	جز کی جمع، ٹکڑے، حصے	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِجْسَادُ	اَجْسَادُ	(جسد کی جمع) بہت سے جسم	مذ	ع
اِجْسَامُ	اَجْسَامُ	جسم کی جمع	مذ	ع
اَجْلَاسُ	اِجْلَاسُ	اجتماع، نشست	مذ	ع
اَجْلُ	اَجَلُ	موت	مث	ع
اَجْمَاعُ	اِجْمَاعُ	اکٹھا ہونا۔ مسلمان مجتہدین کا کسی امر شرعی پر متفق ہو جانا	مذ	ع
اَجْمَالُ	اِجْمَالُ	اختصار کے ساتھ کہنا، ابہام	مذ	ع
اِجْنَاسُ	اَجْنَاسُ	جنس کی جمع (غلہ)	مث	ع
اَجْنَبِيَتُ	اَجْنَبِيَّتُ	بیگانگی	مث	ع
اَچَارُ	آچَارُ	کسی پھل یا ترکاری کا مرکب جسے تیل، سرکے یا پانی اور مصالحے کے مرکب سے تیار کیا جائے	مذ	ار
اُچْکَنُ	اَچْکَنُ	شیروانی	مث	ھ
اُچْھُوتَا	اَچْھُوتَا	نادر، انوکھا	صف	ھ
اِحَادِیث	اَحَادِیث	حدیث کی جمع، رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال و تقریر	مث	ع
اَحَاطَه	اِحَاطَه	چار دیواری سے گھیری ہوئی جگہ، گھیرا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِحْبَابٌ	اَحْبَابٌ	حبیب کی جمع، بہت سے دوست	مذ	ع
اِحْتَجَاجٌ	اِحْتِجَاجٌ	مخالفانہ آواز اٹھانا	مذ	ع
اِحْتَرَازٌ	اِحْتِرَازٌ	پرہیز. بچاؤ	مذ	ع
اِحْتَرَامٌ	اِحْتِرَامٌ	عزت	مذ	ع
اِحْتَسَابٌ	اِحْتِسَابٌ	حساب جانچ، پڑتال	مذ	ع
اِحْتَشَامٌ	اِحْتِشَامٌ	شان وشوکت	مذ	ع
اِحْتَضَارٌ	اِحْتِضَارٌ	موت کا آنا	مذ	ع
اِحْتَقَارٌ	اِحْتِقَارٌ	حقیر جاننا	مذ	ع
اِحْتَكَارٌ	اِحْتِكَارٌ	ناجائز ذخیرہ اندوزی	مذ	ع
اِحْتَلَامٌ	اِحْتِلَامٌ	خواب میں ناپاک ہونا	مذ	ع
اِحْتَمَالٌ	اِحْتِمَالٌ	وہم. گمان	مذ	ع
اِحْتَيَاجٌ	اِحْتِيَاجٌ	ضرورت	مث	ع
اِحْتَيَاطٌ	اِحْتِيَاطٌ	بچاؤ. پرہیز	مث	ع
اِحْجَارٌ	اَحْجَارٌ	حجر کی جمع، پتھر	مذ	ع
اُحَدٌ	اُحُدٌ	مدینہ منورہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام	مذ	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	حج یا عمرہ کرنے والے کا بدن ڈھانکنے کیلئے دو بے سلی چادریں اوڑھنا	اِحْرَامُ	اَحْرَامُ
ع	مذ	جماعتیں	اَحْزَابُ	اِحْزَابُ
ع	مذ	حکم کی جمع	اَحْکَامُ	اِحْکَامُ
ع	مذ	جان ڈالنا. زندہ کرنا	اِحْیَاء	اَحْیَاء
ع	مذ	بھلائی، اچھا سلوک، مہربانی	اِحْسَانُ	اَحْسَانُ
ع	مذ	امام اِعظم (قدس سرہ) کے پیروکار	اَحْنَافُ	اِحْنَافُ
ع	مذ	حال کی جمع، حالات	اَحْوَالُ	اِحْوَالُ
ع	مذ	خبر کی جمع، خبریں	اَخْبَارُ	اِخْبَارُ
ع	مذ	خبر دینا	اِخْبَارُ	اَخْبَارُ
ع	مذ	خاتمہ	اِخْتِتَامُ	اِخْتَتَامُ
ع	مذ	نئی بات نکالنا	اِخْتِرَاعُ	اِخْتَرَاعُ
ع	مذ	کمی، خلاصہ	اِخْتِصَارُ	اِخْتَصَارُ
ع	مذ	خاص کرنا	اِخْتِصَاصُ	اِخْتَصَاصُ
ع	مذ	بے قرار ہونا	اِخْتِلَاجُ	اِخْتَلَاجُ
ع	مذ	میل ملاپ	اِخْتِلَاطُ	اِخْتَلَاطُ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِخْتَلَافٌ	اِخْتِلَافٌ	رضامند نہ ہونا. ضد، خلاف ہونا	مذ	ع
اِخْتَلَالٌ	اِخْتِلَالٌ	خلل ڈالنا	مذ	ع
اِخْتَیَارٌ	اِخْتِیَارٌ	پسند کرنا، چننا	مذ	ع
اُخْرَوِیٌ	اُخْرَوِیٌ	اگلے جہاں کے متعلق	صف	ع
اَخَذٌ	اَخْذٌ	پکڑ لینا	مذ	ع
اِخْرَاجَاتٌ	اَخْرَاجَاتٌ	بہت سے خرچے	مذ	ع
اَخْلَاصٌ	اِخْلَاصٌ	خلوص	مذ	ع
اِخْلَاطٌ	اَخْلَاطٌ	چاروں خلطیں یعنی سودا، صفراء، بلغم، خون	مذ	ع
اِخْلَاقٌ	اَخْلَاقٌ	اچھی خصلتیں	مذ	ع
اَخُوَّتٌ	اُخُوَّتٌ	بھائی چارہ	مث	ع
اِخْیَارٌ	اَخْیَارٌ	نیک لوگ	مذ	ع
اَدَارَہ	اِدَارَہ	محکمہ	مذ	ع
اَدْبِیٌ	اَدَبِیٌ	ادب سے متعلق	صف	ع
اَدْرَاکٌ	اِدْرَاکٌ	پانا، عقل	مذ،مث	ع
اَدْغَامٌ	اِدْغَامٌ	ملا دینا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اَدَلَّه	اَدِلَّه	دلیل کی جمع، دلیلیں	مث	ع
اِدْوَارْ	اَدْوَارْ	دور کی جمع، زمانے	مذ	ع
اُدْھُوْرَا	اَدْھُوْرَا	ناقص، نامکمل	صف	ہ
اَدِھیڑ	اُدَھیڑ	بڑھاپے اور جوانی کے درمیان کی عمر	صف	ہ
اِدْیَانْ	اَدْیَانْ	دین کی جمع، مذاہب	مذ	ع
اِذْکَارْ	اَذْکَارْ	ذکر کی جمع، وظیفے	مذ	ع
اَذْکَیَاء	اَذْکِیَاء	ذکی کی جمع، ذہین اور ہوشیار لوگ	مذ	ع
اِذَنْ	اِذْنْ	اجازت	مذ	ع
اِذْھَانْ	اَذْھَانْ	ذہن کی جمع	مذ	ع
اَذْیَتْ	اَذِیَّتْ	تکلیف	مث	ع
اَرَادَتْ	اِرَادَتْ	خواہش کرنا	مث	ع
اِرَاضِیْ	اَرَاضِیْ	ارض کی جمع۔ زمین (اردو میں بطور واحد مستعمل ہے)	مث	ع
اِرْبَابْ	اَرْبَابْ	رب کی جمع، پالنے والا	مذ	ع
اِرْتَبَاطْ	اِرْتِبَاطْ	میل ملاپ	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِرْتَدَادُ	اِرْتِدَادُ	اسلام چھوڑ دینا، مرتد ہو جانا	مذ	ع
اِرْتَعَاشُ	اِرْتِعَاشُ	کانپنا	مذ	ع
اِرْتَفَاعُ	اِرْتِفَاعُ	بلندی	مذ	ع
اِرْتَقَاعُ	اِرْتِقَاعُ	اوپر چڑھنا	مف	ع
اِرْتَکَابُ	اِرْتِکَابُ	عمل کرنا	مذ	ع
اَرْسَالُ	اِرْسَالُ	بھیجنا	مذ	ع
اَرْشَادُ	اِرْشَادُ	ہدایت، حکم	مذ	ع
اَزَارُ	اِزَارُ	پاجامہ، شلوار	مث	ع
اَزَالَه	اِزَالَه	زائل کرنا	مذ	ع،ف
اَژْدِھَا	اَژْدَھَا	بہت بڑا سانپ	مذ	ف
اِزْدَہَامُ	اِزْدِہَامُ	مجمع، بھیڑ	مذ	ع
اِزْدَوَاجُ	اِزْدِوَاجُ	شادی کرنا	مذ	ع
اَزْلِیُ	اَزَلِیُ	ہمیشہ سے، جس کی کوئی ابتداء نہ ہو	مف	ع
اِزْوَاجُ	اَزْوَاجُ	زوجہ کی جمع، بیویاں	مذ	ع
اَسَاتْذَه	اَسَاتِذَه	استاذ کی جمع	مذ	ع
اِسْبَاقُ	اَسْبَاقُ	سبق کی جمع	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِستَحصَالُ	اِستِحصَالُ	حاصل کرنا	مذ	ع
اِستَحقَاقُ	اِستِحقَاقُ	حق طلب کرنا، ضروری و واجب ٹھہرانا	مذ	ع
اِستَحکَامُ	اِستِحکَامُ	مضبوطی	مذ	ع
اِستَخَارَہ	اِستِخَارَہ	طلبِ خیر	مذ	ع
اِستَخرَاجُ	اِستِخرَاجُ	نکالنا	مذ	ع
اِستَدرَاجُ	اِستِدرَاجُ	غیر مسلم سے خلافِ معمول کام کا ظاہر ہونا	مذ	ع
اِستَدرَاکُ	اِستِدرَاکُ	پانا، سمجھ حاصل کرنا	مذ	ع
اِستَدعَاء	اِستِدعَاء	درخواست کرنا	مث	ع
اِستَدلَالُ	اِستِدلَالُ	دلیل لانا	مذ	ع
اِستَرَاحَتُ	اِستِرَاحَتُ	آرام چاہنا	مث	ع
اِستِرِیُ	اِستَرِیُ	کپڑوں کی سلوٹیں دور کرنے کا آلہ	مث	ھ
اِستَسقَاء	اِستِسقَاء	پانی مانگنا	مذ	ع
اِستَطَاعَتُ	اِستِطَاعَتُ	طاقت	مث	ع
اِستَعَارَہ	اِستِعَارَہ	مانگ لینا، علمِ بیان کی اصطلاح میں مجاز کی ایک قسم	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِستَعَانَتْ	اِستِعَانَتْ	مدد مانگنا	مث	ع
اِستَدَادْ	اِستِعْدَادْ	قابلیت	مث	ع
اِستَمَالْ	اِستِعْمَالْ	برتنا، کام میں لانا	مذ	ع
اِستَغَاثَه	اِستِغَاثَه	فریاد کرنا	مذ	ع
اِستَغرَاقْ	اِستِغرَاقْ	کسی خیال میں ڈوب جانا	مذ	ع
اِستَغفَارْ	اِستِغفَارْ	بخشش چاہنا، توبہ	مذ	ع،
اِستَغنَاء	اِستِغنَاء	بے پرواہی	مذ	ع
اِستَفَادَه	اِستِفَادَه	فائدہ حاصل کرنا	مذ	ع
اِستَفتَاء	اِستِفتَاء	مسئلہ پوچھنا	مذ	ع
اِستَفسَارْ	اِستِفسَارْ	دریافت کرنا، پوچھنا	مذ	ع
اِستَفهَامْ	اِستِفهَامْ	دریافت کرنا	مذ	ع
اِستَقَامَتْ	اِستِقَامَتْ	مضبوطی، کسی امر پر مضبوط رہنا	مث	ع
اِستَقبَالْ	اِستِقبَالْ	خیر مقدم	مذ	ع
اِستَقرَارْ	اِستِقرَارْ	قرار پکڑنا	مذ	ع
اِستَقلَالْ	اِستِقلَالْ	مضبوطی، استحکام	مذ	ع
اِستَلَامْ	اِستِلَامْ	خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت حجرہ اسود کو بوسہ دینا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِسْتَمَاعُ	اِسْتِمَاعُ	غور سے سننا	مذ	ع
اِسْتَمْدَادُ	اِسْتِمْدَادُ	مدد چاہنا	مث	ع
اِسْتُنْجَاء	اِسْتِنْجَاء	رفعِ حاجت کے بعد اپنے آپ کو پاک کرنا، پیشاب	مذ	ع
اَسْتَوَارْ	اُسْتَوَارْ	مضبوط	صف	ف
اِسْتَہْزَاء	اِسْتِہْزَاء	مذاق کرنا	مذ	ع
اَسْخَیَاء	اَسْخِیَاء	سخی کی جمع، فیاض لوگ	صف	ع
اِسْرَارْ	اَسْرَارْ	سر کی جمع، پوشیدہ باتیں	مذ	ع
اَسْرَافُ	اِسْرَافُ	فضول خرچی	مذ	ع
اَسْرَافِیْلُ	اِسْرَافِیْلُ	ایک فرشتے کا نام جن کو قیامت کے دن صور پھونکنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے	مذ	ع
اَسْقَاطُ	اِسْقَاطُ	حمل گرانا	مذ	ع
اِسْلَافُ	اَسْلَافُ	بزرگ، اگلے وقتوں کے لوگ	مذ	ع
اَسْلَامُ	اِسْلَامُ	گردن جھکانا. اطاعت کرنا، مسلمانوں کا دین	مذ	ع
اَسْلِحَه	اَسْلَحَه	لڑائی کے ہتھیار	مذ	ع.ار

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اَسلُوبُ	اُسلُوبُ	طریقہ	مذ	ع
اِسَمُ	اِسمُ	نام	مذ	ع
اِسمَاء	اَسمَاء	اسم کی جمع، بہت سے نام	مذ	ع
اِسنَادُ	اَسنَادُ	سند کی جمع، سندیں	مذ	ع
اَسہَالُ	اِسہَالُ	دست، پتلا پاخانہ	مذ	ع
اَشَارَہ	اِشَارَہ	رمز. کنایہ	مذ	ع
اَشَاعَتُ	اِشَاعَتُ	شائع کرنا	مث	ع
اِشتَبَاہ	اِشتِبَاہ	مشابہہ ہونا، شبہ	مذ	ع
اِشتَرَاكُ	اِشتِرَاكُ	حصہ داری	مذ	ع
اِشتَعَالُ	اِشتِعَالُ	غصہ، جوش، بھڑکانا	مذ	ع
اِشتَہَارُ	اِشتِہَارُ	وہ چھپا ہوا کاغذ جس کے ذریعے کسی چیز کی تشہیر کی جائے، اعلان	مذ	ع
اِشجَارُ	اَشجَارُ	شجر کی جمع، بہت سے درخت	مذ	ع
اِشخَاصُ	اَشخَاصُ	شخص کی جمع، لوگ	مذ	ع
اِشرَافُ	اَشرَافُ	شریف کی جمع، عزت دار لوگ	مذ	ع
اَشَرفِیُ	اَشرَفِیُ	سونے کا ایک سکہ	مث	ف

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	طلوعِ آفتاب کا وقت، اس وقت کی نماز	اِشْرَاقْ	اَشْرَاقْ
ع	مث	شکل کی جمع، صورتیں	اَشْکَالْ	اِشْکَالْ
ع	مذ	مشکل، دشواری پیش آنا	اِشْکَالْ	اَشْکَالْ
ع	تصغیر	اصغر کی جمع، سب سے چھوٹے	اَصَاغِرْ	اِصَاغَرْ
ع	مذ	صاحب کی جمع، ہم نشیں، دوست	اَصْحَابْ	اِصْحَابْ
ع	مذ	ضد. تاکید	اِصْرَارْ	اَصْرَارْ
ع	مث	کسی علمی یا فنی گروہ کا کسی لفظ کے عام معنیٰ کے علاوہ کوئی خاص مفہوم مقرر کر لینا، مرادی معنیٰ	اِصْطِلَاحْ	اِصْطَلَاحْ
ع	مث	درستی، مرمت	اِصْلَاحْ	اَصْلَاحْ
ع	مث	اصلی بات، حقیقت	اَصْلِیَّتْ	اَصْلِیَتْ
ع	مذ	بنیادیں	اُصُوْلْ	اَصُوْلْ
ع	مث	نسبت	اِضَافَتْ	اَضَافَتْ
ع	مذ	زیادتی	اِضَافَہْ	اَضَافَہْ
ع	مذ	بے قراری، گھبراہٹ	اِضْطِرَابْ	اِضْطَرَابْ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِضْلَاعْ	اَضْلَاعْ	ضلع کی جمع. خطۂ زمین	مذ	ع
اَطَاعَتْ	اِطَاعَتْ	فرماں برداری	مث	ع
اِطْرَافْ	اَطْرَافْ	طرف کی جمع، طرفیں	مث	ع
اِطْفَالْ	اَطْفَالْ	طفل کی جمع، بچے	مذ	ع
اِطْلَاعْ	اِطِّلَاعْ	خبر	مث	ع
اِطْمَنَانْ	اِطْمِیْنَانْ	تسلّی، ڈھارس	مذ	ع
اَطْنَابْ	اِطْنَابْ	بات کو طول دینا	مذ	ع
اِطْہَارْ	اَطْہَارْ	طاہر کی جمع، پاک لوگ	مذ	ع
اَظْہَارْ	اِظْہَارْ	ظاہر کرنا	مذ	ع
اَعَانَتْ	اِعَانَتْ	مدد	مث	ع
اَعَادَہْ	اِعَادَہْ	دہرانا	مذ	ع
اِعْتُبَارْ	اِعْتِبَارْ	بھروسہ	مذ	ع
اِعْتُدَالْ	اِعْتِدَالْ	میانہ روی، درمیانی درجہ	مذ	ع
اِعْتُرَاضْ	اِعْتِرَاضْ	گرفت، نقطہ چینی	مذ	ع
اِعْتُرَافْ	اِعْتِرَافْ	تسلیم کرنا	مذ	ع
اِعْتَصَامْ	اِعْتِصَامْ	پرہیزگار ہونا، مضبوطی سے پکڑنا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِعْتُقَادُ	اِعْتِقَادُ	ایمان، عقیدہ	مذ	ع
اِعْتُکَافُ	اِعْتِکَافُ	مسجد میں معین مدت کیلئے گوشہ نشیں ہونا	مذ	ع
اِعْتُمَادُ	اِعْتِمَادُ	اعتبار، بھروسہ	مذ	ع
اَعْرَابُ	اِعْرَابُ	زیر' زبر' پیش کی علامتیں	مذ	ع
اِعْرَابِیُ	اَعْرَابِیُ	عرب کا دیہاتی	مذ	ع
اِعْضَاء	اَعْضَاء	عضو کی جمع، ہاتھ پاؤں وغیرہ	مذ	ع
اَعْلَانُ	اِعْلَانُ	ظاہر کرنا. ڈھنڈورا پیٹنا	مذ	ع
اِغْرَاضُ	اَغْرَاضُ	مقاصد	مذ،مث	ع
اِغْلَاط	اَغْلَاط	غلط کی جمع. بھول چوک	مذ.مث	ع
اَغْوَاء	اِغْوَاء	لے بھاگنا، ورغلاء کرلے جانا	مذ	ع
اِغْیَارُ	اَغْیَارُ	بیگانے جن سے رشتہ داری نہ ہو، اجنبی	مذ	ع
اَفَادَہُ	اِفَادَہُ	نفع، فائدہ پہنچانا	مذ	ف
اَفَاقَہُ	اِفَاقَہُ	ہوش میں آنا	مذ	ع
اَفْتَادُ	اُفْتَادُ	مصیبت، اتفاقی سانحہ	مث	ف
اِفْتَتَاحُ	اِفْتِتَاحُ	شروع کرنا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِفْتَخَارُ	اِفْتِخَارُ	فخر، بزرگی	مذ	ع
اِفْتَرَاء	اِفْتِرَاء	تہمت، جھوٹا الزام	مذ	ع
اِفْرَادُ	اَفْرَادُ	فرد کی جمع، لوگ	مذ	ع
اَفْرَاطُ	اِفْرَاطُ	کثرت، حدِ اعتدال سے بڑھ جانا	مث	ع
اَفْسُرْدِگیُ	اَفْسُرْدَگیُ	کمہلاہٹ، پژمردگی	مث	ف
اَفْشَاء	اِفْشَاء	ظاہر کرنا	مذ	ع
اِفْعَالُ	اَفْعَالُ	فعل کی جمع، کام	مذ	ع
اَفْضَلُیَت	اَفْضَلِیَّت	بڑائی	مث	ع
اِفْغَانُ	اَفْغَانُ	فریاد، پٹھان	مذ	ف
اَفْطَارُ	اِفْطَارُ	روزہ کھولنا	مذ	ع
اِفْکَارُ	اَفْکَارُ	فکریں	مذ	ع
اِفْلَاكُ	اَفْلَاكُ	افلاک، آسمان	مذ	ع
اِفْوَاجُ	اَفْوَاجُ	فوج کی جمع، فوجیں	مث	ف
اِفْوَاہ	اَفْوَاہ	بے اصل بات، مشتبہ خبریں	مذ، مث	ع
اِفْہَامُ	اَفْہَامُ	فہم کی جمع، عقلیں	مث	ف
اَفْہَامُ	اِفْہَامُ	سمجھانا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اَقَارَبُ	اَقَارِبُ	اقرب کی جمع، رشتہ دار	مذ	ع
اَقَامَتُ	اِقَامَتُ	قیام، تکبیر نمازِ باجماعت	مث	ع
اِقتَبَاسُ	اِقتِبَاسُ	چننا	مذ	ع
اِقتَدَاء	اِقتِدَاء	پیروی کرنا، امام کے پیچھے نماز پڑھنا	مذ	ع
اِقتَدَارُ	اِقتِدَارُ	حکومت	مذ	ع
اَقدَامُ	اِقدَامُ	پیش قدمی کرنا، ارتکاب	مذ	ع
اَقرَارُ	اِقرَارُ	وعدہ کرنا	مذ	ع
اَقرَبَاء	اَقرِبَاء	قریب کی جمع، قریب کے رشتہ دار	مذ	ع
اِقسَامُ	اَقسَامُ	قسم کی جمع، قسمیں	مث	ع
اِقطَابُ	اَقطَابُ	قطب کی جمع	مذ	ع
اَقلِیَتُ	اَقَلِّیَّتُ	کم تعداد، کسی ملک میں کوئی خاص گروہ جس کی تعداد کم ہو	مث	ع
اِقوَالُ	اَقوَالُ	قول کی جمع، باتیں۔ مقولے	مذ	ع
اِقوَامُ	اَقوَامُ	قوم کی جمع، قومیں	مذ	ع
اِکَابِرُ	اَکَابِرُ	اکبر کی جمع، بڑے لوگ	صف	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ھ	صف	بے فائدہ، ضائع	اَکارَت	اِکارَت
ھ	مذ	تنگ ہونا، بیزار ہونا	اُکتانا	اَکتانا
ع	مذ	کمانا، ذاتی محنت سے حاصل کرنا	اِکتِساب	اِکتَساب
ع	مذ	کافی سمجھنا	اِکتِفاء	اِکتَفاء
ع	مث	کثرت	اَکثَرِیَّت	اَکثَرِیَت
ھ	مص	جڑ سے کھودنا	اُکھاڑنا	اَکھاڑنا
ھ	صف	جمع کیا ہوا. جمع کرنا	اِکٹّھا	اِکھٹّا
ع	مذ	کرم، بخشش	اِکرَام	اَکرَام
ھ	مص	ابھارنا. آمادہ کرنا	اُکسانا	اَکسانا
ع	مث	نہایت مفید۔ کیمیا	اِکسِیر	اَکسِیر
ھ	صف	اپنے ماں باپ کا ایک ہی بیٹا	اِکلَوتا	اَکلَوتا
ع	مث	گزارش، درخواست	اِلتِجاء	اِلتَجاء
ع	مذ	کسی بات کو لازم کرلینا	اِلتِزام	اِلتَزام
ع	مث	رغبت. مہربانی، متوجہ ہونا	اِلتِفات	اِلتَفات
ع	مذ	درخواست	اِلتِماس	اِلتَماس
ع	مذ	ملتوی کرنا، ٹال دینا	اِلتِواء	اِلتَواء

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اَلْحَادُ	اِلْحَادُ	دینِ حق سے پھر جانا	مذ	ع
اَلْحَاقُ	اِلْحَاقُ	ملنا، شامل ہونا	مذ	ع
اَلْحَان	اِلْحَان	اچھی آواز سے گانا یا پڑھنا	مذ	ع
اَلْزَامُ	اِلْزَامُ	قصوروار ٹھہرانا	مذ	ع
اِلْطَافُ	اَلْطَافُ	لطف کی جمع۔ مہربانیاں	مذ	ع
اَلْوِدَاع	اَلْوَدَاع	رخصت	مث	ع
اَلْہَامُ	اِلْہَامُ	خدا کی طرف سے دل میں آئی ہوئی بات	مذ	ع
اَلْغَيَاثُ	اَلْغِيَاثُ	فریاد سننے والا	صف	ع
اَلْقَاء	اِلْقَاء	اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی ہوئی بات	مذ	ع
اِلْقَابُ	اَلْقَابُ	لقب کی جمع۔ اچھی یا بری صفت کی وجہ سے پڑا ہوا نام	مذ	ع
اَمَارَتُ	اِمَارَتُ	دولت مندی، سرداری	مث	ع
اَمَامُ	اِمَامُ	پیشوا، نماز پڑھانے والا	مذ	ع
اَمَامَتُ	اِمَامَتُ	رہنمائی۔ جماعت کو نماز پڑھانے کا کام	مث	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	حفاظت، پناہ	اَمَانٌ	اِمَانٌ
ع	مث	سپرد کی ہوئی چیز	اَمَانَتٌ	اِمَانَتٌ
ع	مذ	جانچ. پڑتال، آزمائش	اِمْتِحَانٌ	اِمْتَحَانٌ
ع	مذ	ملاوٹ	اِمْتِزَاجٌ	اِمْتَزَاجٌ
ع	مذ	فرق	اِمْتِيَازٌ	اِمْتَيَازٌ
ع	مث	مثل کی جمع، کہاوتیں	اَمْثَالٌ	اِمْثَالٌ
ع	مث	مثال کی جمع۔ مثالیں	اَمْثِلَهٌ	اَمْثَلَهٌ
ع	مث	مدد	اِمْدَادٌ	اَمْدَادٌ
ع	مذ	مرض کی جمع۔بیماریاں	اَمْرَاضٌ	اِمْرَاضٌ
ع	مذ	رکاوٹ، کنجوسی، دیر سے انزال ہونا	اِمْسَاكٌ	اَمْسَاكٌ
ع	مذ	ممکن ہونا	اِمْكَانٌ	اَمْكَانٌ
ع	مث	رسم الخط	اِمْلَاء	اَمْلَاء
ع	مث	ملک کی جمع، جائیداد	اَمْلَاكٌ	اِمْلَاكٌ
ع	مذ	چین	اَمْنٌ	اَمَنٌ
ع	مذ	امر کی جمع، بہت سے کام	اُمُوْرٌ	اَمُوْرٌ
ع	مث	اُم کی جمع. مائیں	اُمَّهَاتٌ	اُمْهَاتٌ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اُمِیدُ	اُمّیدُ	آرزو، حمل	مث	ف
اِنْتَبَاہُ	اِنْتِبَاہُ	خبردار کرنا	مذ	ع
اِنْتَخَابُ	اِنْتِخَابُ	چناؤ، پسند کرنا	مذ	ع
اِنْتَسَابُ	اِنْتِسَابُ	منسوب کرنا	مذ	ع
اِنْتَشَارُ	اِنْتِشَارُ	تتربتر ہونا، پریشان، شہوت پیدا ہونا	مذ	ع
اِنْتَظَارُ	اِنْتِظَارُ	امید، راہ دیکھنا	مذ	ع
اِنْتَظَامُ	اِنْتِظَامُ	بندوبست	مذ	ع
اِنْتَقَالُ	اِنْتِقَالُ	مقام تبدیل کرنا، وفات	مذ	ع
اِنْتَقَامُ	اِنْتِقَامُ	بدلہ	مذ	ع
اِنْتَہَائِیْ	اِنْتِہَائِیْ	آخری	صف	ع
اِنْجِیْرُ	اَنْجِیْرُ	ایک مشہور درخت اور ایک پھل جو گولر کے برابر کھانے میں میٹھا ہوتا ہے	مذ	ف
اَنْجِیْلُ	اِنْجِیْلُ	عیسائیوں کی مقدس کتاب	مث	ع
اَنْچَارْجُ	اِنْچَارْجُ	وہ شخص جس کے اہتمام میں کوئی چیز یا انتظام ہو	مذ	انگ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِنْحَرَافُ	اِنْحِرَافُ	پھر جانا	مذ	ع
اِنْحَصَارُ	اِنْحِصَارُ	منحصر ہونا، محصور ہونا	مذ	ع
اَنْدَرُوْنِیُ	اَنْدَرُوْنِیُ	داخلی	صف	ف
اَنْزَالُ	اِنْزَالُ	منی نکلنا. اتارنا	مذ	ع
اِنْسَابُ	اَنْسَابُ	نسب کی جمع، نسلیں	مذ	ع
اِنْسَدَادُ	اِنْسِدَادُ	روک تھام	مذ	ع
اُنْسِیَتُ	اُنْسِیَّتُ	محبت	مث	ع
اِنْصَارُ	اَنْصَارُ	مددگار، مدینے کے وہ باشندے جنھوں نے سرکار دوعالم ﷺ کی مدد کی تھی	مذ	ع
اَنْصَافُ	اِنْصَافُ	عدل	مذ	ع
اِنْصَرَافُ	اِنْصِرَافُ	پھر آنا، لوٹ آنا	مذ	ع
اِنْضَمَامُ	اِنْضِمَامُ	پیوست کرنا	مذ	ع
اَنْعَامُ	اِنْعَامُ	کارگزاری کا صلہ، تحفہ	مذ	ع
اِنْعَکَاسُ	اِنْعِکَاسُ	عکس جھلکنا، سایہ	مذ	ع
اِنْعَقَادُ	اِنْعِقَادُ	منعقد ہونا	مذ	ع
اِنْفَاسُ	اَنْفَاسُ	نفس کی جمع۔ دم، سانسیں	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
اِنُفَرَادِیَت	اِنفِرَادِیَّت	تنہا ہونا، ذاتی خصوصیت	مث	ع
اِنُقَلَاب	اِنقِلَاب	تغیرو تبدل	مذ	ع
اَنُکَارُ	اِنکَارُ	نا ماننا	مذ	ع
اِنُکَسَارِی	اِنکِسَارِی	عاجزی	مث	ع
اِنُکَشَاف	اِنکِشَاف	کھلنا، ظاہر ہونا	مذ	ع
اَنَنَاس	اَنَنَّاس	ایک شیریں ذائقہ خوشبودار مشہور پھل جو لمبوترا ہوتا ہے	مذ	پر، ار
اِنُوَاع	اَنوَاع	نوع کی جمع۔ قسمیں	مذ	ع
اِنُہَدَام	اِنہِدَام	گرانا	مذ	ع
اِنُہَمَاک	اِنہِمَاک	مصروفیت، انتہائی مشغولیت	مذ	ع
اَوُلَیَاء	اَولِیَاء	ولی کی جمع	صف	ع
اَہَانَت	اِہَانَت	توہین کرنا	مث	ع
اِہُتَمَام	اِہتِمَام	انتظام	مذ	ع
اَہُلِیَت	اَہلِیَّت	قابلیت	مث	ع
اَہُمِیَت	اَہمِیَّت	وقعت، ضرورت	مث	ع
بِالُجَبَر	بِالجَبَر	زبردستی	مذ	ع
بَازُپُرس	بَازپُرس	پوچھ گچھ	مث	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
بَاطِنِیْ	بَاطِنِیْ	اندرونی، پوشیدہ	صف	ع
بَاقِرْ	بَاقِرْ	بہت بڑا عالم، لقبِ ابو جعفر محمد بن علی (رضی اللہ عنہ)	صف	ع
بَالُغَہْ	بَالِغَہْ	جوان عورت	مث	ع
بَاہِرْ	بَاہَرْ	بیرون	مذ	ھ
بَخَارْ	بُخَارْ	حرارت. تپ	مذ	ع
بُخَلْ	بُخْلْ	لالچ، کنجوسی	مذ	ع
بَدَرْ	بَدْرْ	چودھویں کا چاند۔ مشہور میدانِ جنگ	مذ	ار
بَدَکْنَا	بِدَکْنَا	ڈر کر چونکنا	مذ	ع
بَرَابِرِیْ	بَرَابَرِیْ	مقابلہ، ہم سری	مث	ار
بِرَادَرْ	بَرَادَرْ	بھائی	مذ	ف
بَرَادِرِیْ	بَرَادَرِیْ	قرابت داری۔ جماعت	مث	ف
بَرْبَرِیَتْ	بَرْبَرِیَّتْ	وحشی پن۔ خونخواری	مث	ع
بَرْصْ	بَرَصْ	سفید کوڑھ	مذ	ع
بَرْکَتْ	بَرَکَتْ	کثرتِ نعمت	مث	ع
بَرْہِنَہ	بَرَہْنَہ	ننگا، عریاں	صف	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
بَزَازْ	بَزّازْ	کپڑا بیچنے والا	مذ	ع
بَزُرگ	بُزُرگ	بڑی عمر کا، خدا رسیدہ ولی	صف	ف
بَزَمْ	بَزْمْ	محفل	مث	ف
بَسَاطْ	بِساطْ	طاقت	مذ	ع
بَشَارَتْ	بِشَارَتْ	خوشخبری	مث	ع
بُغَضْ	بُغْضْ	عداوت	مذ	ع
بَنْدَگِی	بَنْدَگِی	عبادت، فرمانبرداری	مث	ار
بَہادُرِی	بَہادُرِی	دلیری	مث	ار
بَہِشْتْ	بِہِشْتْ	جنت	مث	ف
بَیَابَانْ	بِیَابَانْ	ریگستان، ویرانہ	مذ	ار
بَیْتَ الْمُقَدَّسْ	بَیْتَ الْمَقْدَسْ	پاک گھر، (مجازاً) مسجد اقصیٰ (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	مذ	ع
پھَتَرْ	پَتّھرْ	سنگ	مذ	ھ
پَرِسْتَارْ	پَرَسْتَارْ	شیدائی	مذ	ف
پَرَسْتَشْ	پَرَسْتِشْ	عبادت، بندگی	مث	ار
پَرَیْشَانِی	پَرِیْشَانِی	دکھ، اضطراب	مذ	ف
پَسَنْدِیْدَگِی	پَسَنْدِیْدَگِی	مرضی، پسند آنا	مث	ار

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
پِنْدَارْ	پَنْدَارْ	غوروفکر، خیال، تکبر	مذ	ار
پَنْدُرَہ	پَنْدَرَہ	دس اور پانچ	صف	ھ
پَہلْوَانْ	پَہْلَوَانْ	کشتی لڑنے والا	مذ	ار
پَیْچِیْدَگِیْ	پَیْچِیْدَگِیْ	الجھاؤ	مث	ار
پَیْوِسْتَہْ	پَیْوَسْتَہْ	ملا ہوا	-	ف
تَازْگِیْ	تَازَگِیْ	نیاپن	مث	ف
تَازْیَانَہْ	تَازِیَانَہْ	کوڑا	مذ	ع
تَبَادُلَہ	تَبَادِلَہ	تبدیلی	مذ	ع
تَرُسْ	تَرَسْ	رحم	مذ	ھ
تُرَشْ	تُرُشْ	کھٹا، بدمزاج	صف	ف
تَرْجُمَانِی	تَرْجَمَانِی	تفسیر، تعبیر	مث	ع
تَجَاوْزْ	تَجَاوُزْ	حد سے بڑھنا	مذ	ع
تَجَرْبَہْ	تَجْرِبَہْ	آزمائش، واقفیت	مذ	ع
تَجَوْرِیْ	تِجَوْرِیْ	لوہے کی الماری جس میں زرومال اور قیمتی چیزیں حفاظت کے لئے رکھی جائیں	مث	ار
تَذَبْذَبْ	تَذَبْذُبْ	بے چینی، شک وشبہ	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
تَرانَا	تِرانَا	ابھارنا، ڈوبتے کو نکالنا	مص	ھ
تَرُجُمَہُ	تَرْجَمَہُ	ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا	مذ	ع
تَصَادَمُ	تَصَادُمُ	باہم ٹکرانا	مذ	ع
تَعَقُّبُ	تَعَاقُبُ	پیچھا کرنا	مذ	ع
تَعَلَّقُ	تَعَلُّقُ	واسطہ	مذ	ع
تَعَیَّشُ	تَعَیُّشُ	عیش و عشرت	مذ	ع
تَفَاخَرُ	تَفَاخُرُ	غرور کرنا	مذ	ع
تَفَرُقَہُ	تَفْرِقَہُ	فرق. اختلاف، نااتفاقی	مذ	ع
تَفَکَّرُ	تَفَکُّرُ	سوچ بچار	مذ	ع
تَقَابَلُ	تَقَابُلُ	مقابلہ	مذ	ع
تَقَرَّرُ	تَقَرُّرُ	مقرر کرنا	مذ	ع
تِلَاشُ	تَلَاشُ	کھوج	مث	ت
تَلَاطَمُ	تَلَاطُمُ	ولولہ، موجوں کا زور	مذ	ع
تَلَامُذَہُ	تَلَامِذَہ	شاگرد	مذ	ع
تَلَاوَتُ	تِلَاوَتُ	قرآن شریف پڑھنا، مطالعہ کرنا	مث	ع
تَلُخُ	تَلْخُ	کڑوا، ناگوار	صف	ت

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
تَلُفْ	تَلَفْ	ضائع، برباد	صف	ع
تَلَفَّظْ	تَلَفُّظْ	لفظ کا منہ سے ادا کرنا، لہجہ	مذ	ع
تَنَاوَلْ	تَنَاوُلْ	کھانا کھانا	مذ	ع
تَوَاضِعْ	تَوَاضُعْ	خاطر مدارات۔ عاجزی	مث	ع
تَوَکَّلْ	تَوَکُّلْ	بھروسہ کرنا	مذ	ع
تَہَلْکَہْ	تَہْلُکَہْ	ہلاکت، کہرام	مذ	ع
تَیَّمُمْ	تَیَمُّمْ	خاک سے وضو کرنا	مذ	ع
تَیَوَرِیْ	تِیُوْرِیْ	ماتھے کی سلوٹ	مث	ہ
ٹَمْٹَمَانَا	ٹِمْٹَمَانَا	ہلکی ہلکی روشنی دینا	مص	ہ
ثَابُتْ	ثَابِتْ	مانا ہوا، پورا	صف	ع
ثَبُوْتْ	ثُبُوْتْ	دلیل	مذ	ع
جَارُحَانَہ	جَارِحَانَہ	شدت کا، آگے بڑھنے والا	صف	ع
جَارُحِیَتْ	جَارِحِیَّتْ	ناجائز چڑھائی	مث	ع
جَانْ فِزَا	جَانْ فَزَا	دل خوش کرنے والا	صف	ف
جَاہَلِیَتْ	جَاہِلِیَّتْ	جہالت	مث	ع
جَاہَلْ	جَاہِلْ	ان پڑھ	صف	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
جَبْرُ	جَبْرٌ	ظلم، سختی	مذ	ع
جَدُوَلْ	جَدْوَلْ	فہرست	مث	ع
جِدَّہْ	جَدَّہْ	حجاز کے ایک شہر کا نام	مث	ع
جَذَامْ	جُذَامْ	کوڑھ	مذ	ع
جَذَبْ	جَذْبُ	چوسنا، کھینچنا	مذ	ع
جَرَابْ	جُرَّابْ	موزہ	مث	ع
جُرَّتْ	جُرْاَتْ	دلیری	مث	ع
جَرَح	جِرَح	وہ سوالات جو ایک فریق دوسرے سے حقیقت یا سچائی معلوم کرنے کے لئے کرے	مذ	ع
جِرْگَہْ	جَرْگَہْ	پنچائیت	مذ	ف
جُرَمْ	جُرْمْ	قصور	مذ	ع
جِزَاء	جَزَاء	ثواب، انعام	مث	ع
جَزَمْ	جَزْمْ	حرفِ ساکن پر ڈالی جانے والی علامت	صف	ع
جَزْيَہْ	جِزْيَہْ	اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر سالانہ محصول	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
جِسَارَتُ	جَسَارَتُ	جرأت	مث	ع
جِسَامَتُ	جَسَامَتُ	ڈیل ڈول، موٹاپا	مث	ع
جُسْتَجُوْ	جُسْتُجُوْ	تلاش، تجسس	مث	ف
جَسُدُ	جَسَدُ	بدن	مذ	ع
جَسْتَسُ	جَسْٹِسُ	عدالتِ عالیہ کا جج	مذ	انگ
جِسَمُ	جِسْمُ	بدن	مذ	ع
جَمَاعُ	جِمَاعُ	مباشرت، ہم بستری	مذ	ع
جُمِّيْرَات	جُمْعَرَاتُ	جمعہ سے ایک پہلے روز	مث	ار
جَشَنُ	جَشْنُ	خوشی کی محفل یا دعوت	مذ	ف
جَگِہُ	جَگَہُ	مقام و ٹھکانہ	مث	ھ
جَلُوْسُ	جُلُوْسُ	بہت سے لوگوں کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر بازاروں سے گزرنا	مذ	ع
جِمَادَاتُ	جَمَادَاتُ	جماد کی جمع، بے جان چیزیں	مذ	ع
جَمَادِی الْاٰخِرَۃ	جُمَادٰی الْاٰخِرَۃ	اسلامی سال کا چھٹا مہینہ	مذ	ع
جَمَاتُ	جَمَاعَتُ	گروہ، پارٹی، تنظیم، صفِ نماز	مث	ع
جِمَاہِی	جَمَاہِی	جسم میں ذرا تناؤ آکر منہ کا کھل جانا	مث	ھ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
جُمَّهْ	جُمُعَهْ	جمعرات کے بعد کا دن	مذ	ع
جَمِيَتْ	جَمْعِيَّتْ	جماعت	مث	ع
جَمُوْدْ	جُمُوْدْ	جم جانا، کام رک جانا	مص	ع
جِنَابَتْ	جَنَابَتْ	ناپاکی	مث	ع
جِنَازَہ	جَنَازَہ	لاش، تابوت	مذ	ع
جُنَّبْ	جُنُبْ	وہ آدمی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو	مذ	ع
جَنُتِي	جَنَّتِي	جنت میں جانے والا	صف	ار
جِنَسْ	جِنْسْ	نوع	مث	ع
جَنُوب	جُنُوب	ایک سمت کا نام	مذ	ع
جَنُوْنْ	جُنُوْنْ	پاگل پن، دیوانگی	مذ	ع
جُوَّا	جُوْآ	قماربازی، شرط سے داؤ لگانا	مذ	ھ
جَوَاہَرْ	جَوَاہِرْ	جوہر کی جمع، قیمتی پتھر	مذ	ع
جُھوٹا کھانا	جُوٹھا کھانا	بچا ہوا کھانا	صف	ھ
جَوْہِرِیْ	جَوْہَرِیْ	جواہرات کا سوداگر	مذ	ف
جَہَادْ	جِہَادْ	دین کی حمایت کے لئے ہتھیار اٹھانا، کوشش	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
جِہالَتْ	جَہالَتْ	بے علمی	مث	ع
جَہَرْ	جَہْرْ	اونچی آواز سے پڑھنا	مذ	ع
جَہَلْ	جَہْلْ	جہالت	مذ. مث	ع
جُہْلَاء	جُہَلَاء	جاہل کی جمع	مذ	ع
جَہَنُّمْ	جَہَنَّمْ	دوزخ	مذ	ع
جَھونْپَڑِیْ	جَھونْپَڑِیْ	جھونپڑا کی تصغیر، جھگی	مث	ھ
چَابَکْ	چَابُکْ	کوڑا	مذ	ف
چَاپْ لَوسْ	چَاپْ لُوسْ	خوشامدی	صف	ف
چِٹَائِیْ	چَٹَائِیْ	بوریا، گھاس کے پتوں کا فرش	مث	ھ
چِٹَخَنَا	چَٹَخَنَا	کڑکنا، پھوٹ جانا	مص	ھ
چَرَسْ	چَرَسْ	بھنگ اور افیون کے پتوں سے تیار کردہ ایک نشہ	مذ	ھ
چِرْکَا	چَرْکَا	ہلکا سا زخم. نقصان	مذ	ھ
چُنَانْچِہْ	چُنَانْچِہْ	جیسا کہ، اس طرح		ف
چَھپْکَلِیْ	چھپْکَلِیْ	ایک رینگنے والا جانور جو اکثر دیواروں پر رہتا ہے	مث	ھ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
چھلّانُگ	چھلانُگ	کودنا، جمپ، جست	مث	ہ
حَادْثَه	حَادِثَه	واقعہ، سانحہ	مذ	ع
حَاشْيَهْ	حَاشِيَهْ	شرح یا یادداشت جو متنِ کتاب سے باہر لکھی جائے، کنارہ	مذ	ع
حَاضْرِیْ	حَاضِرِیْ	نام کا پکارا جانا۔ موجودگی	مث	ع
حَافْظَهْ	حَافِظَهْ	قوتِ یادداشت	مذ	ع
حَاکُمَانَهْ	حَاکِمَانَهْ	حاکم کی طرح	صف	ف
حَالُيَهْ	حَالِيَهْ	جو واقعہ یا مسئلہ' حال ہی میں پیش آیا ہو	صف	ع
حَامْلَهْ	حَامِلَهْ	وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو	صف	ع
حَبُسْ	حَبَسْ	گھٹن	مذ	ع
حَبْشِیْ	حَبَشِیْ	کالا کلوٹا	مذ	ع
حَتُّی اَلْاَمْکَان	حَتّٰی الْاِمْکَان	جہاں تک ممکن ہو سکے	تابع فعل	ع
حَجَامَتْ	حِجَامَتْ	سر مونڈنے کا عمل	مث	ع
حَجْرِاَسْوَدْ	حَجَرِاَسْوَدْ	خانۂ کعبہ میں نصب ایک پتھر جسے حاجی بوسہ دیتے ہیں	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
حَدُث	حَدَث	وضو ٹوٹ جانا، نئی چیز	مذ	ع
حَدُوْد	حُدُوْد	حد کی جمع، حدیں	مذمث	ع
حِرَص	حِرْص	لالچ	مث	ع
حَرَاسَت	حِرَاسَت	قید	مث	ع
حَرُج	حَرَج	تنگی	مذ	ع
حَرَف	حَرْف	کنارہ، آواز کو ظاہر کرنے والا نشان، حروف تہجی	مذ	ع
حَرُکت	حَرَکَت	گردش۔ اعراب، کام	مث	ع
حَرُمَیْن	حَرَمَیْن	مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو کہتے ہیں	مذ	ع
حَرُوف	حُرُوف	حرف کی جمع	مذ	ع
حُرِیَت	حُرِّیَّت	آزادی	مث	ع
حَسَّاس	حُسَّاس	زیادہ محسوس کرنے والا	مذ	ع
حَسْب	حَسَب	سلسلۂ خاندان، نسب، مطابق	مذ	ع
حُسَن	حُسْن	خوب صورتی، خوبی	مذ	ع
حَسْنَات	حَسَنَات	نیکیاں	مث	ع
حَسْنَہ	حَسَنَہ	نیکی	مث	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	امام حسن (رضی اللہ عنہ) سے نسبت رکھنے والا	حَسَنِیُ	حَسْنِیُ
ع	مذ	چھوٹے چھوٹے رینگنے والے کیڑے مکوڑے	حَشَرَاتُ	حَشْرَاتُ
ع	مذ	گھیرا	حِصَارُ	حَصَارُ
ع	مذ	فائدہ، حاصل	حُصُوْلُ	حَصُوْلُ
ع	مذ	جناب، حضرت، قبلہ، تعظیم و عزت کا لقب	حُضُوْرُ	حَضُوْرُ
ع	مذ	فرمان	حُکْمُ	حُکُمُ
ع	مذ	حکیم کی جمع، دانا لوگ	حُکَمَاء	حُکْمَاء
ع	مث	ملک کا انتظام کرنیوالا ادارہ	حُکُوْمَتُ	حَکُوْمَتُ
ع	صف	حرام کی ضد. ذبح کیا ہوا	حَلَالُ	حِلَالُ
ع	مث	مٹھاس	حَلَاوَتُ	حِلَاوَتُ
ع	مذ	قسم کھانا، عہد و پیمان	حَلَفُ	حَلْفُ
ع	مذ	گلا	حَلْقُ	حَلَقُ
ع	مذ	سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا	حَلْقُوْمُ	حُلْقُوْمُ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
حَلُوْل	حُلُوْل	ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح داخل ہونا کہ دونوں میں تمیز نہ ہو سکے	مذ	ع
حِمَاقت	حَمَاقت	بے وقوفی	مث	ع
حَمَامْ	حَمَّامْ	نہانے کی جگہ	مذ	ع
حَمَائت	حِمَایَت	طرفداری	مث	ع
حَنُبلِی	حَنبَلِی	امام حنبل (قدس سرہ) کا پیروکار	مذ	ع
حَنُفِی	حَنَفِی	امام اعظم (قدس سرہ) کا پیروکار	صف	ع
حَوُصلَه	حَوْصَلَه	ہمت	مذ	ع
خَاتِمُ الْاَنْبِیَاء	خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء	نبی پاک ﷺ کا لقب	مذ	ع
خَاتُمَه	خَاتِمَه	نتیجہ. انتقال	مذ	ع
خَادُمَانَه	خَادِمَانَه	خادم کی مانند	صف	ف
خَادَمْ	خَادِمْ	خدمت کرنے والا، نوکر	مذ	ع
خَارُجِی	خَارِجِی	بیرونی، وہ فرقہ جو جنگِ صفین کے موقعہ پر حضرتِ علی (رضی اللہ عنہ) کا اسلئے مخالف ہو گیا کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے لڑنے کے بجائے ثالثی قبول کر لی	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
خَارَشْ	خَارِشْ	کھجلی	مث	ف
خَارْشِیْ	خَارِشِیْ	کھجلی والا	صف	ف
خَازَنْ	خَازِنْ	خزانچی	مذ	ع
خَاوِنْدْ	خَاوَنْدْ	شوہر	مذ	ف
خَبَطْ	خَبْطْ	دیوانگی، جنون	مذ	ع
خُسَرْ	خُسُرْ	سسر	مذ	ف
خُشَكْ	خُشْكْ	سوکھا، روکھا	صف	ف
خَشُوْع	خُشُوْع	عاجزی	مذ	ع
خَشِیَتْ	خَشِیَّتْ	ڈر، خوف	مث	ع
خُصُوْصِیَتْ	خُصُوْصِیَّتْ	خاص خوبی	مث	ع
خَضُوْع	خُضُوْع	گڑگڑانا	مذ	ع
خُفْگِیْ	خَفَگِیْ	ناراضی	مث	ف
خَطُوْط	خُطُوْط	خط کی جمع، لکیریں	مذ	ع
خَلَالْ	خِلَالْ	دانت کرید نے کا تنکا	مذ، مث	ع
خَلْعَتْ	خِلْعَتْ	وہ پوشاک جو بادشاہ کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
خُلْفَاءُ	خُلَفَاءُ	خلیفہ کی جمع، مسلمانوں کے بادشاہ	مذ	ع
خَلَقْ	خَلْقْ	مخلوق	مذ	ع
خِلْوَتْ	خَلْوَتْ	تنہائی	مث	ع
خَلُوْصْ	خُلُوْصْ	اخلاص، بے ریائی	مذ	ع
خَمَارْ	خُمَارْ	نشہ۔ کیف	مذ	ع
خُوَابْ	خَابْ	وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے	مذ	ع
خُوَاجَہْ	خَاجَہْ	سردار۔ آقا	مذ	ع
خُوَارْ	خَارْ	رسوا، ذلیل	صف	ف
خُوْدْکَشِیْ	خُوْدْکُشِیْ	اپنے آپ کو ہلاک کرنا	مث	ار
خُوَانْدَہْ	خَانْدَہْ	پڑھا لکھا	صف	ف
خُوَاہِشْ	خَاہِشْ	آرزو	مث	ف
خِیَالْ	خَیَالْ	تصور، فکر	مذ	ع
خَیَانَتْ	خِیَانَتْ	بددیانتی، امانت میں چوری	مث	ع
دَاخْلَہْ	دَاخِلَہْ	داخل ہونا	مذ	ع
دَخُوْلْ	دُخُوْلْ	دخل، رسائی	مذ	ع
دَرْجَہْ	دَرَجَہْ	مرتبہ، رتبہ	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
دَرَسْ	دَرْسْ	سبق، وعظ و نصیحت	مذ	ع
دَرُسْتْ	دُرُسْتْ	ٹھیک، صحیح	صف	ف
دَرُوْدْ	دُرُوْدْ	وہ دعا اور سلام جو نبی کریم ﷺ پر پڑھا جائے	مذ	ف
دُرْوَیْشْ	دَرْوَیْشْ	فقیر، صاحبِ معرفت	مذ	ف
دَفْعَۃً	دَفْعَۃً	فوراً، اچانک		ع
دَفَنْ	دَفْنْ	زمین میں چھپانا	مذ	ع
دُوکَانْ	دُکَّانْ	سودا بیچنے کی جگہ (اردو میں بلا تشدید مستعمل ہے)	مث	ع
دُکَھنْ	دُکَّھنْ	درد، تکلیف	مث	ھ
دُکِھیْ	دُکّھیْ	بیمار، مصیبت زدہ	مذ	ھ
دُلَاسَا	دِلَاسَا	تسلی	مذ	ف. ار
دَمَاغْ	دِمَاغْ	عقل، بھیجا، مغز	مذ	ع
دِوَاتْ	دَوَاتْ	سیاہی رکھنے کا ظرف	مث	ع
دُوبَدُوْ	دُوبُدُوْ	آمنے سامنے	صف	ف
دَوزُخِیْ	دَوزَخِیْ	جہنمی	صف	ف
دَوْمْ	دُوْمْ	دوسرا	صف	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
دَہِنْدَہْ	دِہَنْدَہْ	دینے والا	صف	ف
دَیَارْ	دِیَارْ	شہر	مذ	ع
دَیُوثْ	دَیُّوثْ	بدکاری سے دیدہ دانستہ چشم پوشی کرنیوالا۔ بے غیرت	مذ	ع
ڈْرَامَا	ڈِرَامَا	ناٹک	مذ	انگ
ڈْھٹَائِیْ	ڈِھٹَائِیْ	ضد، بے ادبی، بے شرمی	مذ	ھ
ذَاتْیَاتْ	ذَاتِیَاتْ	ذات سے متعلقہ باتیں، شخصیت	مث	ع
ذَائْقَہْ	ذَائِقَہْ	چکھنے کی قوت، مزہ	مذ	ع
ذِبَحْ	ذَبْحْ	شرعی طور پر جانور کو حلال کرنا، گلا کٹنا	مذ	ع
ذُرْیَتْ	ذُرِّیَّتْ	اولاد	مث	ع
ذَرْیَہْ	ذَرِیْعَہْ	واسطہ، وسیلہ	مذ	ع
ذِکَرْ	ذِکْرْ	زبان اور دل سے خدا کو یاد کرنا	مذ	ع
ذَکْیَہْ	ذَکِیَّہْ	تیز فہم عورت	مث	ع
ذَمِّیْ	ذِمِّی	غیر مسلم جو اسلامی سلطنت میں رہ کر جزیہ ادا کرے	مذ	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مث	ذہن کی تیزی	ذَہَانَتْ	ذِہَانَتْ
ع	مذ	حافظہ	ذِھْنْ	ذِھِنْ
ع	مث	طبیعت کا رجحان	ذِہْنِیَّتْ	ذِہْنِیَتْ
ع	مذ	واسطہ، تعلق	رَابِطَہْ	رَابْطَہْ
ع	مذ	وہ پیروانِ زید بن علی بن حسین جنہوں نے آپ (رضی اللہ عنہ) کا ساتھ چھوڑ دیا تھا	رَافِضِیْ	رَافْضِیْ
ع	مذ	لکھنے والا	رَاقِمْ	رَاقْمْ
ع	مذ	تعلق	رَبْطْ	رَبَطْ
ع	مث	جنگ میں پڑھنے کے اشعار	رَجَزْ	رَجْزْ
ع	مذ۔مث	واپس ہونا	رُجُوْعْ	رَجُوْعْ
ع	مذ	رزق، روزی	رِزْقْ	رِزَقْ
ف	مث	پہنچ	رَسَائِیْ	رِسَائِیْ
ع	مث	رواج، نشان، طور طریقے	رَسْمْ	رَسَمْ
ار	مذ	مضبوطی	رُسُوْخْ	رَسُوْخْ
ع	مذ۔مث	رسم کی جمع	رُسُوْمْ	رَسُوْمْ
ع	مث	دودھ پلانا	رَضَاعَتْ	رِضَاعَتْ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
رَطُوبَتْ	رُطُوبَتْ	تری	مث	ع
رِعَایَا	رَعَایَا	رعیت کی جمع، محکوم لوگ	مث	ع
رِفَاقَتْ	رَفَاقَتْ	ساتھ، دوستی	مث	ع
رَفْعَتْ	رِفْعَتْ	بلندی	مث	ع
رُفْقَاء	رُفَقَاء	رفیق کی جمع، ساتھی	مذ	ع
رِقَابَتْ	رَقَابَتْ	مخالفت، محبت میں شرکت	مث	ع
رَقَمْ	رَقْمْ	مال، دولت، تحریر	مث	ع
رَکَابْ	رِکَابْ	وہ آہنی حلقہ جس میں گھڑ سوار پاؤں رکھے	مث	ع
رَکَاتْ	رَکْعَتْ	نماز کا ایک حصہ، کھڑے ہونے سے بیٹھنے تک جس میں ایک رکوع آجائے	مث	ع
رُکَنْ	رُکْنْ	کسی جماعت کا ممبر	مذ	ع
رُکْنِیَتْ	رُکْنِیَّتْ	رکن ہونا، ممبری	مث	ع
رَکُوعْ	رُکُوعْ	نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا	مذ	ع
رَمْضَانْ	رَمَضَانْ	روزں کا مہینہ	مذ	ع
رِمُوزْ	رُمُوزْ	رمز کی جمع، اشارے	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
رَنُجَشُ	رَنُجِشُ	غم. ناخوشی	مث	ف
رَنُجِیْدگی	رَنُجِیْدگِی	رنجش، ملال	مث	ف
رَوَابَطُ	رَوَابِطُ	رابطہ کی جمع، تعلقات	مذ	ع
رَوَانُگِی	رَوَانُگِی	روانہ ہونا	مث	ف
رُوبَرُو	رُوبُرُو	آمنے سامنے	صف	ف
رُونَمَا	رُونُمَا	جو ظاہر ہو	صف	ف
رِواجُ	رَوَاجُ	عام دستور	مذ	ع
رِوَائتُ	رِوَایَتُ	حکایت	مث	ع
رُوحَانِیَتُ	رُوحَانِیَّتُ	روحانی قوت	مث	ع
رَوزگارُ	رُوزگارُ	نوکری، پیشہ	مذ	ف
رَوَشُ	رَوِشُ	طور طریقہ	مث	ف
رَوُشْنِی	رَوُشْنِی	چمک	مث	ف
رَہَائِشُ	رِہَائِشُ	قیام	مث	ار
رَہَائِی	رِہَائِی	آزادی، نجات	مث	ف
رَیَاکَارِی	رِیَاکَارِی	مکر. فریب	مث	ع.ف
رَیَاسَتُ	رِیَاسَتُ	حکومت	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
رَیَاضَتُ	رِیَاضَتُ	مشقت، نفس کشی	مث	ع
زَانُیَه	زَانِیَه	زناکار عورت، فاحشہ	مث	ع
زَاوُیَه	زَاوِیَه	ایک قسم کا نقطہ، (دوخطِ مستقیم کے ایک نقطہ پر ملنے سے جو کونہ پیدا ہوتا ہے اسے زاویہ کہتے ہیں)	مذ	ع
زُبُوْرُ	زَبُوْرُ	وہ الہامی کتاب جو حضرتِ داوٗد (علیہ السلام) پر نازل ہوئی	مث	ع
زَخَمُ	زَخْمُ	گھاؤ، ضرر، نقصان	مذ	ف
زَرَاعَتُ	زِرَاعَتُ	کاشتکاری	مث	ع
زَرَّافَه	زَرَافَه	لمبی گردن والا ایک افریقی جانور	مذ	ع
زَرَّه	زِرَه	فولاد کا جالی دار کرتا جو لڑائی میں پہنتے ہیں.	مث	ف
زَفَافُ	زِفَافُ	سہاگ رات	مث	ع
زَعِفْرَانُ	زَعْفَرَانُ	ایک نہایت خوشبودار، زرد رنگ کا پھول	مث	ع
زَکَامُ	زُکَامُ	ایک بیماری جو ناک اور گلے کی اندرونی سطح پر خراش پیدا کرتی ہے اور ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے.	مذ	ع
زَمَرُّدُ	زُمُرَّدُ	سبز رنگ کا قیمتی پتھر	مذ	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
زَنَاء	زِنَاء	حرام کاری	مذ	ع
زَنَّارُ	زُنَّارُ	وہ دھاگہ یا زنجیر جو مجوسی یا یہودی کمر میں باندھتے ہیں	مذ،مث	ف
زِنْدُگَانِیُ	زِنْدَگَانِیُ	حیات، عمر	مث	ار،ف
زَنْدِیْقُ	زِنْدِیْقُ	کافر	مذ	ع
زُوَالُ	زَوَالُ	کمی. گھاٹا، ترقی وعروج کا جاتا رہنا.	مذ	ع
زَوُجِیَت	زَوُجِیَّتُ	نکاح	مث	ع
زَیَادُ تِیُ	زِیَادَ تِیُ	ظلم	مث	ف
زَیَارَتُ	زِیَارَتُ	کسی متبرک مقام کا نظارہ	مث	ع
سَابَقَهُ	سَابِقَهُ	اگلے وقت کا	صف	ع
سَادُگِیُ	سَادَگِیُ	وہ حالت جو بغیر بناوٹ کے ہو، بھولاپن.	مث	ف
سَازُشِیُ	سَازِشِیُ	سازش کرنے والا	صف	ف
سَامُرِیُ	سَامِرِیُ	ایک یہودی جس نے زمانۂ موسیٰ (علیہ السلام) میں چاندی سونے کا بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے پرستش کروائی تھی	مذ	ع

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	سامع کی جمع، سننے والے	سَامِعِیْن	سَامَعِیْن
ع	مذ	صدمہ پہنچانے والا حادثہ	سَانِحَہ	سَانَحَہ
ف	صف	ہرا	سَبْز	سَبَز
ع	مذ	مرد و عورت کا وہ مقام جس کا پردہ واجب ہے، شرم گاہ	سِتْر	سَتَر
ف	مث	سونپا ہوا	سِپُرْد	سَپُرْد
ھ	مذ	بربادی	سَتِیَانَاس	سَتْیَانَاس
ع	مذ	خدا کے آگے سر جھکانا	سَجْدَہ	سِجْدَہ
ع	مذ	سجدہ کی جمع	سُجُوْد	سَجُوْد
ع	مث	صبح	سَحَر	سِحَر
ع	مث	روزہ رکھنے کی نیت سے رات کے آخری پہر کا کھانا	سَحَرِی	سَحْرِی
ف	صف	ٹھوس، مضبوط	سَخْت	سَخَت
ھ	صف	خوب صورت، متناسب	سُڈَوْل	سِڈَوْل
ع	مث	سما جانا	سِرَایَت	سَرَائیَت
ف	مذ	ایک آبی پرندہ	سُرْخَاب	سَرْخَاب
ھ	مص	کھسکنا، ہٹنا	سَرَکْنَا	سِرَکْنَا

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
سَرُوْر	سُرُوْر	خوشی، خمار	مذ	ع
سَطُوْر	سُطُوْر	سطر کی جمع. لائنیں	مث	ع
سُفُوْف	سَفُوْف	پسی ہوئی چیز، پوڈر	مذ	ع
سَکُوْت	سُکُوْت	خاموشی	مذ	ع
سَفَارِش	سِفَارِش	کسی کے حق میں کلمۂ خیر، وسیلہ	مث	ف
سَکُوْن	سُکُوْن	قرار، ٹھہراؤ	مذ	ع
سَکُوْنَت	سُکُوْنَت	مستقل قیام. رہائش گاہ	مث	ار
سَلّاخ	سَلَاخ	لوہے کی گول چھڑی	مث	ار
سَلَامُتِی	سَلَامَتِی	خیریت	مث	ف.ع
سَلُف	سَلَف	گزشتہ زمانے کے لوگ	صف	ع
سَلُوْك	سُلُوْك	برتاؤ	مذ	ع
سَمَنْدَر	سَمُنْدَر	بحر	مذ	ہ
سُنْبَل	سُنْبُل	ایک قسم کی خوشبودار گھاس	مذ	ف.ع
سُنْتَیں	سُنَّتیں	وہ طریقے جس پر رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ خلفاء رضی اللہ عنھم نے عمل کیا ہو	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
بِسَنجِیدگِیْ	سَنْجِیْدَگِیْ	بردباری	مث	ف
سُنُدَسْ	سُنْدُسْ	ریشم	مذ	ع
سَنْدُوْرْ	سِنْدُوْرْ	ایک قسم کا سرخ سفوف	مذ	ار
سُنُہَرِیْ	سُنَہْرِیْ	سونے کے رنگ کا، زریں	صف	ھ
سَوَارْ	سُوَارْ	سواری پر بیٹھا ہوا	مذ	ف
سَؤَالْ	سُؤَالْ	پوچھنا	مذ	ع
سَوُجَنْ	سُوْجَنْ	ورم	مث	ھ
سَوْدَاسَلَفْ	سَوْدَاسُلَفْ	بازار سے خریدی ہوئی چیزیں	مذ	ار
سُوْئِمْ	سِوُمْ	مردے کا تیجہ، تیسرا	صف	ف
سُہُوْلَتْ	سَہُوْلَتْ	آسانی	مث	ع
سَیَّاحَتْ	سِیَاحَتْ	سیر	مث	ع
سَیَاسِیْ	سِیَاسِیْ	سیاست سے تعلق رکھنے والا	صف	ع
سَیِّدْ	سَیِّدْ	آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سردار	مذ	ع
شَابَّاشْ	شَابَاشْ	آفرین، کلمہ تحسین		ف
شَافَعِیْ	شَافِعِیْ	امام شافعی کی پیروی کرنیوالا	مذ	ع
شَامُیَانَہ	شَامِیَآنَہ	کپڑے کا سائبان،	مذ	ار
شَجَاعَتْ	شُجَاعَتْ	بہادری	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
شَخْصِیَتْ	شَخْصِیَّتْ	شخص ہونے کی خصوصیت، ذات، درجہ، عزت	مث	ع
شَرُفْ	شَرَفْ	برتری	مذ	ع
شَرُفَاء	شُرَفَاء	شریف کی جمع، شریف لوگ	مذ	ع
شَرُکَاء	شُرَکَاء	شریک کی جمع، ساتھی	مذ	ع
شَرْمْ	شَرَمْ	حیا	مث	ف
شَرُیَتْ	شَرِیْعَتْ	مذہبی قانون	مث	ع
شَعَارْ	شِعَارْ	طریقہ	مذ	ع
شُعُبْدَہْ	شُعْبَدَہْ	جادو سے متعلق کھیل	مذ	ع
شُعُرَاء	شُعَرَاء	شاعر کی جمع، شعر لکھنے والے	مذ	ع
شُغَلْ	شُغْلْ	کام دھندہ. پیشہ. تفریح طبع	مذ	ع
شَفَاء	شِفَاء	صحت، تندرستی	مث	ع
شِفَاءَتْ	شَفَاعَتْ	گناہوں معافی کی سفارش	مث	ع
شَفُقْ	شَفَقْ	سرخی جو طلوعِ آفتاب سے پہلے صبح اور غروبِ آفتاب کے بعد شام کو نمودار ہوتی ہے	مث	ع
شَکَارْ	شِکَارْ	جانوروں کو مارنا. مرا ہوا جانور	مذ	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
شَکَایَتْ	شِکَایَتْ	گلہ۔ شکوہ	مث	ع
شُکَرْ	شُکْرْ	احسان ماننا	مذ	ع
شَکِسْتْ	شِکَسْتْ	ہار	مث	ف
شَکِسْتَہْ	شِکَسْتَہْ	خراب	مث	ف
شُکُوْرْ	شَکُوْرْ	بہت شکر کرنے والا	صف	ع
شَکُوْک	شُکُوْک	شک کی جمع۔ شبہات	مذ	ع
شَگَافْ	شِگَافْ	دراڑ، جھری	مذ	ف
شَگُفْتَہْ	شِگُفْتَہْ	کھلا ہوا	صف	ف
شُگُوْنْ	شَگُوْنْ	نیک انجام، فال	مذ	ف
شُمَالْ	شِمَالْ	قطبِ شمالی کی سمت	مذ	ع
شَمّعْ	شَمْعْ	موم بتی کی چربی	مث	ع
شِمْلَہْ	شَمْلَہْ	طرہ، عمامہ کا سرا یا چوٹی	مذ	ار
شَمُوْلْ	شُمُوْلْ	سب کو شامل ہونا	مذ	ع
شُہْدَاءْ	شُہَدَاءْ	شہید کی جمع۔ شہید ہونے والے	مذ	ع
شَہْرِیَتْ	شَہْرِیَّتْ	شہر کا باشندہ ہونے کی حالت، کسی ملک کا شہری ہونا	مث	ف

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع.ف	مث	صابر سے منسوب، فقراء کا ایک گروہ جو حضرت سید علاؤالدین علی احمد صابر کلیری سے منسوب ہے	صَابِرِیْ	صَابُرِیْ
ار	مذ	میل صاف کرنے کی چیز	صَابُنْ	صَابَنْ
ع	مذ	دوست	صَاحِبْ	صَاحَبْ
ع	مث	فجر	صُبْحُ	صُبَحُ
ع	مذ	برداشت	صَبْرُ	صَبَرُ
ع	مذ	ریگستان	صَحْرَاء	صِحْرَا
ع	مذ	سربراہ	صَدْرُ	صَدَرُ
ع	مذ	خیرات	صَدَقَهُ	صَدُقَهُ
ع	مث	راستہ	صِرَاطُ	صَرَاطُ
ع	مث	سختی، تکلیف	صُعُوْبَتُ	صَعُوْبَتُ
ع	مث	خصلت	صِفَتُ	صِفْتُ
ع	مذ	صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) کا ایک گروہ جو ہر وقت مصروف عبادت رہتا تھا	اَصْحَابِ صُفَّهُ	اَصْحَابِ صَفَّهُ
ع	مذ	چوبی بکس	صَنْدُوْقُ	صِنْدُوْقُ
ع	صف	جو صنعت سے تعلق رکھتی ہو	صَنْعَتِیْ	صَنَعْتِیْ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
صَیَامٌ	صِیَامٌ	صوم کی جمع، روزے	مذ	ع
ضَابُطَهٌ	ضَابِطَهٌ	قاعدہ	مذ	ع
ضَبَطٌ	ضَبْطٌ	حفاظت	مذ	ع
ضِخَامَتٌ	ضَخَامَتٌ	جسامت	مث	ع
ضَرَبٌ	ضَرْبٌ	مار. چوٹ	مذ	ع
ضُرُوْرٌ	ضَرُوْرٌ	لازم	صف	ع
ضُرُوْرَتٌ	ضَرُوْرَتٌ	حاجت	مث	ع
ضُرُوْرِیَاتٌ	ضَرُوْرِیَّاتٌ	ضروری چیزیں	مث	ع
ضِمَنٌ	ضِمْنٌ	ذیل	مذ	ع
ضُوٌ	ضَوٌ	روشنی	مث	ع
ضَیَاء	ضِیَاء	روشنی	مث	ع
ضَیَافَتٌ	ضِیَافَتٌ	مہمانی، دعوت	مث	ع
طَالُبَهٌ	طَالِبَهٌ	علم حاصل کرنے والی عورت	مث	ع
طَاہَرٌ	طَاہِرٌ	پاک	صف	ع
طَبَابَتٌ	طِبَابَتٌ	علاج کرنا	مث	ع
طِبَاقٌ	طَبَاقٌ	بڑی رکابی، تھالی	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
طَبْعِیْ	طَبَعِیْ	فطری	صف	ع
طَبْقَاتْ	طَبَقَاتْ	طبقہ کی جمع	مذ	ع
طَبِیَتْ	طَبِیْعَتْ	مزاج	مث	ع
طَرَزْ	طَرْزْ	طریقہ	مذ.مث	ع
طَلْبَہْ	طَلَبَہْ	طالب علموں کی جماعت	مذ	ع
طَلْبِیْ	طَلَبِیْ	بلاوہ	مث	ار
طَلُوْعْ	طُلُوْعْ	سورج وغیرہ کا نکلنا	مذ	ع
ظَالْمَانَہْ	ظَالِمَانَہْ	ظالم کی طرح	صف	ف
ظُلَمْ	ظُلْمْ	بے رحمی	مذ	ع
ظَہُوْرْ	ظُہُوْرْ	اظہار	مذ	ع
عَاجْزِیْ	عَاجِزِیْ	انکسار	مث	ار
عَارْضَہْ	عَارِضَہْ	دکھ	مذ	ع
عَارْفَانَہْ	عَارِفَانَہْ	عارف کی طرح	صف	ف
عَارْیَتْ	عَارِیَتْ	چندروز کیلئے مانگی ہوئی چیز، اردو میں بغیر تشدید کے مستعمل ہے	مث	ع
عَاشْقَانَہْ	عَاشِقَانَہْ	عاشقوں کی طرح	صف	ف
عَافْیَتْ	عَافِیَّتْ	خیریت	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
عَاقُبَتْ	عَاقِبَتْ	انجام	مث	ع
عَالُمِ دِیُنْ	عَالِمِ دِیُنْ	دین کا علم جاننے والا	مذ	ار
عَبُوْرْ	عُبُوْرْ	پار کرنا. خوب مہارت حاصل ہونا	مذ	ع
عَتَابْ	عِتَابْ	ملامت، غصہ	مذ	ع
عَجْمِیْ	عَجَمِیْ	عجم کا رہنے والا	صف	ع
عُجُوْبَہ	عَجُوْبَہ	انوکھی چیز	مذ	ع
عَدَالُتِیْ	عَدَالَتِیْ	عدالت کے متعلق	صف	ار
عَدَلْ	عَدْلْ	انصاف	مذ	ع
عَدْلِیَہ	عَدْلِیَّہ	عدل وانصاف کا شعبہ	مث	ع
عُذَرْ	عُذْرْ	حجت، سبب	مذ	ع
عَرْبِیْ	عَرَبِیْ	عرب سے منسوب، عرب کا باشندہ	صف	ع
عُرَسْ	عُرْسْ	کسی بزرگ کی سالانہ فاتحہ کی مجلس	مذ	ع
عَرَشْ	عَرْشْ	آٹھواں آسمان. تخت	مذ	ع
عَرَضْ	عَرْضْ	گزارش	مث	ع
عَرُوْجْ	عُرُوْجْ	بلندی	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
عَرُفَاتُ	عَرَفَاتُ	مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مقدس میدان	مذ	ع
عُضُوُ	عُضْوُ	بدن کا ٹکڑا	مذ	ع
عَطَارَدُ	عُطَارِدُ	ایک ستارہ	مذ	ع
عِطَرُ	عِطْرُ	خوشبو	مذ	ع
عَطَفُ	عَطْفُ	وہ حرف جو دو کلموں کو یا دو لفظوں کو ملائے۔ مہربانی	مذ	ع
عَطْيَه	عَطِيَّه	عطا۔ بخشش	مذ	ع
عَقَلُ	عَقْلُ	فہم	مث	ع
عَلْحَيْدَهْ	عَلَاحِدَهْ	الگ	صف	ع
عَلَاجُ	عِلَاجُ	بیمار کی دوا، تدبیر	مذ	ع
عِلَاقَهُ	عَلَاقَهُ	ضلع۔ تعلق	مذ	ع
عِلَمُ	عِلْمُ	واقفیت	مذ	ع
عُلْمَاء	عُلَمَاء	عالم کی جمع	مذ	ع
عِلْمِيَتُ	عِلْمِيَّتُ	علم ہونا	مث	ع
عَلْوِیُ	عَلَوِیّ	وہ شخص جو حضرت علی کی نسل سے ہو مگر حضرت فاطمہ کے بطن سے نہ ہو (رضی اللہ عنہما)	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
عَمَارَتُ	عِمَارَتُ	مکان	مث	ع
عَمَامَهُ	عِمَامَه	پگڑی (اردو میں بفتح اول مستعمل ہے)	مذ	ع
عَمْرُوْ	عَمْرُوْ	ایک نام	مذ	ع
عَمْلِیُ	عَمَلِیُ	عمل سے منسوب	صف	ع
عَمُوْمًا	عُمُوْمًا	عام طور پر	متعلق فعل	ع
عَنَادُ	عِنَادُ	دشمنی	صف	ع
عَنَایَتُ	عِنَایَتُ	مہربانی	مث	ع
عِوَضُ	عِوَضُ	بدلہ، معاوضہ	مذ	ع
عَیَادَتُ	عِیَادَتُ	بیمار پرسی	مث	ع
عِیَالُ	عَیَال	بال بچے (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	مذ	ع
عَیَانُ	عِیَانُ	ظاہر	صف	ع
غَالَبُ	غَالِبُ	فتح مند	صف	لر
غَالْبًا	غَالِبًا	شاید، یقیناً	تابع فعل	ع
غَبْطَهُ	غِبْطَهُ	رشک	مذ	ع
غَذَا	غِذَا	خوراک	مث	ع
غُرْضُ	غَرَضُ	مطلب	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
عَمَارَتْ	عِمَارَتْ	مکان	مث	ع
عَمَامَهْ	عِمَامَه	پگڑی (اردو میں بفتح اول مستعمل ہے)	مذ	ع
عَمُرُوْ	عَمْرُوْ	ایک نام	مذ	ع
عَمْلِیْ	عَمَلِیْ	عمل سے منسوب	صف	ع
عَمُوْمًا	عُمُوْمًا	عام طور پہ	متعلق فعل	ع
عَنَادْ	عِنَادْ	دشمنی	صف	ع
عَنَایَتْ	عِنَایَتْ	مہربانی	مث	ع
عِوَضْ	عِوَضْ	بدلہ، معاوضہ	مذ	ع
عَیَادَتْ	عِیَادَتْ	بیمار پرسی	مث	ع
عِیَالْ	عَیَال	بال بچے (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	مذ	ع
عَیَانْ	عِیَانْ	ظاہر	صف	ع
غَالَبْ	غَالِبْ	فتح مند	صف	ار
غَالُبًا	غَالِبًا	شاید، یقیناً	تابع فعل	ع
غَبُطَهْ	غِبْطَهْ	رشک	مذ	ع
غَذَا	غِذَا	خوراک	مث	ع
غُرْضْ	غَرَضْ	مطلب	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
فَرَاقُ	فِرَاقُ	جدائی	مذ	ع
فَرُبَهُ	فَرُبِهٔ	موٹا تازہ	صف	ف
فَرَشُ	فَرْشُ	چونے وغیرہ سے پختہ کی ہوئی زمین	مذ	ع
فِرُشَتَهُ	فِرِشْتَهُ	ایک قسم کی نوری مخلوق	مذ	ف
فَرَضُ	فَرْضُ	نماز کی وہ رکعتیں جن کا پڑھنا لازمی ہے۔ ضروری	مذ	ع
فَرُضِيَتُ	فَرْضِيَّتُ	لازم وضروری ہونا	مث	ع
فَرَقُ	فَرْقُ	تمیز	مذ	ع
فَرَنْگِیُ	فِرَنْگِیُ	یورپی۔ انگریز	مث	ف
فِسَادُ	فَسَادُ	فتنہ	مذ	ع
فَسَخُ	فَسْخُ	منسوخ	مذ	ع
فَصَلُ	فَصْلُ	پیداوار	مث	ع
فِضَاء	فَضَاء	رونق، کیفیت	مث	ع
فَضُوْلُ	فُضُوْلُ	بے فائدہ	صف	ع
فَضِيْلَتَيْں	فَضِيْلَتَيْں	(فضیلت کی جمع)، کمالات	مث	ع
فَقَرُ	فَقْرُ	درویشی، محتاجی	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
فِکَرْ	فِکْرْ	سوچ بچار، غم	مذ. مث	ع
فَلَانْ	فُلَانْ	شخصِ غیر معلوم	صف	ع
فَلْسِفیانَہْ	فَلْسَفیانَہْ	حکیمانہ	صف	ع
فُوَارَہْ	فَوّارَہْ	پانی کو اوپر پھینکنے کا آلہ	مذ	ع
فَوْقِیتْ	فَوْقِیَّتْ	ترجیح	مث	ع
فَیصَلَہْ	فَیصَلَہْ	حکم	مذ	ع
فَیُوضْ	فُیُوضْ	فیض کی جمع، فائدے	مذ	ع
قَابِلِیَتْ	قَابِلِیَّتْ	استعداد، لیاقت	مث	ع
قَادُرِیْ	قَادِرِیْ	حضرت عبدالقادر جیلانی (رحمہ اللہ) سے منسوب	صف	ع
قَادُرِیَہْ	قَادِرِیَّہْ	حضرت عبدالقادر جیلانی (رحمہ اللہ) سے منسوب ایک سلسلہ	مذ	ع
قَافْلَہْ	قَافِلَہْ	گروہ، کارواں	مذ	ع
قَافْیَہْ	قَافِیَہْ	علم وعروض میں ردیف سے پہلے کا نقطہ	مذ	ع
قُبَاعْ	قَبَاعْ	ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا کوٹ	مث	ع
قِبَاحَتْ	قَبَاحَتْ	خرابی	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
قَبَزُ	قَبْرُ	وہ گڑھا جس میں مردے کو دفن کرتے ہیں	مث	ع
قَبَضُ	قَبْضُ	پاخانہ نہ آنا، قابو کرنا	مذ	ع
قُبْطِیُ	قِبْطِیُ	فرعون کے ساتھی	مذ	ع
قَبَلُ	قَبْلُ	پہلے	صف	ع
قَبُوْرُ	قُبُوْرُ	قبر کی جمع	مذ.مث	ع
قُبُوْلُ	قَبُوْلُ	منظور، تسلیم (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	مذ	ع
قُبُوْلِیَّتُ	قَبُوْلِیَّتُ	منظوری، پسندیدگی	مث	ار
قَتَلُ	قَتْلُ	ہلاک کرنا	مذ	ع
قُدْرَتِیُ	قُدَرَتِیُ	فطری، پیدائشی	صف	ف
قَدْرِیَہُ	قَدَرِیَّہُ	ایک فرقہ جو قضاوقدر کا منکر ہے	مذ	ع
قُدْسِیَہُ	قُدْسِیَّہُ	قدسی کی تانیث، پاکیزہ	صف	ع
قُدْمُوْنُ	قَدَمُوْنُ	قدم کی جمع 'پاؤں	مذ	ع
قِرَاتُ	قِرَاءَ تُ	علم تجوید، حروف کا تلفظ درست مخرج سے ادا کرنا	مث	ع
قُرَانُ	قُرْآنُ	وہ کلام الٰہی جو سرکارِ مدینہ ﷺ پر نازل ہوا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
قَرَضٌ	قَرْضٌ	ادھار	مذ	ع
قَزَاقٌ	قَزَّاقٌ	ڈاکو	مذ	ت
قِسَاوَتٌ	قَسَاوَتٌ	سنگدلی، بے رحمی	مث	ع
قَسُمٌ	قَسَمٌ	حلف	مذ	ع
قِسَمٌ	قِسْمٌ	نوع، طرز	مث	ع
قَصَاصٌ	قِصَاصٌ	بدلہ	مذ	ع
قَصَدٌ	قَصْدٌ	ارادہ، خواہش	مذ	ع
قَصَرٌ	قَصْرٌ	محل، وہ نماز جو حالت سفر میں مقررہ رکعتوں سے کم پڑھی جائے	مذ، مث	ع
قَصُوْرٌ	قُصُوْرٌ	خطا	مث	ع
قَطَارٌ	قِطَارٌ	سیدھی اور لمبی صف (اردو میں بفتح اول غلط العام ہے)	مث	ع
قَطُعٌ	قَطْعٌ	کاٹ، طرز	مث	ع
قَطُعِیٌ	قَطَعِیٌ	یقینی	صف	ف
قَفُسٌ	قَفَسٌ	جال، جسم	مذ	ف
قُفُلٌ	قُفْلٌ	تالا	مذ	ع
قَلَّا بَازِیٌ	قَلَا بَازِیٌ	سر نیچے پاؤں اوپر کر کے لڑھکنا، کرتب	مث	ار

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
قَلَاوَہ	قِلَاوَہ	گلے کا پٹہ	مذ	ع
قَلَبُ	قَلْبُ	دل	مذ	ع
قَوَامُ	قِوَامُ	قیام، چاشنی، شیرہ	مذ	ع
بَحرِ قَلزَمُ	بَحرِ قُلزَمُ	وہ بحیرہ جو عرب اور مصر کے درمیان واقع ہے	مذ	ع
قَلَقُ	قَلَقُ	حسرت، بے قراری	مذ	ع
قَلمِیُ	قَلَمِیُ	قلم کا تحریری، دستی تحریری	مذ	ف
قَلُوبُ	قُلُوبُ	قلب کی جمع	مذ	ع
قُمَارُ	قِمَارُ	جو لبازی	مذ	ع
قُمُچِی	قَمُچِی	کوڑا، چابک	مث	ت
قُمرِیُ	قَمَرِیُ	وہ مہینے جو چاند کی چال کے مطابق قرار دیے گئے ہیں	مث	ع
قَمقَمَہُ	قُمقُمَہُ	ایک قسم کی چھوٹی قندیل	مذ	ع
قِنَاتُ	قَنَاتُ	کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چاروں طرف لگاتے ہیں	مث	ت
قِنَاعَتُ	قَنَاعَتُ	تھوڑی چیز پر راضی رہنا	مث	ع
قَندِیلُ	قِندِیلُ	ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکاتے ہیں	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
قَنُوتُ	قُنُوتُ	نمازِ وتر میں پڑھی جانے والی دعا	مث	ع
قَوْلَنجُ	قُوْلَنجُ	وہ درد جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے	مذ	ع
قَومِيَتُ	قَومِيَّتُ	نسل، کسی قوم کا ہونا	مث	ار
قَہَرُ	قَہْرُ	غضب	مذ	ع
قَيَادَتُ	قِيَادَتُ	رہنمائی، رہبری	مث	ع
قَيَاسُ	قِيَاسُ	اندازہ	مذ	ع
قَيَامُ	قِيَامُ	کھڑا ہونا	مذ	ع
قَيَامَتُ	قِيَامَتُ	روزِ حساب	مث	ع
قِيمُتِیُ	قِيمَتِیُ	بڑی قیمت کا، مہنگا	صف	ف
کَاغذِیُ	کَاغَذِیُ	کاغذ کا بنا ہوا	صف	ف
کَافَرَانَهُ	کَافِرَانَهُ	کافر کی طرح	صف	ع
کَاہُلِیُ	کَاہِلِیُ	سستی، آرام طلبی	مث	ف
کِبِیدُگِیُ	کَبِیدُگِیُ	رنجیدگی	مث	ف
کَتَابُ	کِتَابُ	رجسٹر، نوشتہ، رسالہ	مث	ع
کُپَاسُ	کَپَاسُ	روئی کا پودا	مث	ہ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
کُتبَه	کَتَبَه	وہ عبارت جو اکثر مقابر، مساجد، اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں	مذ	ع
کَتَھنُ	کَتِھن	مشکل (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	صف	ھ
کُدُورَتُ	کَدُورَتُ	رنجش	مث	ع
کِذّابُ	کَذّابُ	نہایت جھوٹا	صف	ع
کَرَامُ	کِرَامُ	ذی رتبہ اشخاص	صف	ع
کِرَامَتُ	کَرَامَتُ	انوکھا پن، خرق عادت، بزرگی	مذ	ع
کِرَاہَتُ	کَرَاہَتُ	گھن	مث	ع
کِرَامًا کَاتَبِیْنُ	کِرَامًا کَاتِبِیْنُ	وہ دو فرشتے جو انسان کے اعمال لکھتے رہتے ہیں	مذ	ع
کِرَاہنَا	کَرَاہنَا	درد سے آہ کرنا	مصدر	ھ
کَرَایَه	کِرَایَه	کسی چیز کے استعمال کی اجرت	مذ	ف
کَرَبُ	کَرْبُ	رنج، اضطراب	مذ	ع
کَرَشمَهُ	کَرِشمَهُ	حیرت انگیز بات	مذ	ف
کَرگَسُ	کُرگَسُ	گدھ	مذ	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
کَڑکّی	کُڑکِّی	وہ چیز جس سے چھوٹے پرندے پکڑتے ہیں	مث	ھ
کَسَانْ	کِسَانْ	کھیتی باڑی کرنے والا	مذ	ھ
کَسَمْپُرْسِیْ	کَسْمَپُرْسِیْ	ایسی حالت جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو	مث	ف
کَسَبْ	کَسْبْ	پیشہ	مذ	ع
کُسْمُسَانَا	کَسْمَسَانَا	انگڑائی لینا	مصدر	ھ
کَسُوفْ	کُسُوفْ	سورج گرھن	مذ	ع
کُشَادْگِیْ	کُشَادَگِیْ	فراخی، چوڑائی	مث	ف
کِشْتِیْ	کَشْتِیْ	سفینہ، ناؤ، بیڑی	مث	ف
کَشَشْ	کَشِشْ	کھنچاؤ، رغبت	مث	ف
کَشَفْ	کَشْفْ	غیب کی باتوں کا اظہار، الہام	مذ	ع
کِفَالَتْ	کَفَالَتْ	ذمہ داری	مث	ع
کَفَایَتْ	کِفَایَتْ	کافی ہونا، بچت	مث	ع
کُفُرْ	کُفْرْ	خدا کو نہ ماننا، ناشکری	مذ	ع
کَفَایَہْ	کِفَایَہْ	جو کافی ہو اور غیر سے مستغنی کردے	تابع فعل	ع
کَفَشْ	کَفْشْ	جوتے۔ پاپوش	مث	ف

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ع	مذ	وہ کپڑا جس میں مردے کو لپیٹتے ہیں	کَفَنْ	کَفُنْ
ع	صف	برابر . ہم ذات، برادری	کُفُوْ	کُفُو
انگ	مذ	محرر. منشی	کَلَرْکْ	کِلَرْکْ
ار	مذ	ایک پکا ہوا لیس دار مادہ جسے پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں ڈبو دیتے ہیں	کَلَفْ	کَلُفْ
ع	مذ	دینِ اسلام کی صداقت کا عقیدہ	کَلِمَہْ	کَلْمَہْ
ف	صف	بد نصیب	کَمْ بَخْتْ	کَمْ بَخَتْ
ف	مث	وہ فوج جو لڑائی میں مدد کے لئے بھیجی جائے	کُمَكْ	کَمَكْ
ع	مث	مقدار	کَمِیَّتْ	کَمْیَتْ
ف	مث	کمینہ پن	کَمِیْنَگِیْ	کَمِیْنُگِیْ
ف	مذ	ساحل	کَنَارَہْ	کِنَارَہْ
ف	مذ	اشارہ	کِنَایَہْ	کَنَایَہْ
ف	صف	کرنیوالا (مرکبات میں استعمال ہوتا ہے جیسے تحریر کنندہ)	کُنِنْدَہْ	کُنَنْدَہْ
ھ	مذ	بن بیاہا مرد	کُنْوَارَا	کَنْوَارَا

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
کُنِّیَت	کُنْیَت	وہ نام جو باپ ماں بیٹا بیٹی وغیرہ کے تعلق سے ڈالا جائے	مث	ع
کَواکِبْ	کَوَاکِبْ	روشن ستارے	مذ	ع
کَوفَتْ	کَوفْت	دکھ تھکن	مث	ف
کَیَارِیْ	کِیَارِیْ	کھیت یا باغ کا چھوٹا حصہ	مث	ھ
کَیفِیَت	کَیفِیَّت	حالت	مث	ع
کَیکَڑا	کِیکَڑا	ایک کیڑا جو بچھو کے مشابہ ہوتا ہے	مذ	ھ
گُبَرِیلَا	گُبْرِیلَا	بھورے کی مانند پردار کالا کیڑا جو گوبر میں رہتا ہے	مذ	ھ
گُدَڑِیَا	گُدْڑِیَا	گدڑی کی تصغیر	مث	ھ
گَرَجْ	گَرْجْ	بادل کی آواز، زور کی آواز	مث	ھ
گَرْسِنَگِی	گُرْسِنَگِی	بھوک	مث	ف
گِرَفْت	گِرِفْت	پکڑ، اعتراض	مث	ف
گَرْگِٹْ	گِرْگِٹْ	ایک قسم کی چھپکلی جو طرح طرح کے رنگ بدلتی ہے	مذ	ھ
گِرَوْہ	گُرَوْہ	جماعت، درجہ	مذ	ف
گِرَہْ	گِرِہْ	گانٹھ	مذ	ا

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
گَرْہَنْ	گِرْہَنْ	گہن	مذ	س
گَرے بَانْ	گَرِیْ بَانْ	قمیض کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے	مذ	ف
گُذَارَشْ	گُذَارِشْ	درخواست	مث	ف
گَزّکْ	گَزَکْ	ایک مٹھائی	مث	ف
گَزَنْدْ	گَزَنْدْ	نقصان	مذ	ف
گُفتگُوْ	گُفتگُوْ	بات چیت	مث	ف
گُلَہْرِیْ	گِلَہْرِیْ	چوہے کی مانند ایک جانور جس پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں	مث	ھ
گَنْدگِیْ	گَنْدگِیْ	غلاظت	مث	ف
گھرَسْنَا	گھرَسْنَا	کسی چیز میں اٹکا دینا	مصدر	ھ
گھرَکْنَا	گھرُکْنَا	ڈانٹنا. گھورنا	مث	ھ
گھڑَوَنْچِیْ	گھڑُوَنْچِیْ	لکڑی کا وہ چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھتے ہیں	مث	ھ
گھسْیَارَا	گِھسْیَارَا	گھاس بیچنے والا	مذ	ھ
گھمبِیْرْ	گھمَبِیْرْ	حوصلے والا	صف	س
گھمَنْڈْ	گھمَنْڈْ	غرور	مذ	ھ

لغت	جنس	معنی	درست	غلط
ھ	مذ	چھوٹی گول گھنٹیاں، ایک قسم کا بجنے والا زیور	گھنگرُو	گھنگرُو
ع	صف	وابستہ	لَاحِقْ	لَاحَقْ
ار	صف	ضروری، واجب	لَازِمیّ	لَازِمیْ
ف	صف	دبلا پتلا	لَاغَرْ	لَاغِرْ
ع	مذ	جبہ	لُبَّادَہْ	لِبَادَہْ
ف	مث	منت سماجت	لَجَاجَتْ	لِجَاجَتْ
ھ	صف	بے ہودہ، احمق	لَچَرْ	لُچَّرْ
ع	مذ	حیا، مروت	لِحَاظْ	لَحَاظْ
ع	مذ	سریلی آواز	لَحْنْ	لَحَنْ
ع	مث	نرمی، خوبصورتی	لَطَافَتْ	لِطَافَتْ
ع	مذ	مہربانی	لُطْفْ	لُطُفْ
ع	مذ	تھوک	لُعَابْ	لَعَابْ
ع	مث	پھٹکار، برا بھلا	لَعْنَتْ	نَعْلَتْ
ف	مث	غلطی	لَغْزِشْ	لَغَزَشْ
ف	صف	بے کار	لَغْوْ	لَغُوْ
ع	صف	لغت سے منسوب	لُغَوِیّ	لُغْوِیْ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
لَفَافَہ	لِفَافَہ	کاغذ کا خط کا غلاف۔ کفن کی بڑی چادر	مذ	ع
لَفظ	لَفظ	وہ بامعانی کلمہ جو منہ سے نکلے۔ بات	مذ	ع
لَقَاء	لِقَاء	ملاقات	مث	ع
لَکَڑہَارَا	لَکَّڑہَارَا	لکڑیاں چیرنے والا	مذ	ھ
لِلّٰھِیَت	لِلّٰھِیَّت	بے غرض	مث	ع
لَوَازمَات	لَوَازِمَات	لوازم کی جمع، سامان	مذ	ع
لَوَاطَت	لِوَاطَت	لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا	مذ	ع
لَوبَان	لُوبَان	ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے	مذ	ع
لَومَڑِی	لُومَڑِی	بلی کے قد کے برابر ایک جنگلی جانور	مث	ھ
لَہو	لَہْو	کھیل	مذ	ع
لَیَاقَت	لِیَاقَت	قابلیت	مث	ع
مَاجُدَہ	مَاجِدَہ	محترمہ	مذ	ع
مَاجَرَا	مَاجَرَا	سرگزشت. واقعہ		ع
مَاتُمِی	مَاتَمِی	ماتم کرنیوالا	صف	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَادْرِیْ	مَادَرِیْ	پیدائشی، ماں کی طرف منسوب	صف	ف
مَارْبَلْ	مَارْبِلُ	ایک قسم کا سفید پتھر	مذ	انگ
مَالْکَانَهْ	مَالِکَانَهْ	مالک کے طور پر	صف	ف
مَالْکِیْ	مَالِکِیّ	حضرتِ امام مالک (قدس سرہ) کا پیروکار	صف	ع
مَالِیَتْ	مَالِیَّتْ	قیمت	مث	ف
مَانَعْ	مَانِعْ	روکنے والا	مذ	ع
مُبَاحِثَهْ	مُبَاحَثَهْ	مناظرہ	مذ	ع
مُبَادْلَهْ	مُبَادَلَهْ	باہم تبادلہ کرنا	مذ	ع
مُبَالْغَهْ	مُبَالَغَهْ	کسی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا	مذ	ع
مُبَاہِلَهْ	مُبَاہَلَهْ	ایک دوسرے کے حق میں بددعا کرنا	مذ	ع
مُتَابِعَتْ	مُتَابَعَتْ	پیروی	مث	ع
مُتَبَرّكْ	مُتَبَرَّكْ	برکت والا	مذ	ع
مُتَبَسَّمْ	مُتَبَسِّمْ	مسکرانے والا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مُتُرَادِف	مُتَرَادِف	ہم معنی	مذ	ع
مُتْزَلْزَل	مُتَزَلْزِل	لغزش کھایا ہوا	مذ	ع
مُتْشَكَّل	مُتَشَكِّل	جس کی شکل اختیار کی جائے	مذ	ع
مُتُكَبَّر	مُتَكَبِّر	تکبر کرنے والا	مذ	ع
مُتُضَادُ	مُتَضَادُ	بر عکس	صف	ع
مُتُلَاشِیْ	مُتَلَاشِیْ	تلاش کرنیوالا	صف	ع
مُتُمَنِّیْ	مُتَمَنِّیْ	خواہش کرنیوالا	صف	ع
مُتُوَاتِرْ	مُتَوَاتِرْ	لگاتار	صف	ع
مُتُوَسَّطْ	مُتَوَسِّطْ	درمیانی راہ پکڑنے والا	مذ	ع
مَتِّیْ	مِتِّیْ	خاک	مث	ھ
مِتْیَالَهُ	مَتْیَالَهُ	مٹی کے رنگ کا	صف	ھ
مَثْبَتْ	مُثْبَتْ	جو منفی نہ ہو	صف	ع
مَثْلًا	مَثَلًا	جیسے	صف	ع
مُجَاوْرَتْ	مُجَاوَرَتْ	کسی مزار پر بطور مجاور رہنا	مث	ع
مُجَاہِدَہُ	مُجَاہَدَہُ	ریاضت	مذ	ع
مُجَسْمَه	مُجَسَّمَه	بت	مذ	ار

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَجلَسْ	مَجلِس	بزم	مث	ع
مُحَاذْ	مَحَاذْ	مقابلہ کی جگہ	مذ	ع
مَحَاسَبَہْ	مُحَاسَبَہْ	حساب	مذ	ع
مَحَاصَرَہْ	مُحَاصَرَہْ	گھیر اڈالنا	مذ	ع
مَحَالْ	مُحَالْ	مشکل۔ناممکن	صف	ع
مُحَبَّتْ	مَحَبَّتْ	پیار	مث	ع
مَحْبُوبِیَتْ	مَحْبُوبِیَّتْ	پیاراپن	صف	ع
مُحَلَّہْ	مَحَلَّہْ	کوچہ	مذ	ع
مِحنَتِیْ	مِحنَتِیْ	محنت کرنیوالا	صف	ار
مَحَوْ	مَحْوْ	گم. فناء	صف	ع
مُخَارِجْ	مَخَارِجْ	نکلنے کی جگہیں	مذ	ع
مُخَالَفَتْ	مُخَالَفَتْ	دشمنی	مث	ع
مَدَاخْلَتْ	مُدَاخَلَتْ	دخل	مث	ع
مُدَارِجْ	مَدَارِجْ	درجے	مذ	ع
مُدَارِسْ	مَدَارِسْ	مدرسے	مذ	ع
مُدَافِعَتْ	مُدَافَعَتْ	مزاحمت۔روک	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَدَاوَمَتْ	مُدَاوَمَتْ	ہمیشگی	مث	ع
مُدَثِّرْ	مُدَّثِّرْ	وہ جس نے کمبل لپیٹا ہو	صف	ع
مَدَحْ	مَدْحْ	تعریف	مث	ع
مَدَرْسَهُ	مَدْرَسَهُ	مکتب	مذ	ع
مَدْنِیْ	مَدَنِیْ	مدینہ سے منسوب	صف	ع
مَذَاکَرَهُ	مُذَاکَرَهُ	آپس میں بات چیت کرنا	مذ	ع
مُذَمَّتْ	مَذَمَّتْ	برائی	مث	ع
مَرَاجَعَتْ	مُرَاجَعَتْ	رجوع	مث	ع
مُرَاسْلَهُ	مُرَاسَلَهُ	چٹھی	مذ	ع
مَرَاسَمْ	مَرَاسِمْ	برتاؤ. رسومات	مذ	ع
مَرَاعَاتْ	مُرَاعَاتْ	رعایت	مث	ع
مَرَاقْبَهُ	مُرَاقَبَهُ	حضوری، دل سے خدا کا دھیان کرنا	مذ	ع
مِرَچْ	مِرْچْ	ایک پھل جو عموماً سرخ ہوتا ہے	مث	ھ
مَرْحِمَتْ	مَرْحَمَتْ	مہربانی	مث	ع
مَرْدَمْ شُمَارِیْ	مَرْدُمْ شُمَارِیْ	آدمیوں کی گنتی	مث	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَرْضْ	مَرَضْ	بیماری	مذ	ع
مُرْغَّنْ	مُرَغَّنْ	خوب روغن دار	صف	ف
مُرُوَّتْ	مُرُوَّتْ	اخلاق	مث	ع
مَرِیْدْ	مُرِیْدْ	مطیع. فرماں بردار	مذ	ع
مُرِیْدَیْن	مُرِیْدِیْن	مرید کی جمع، فرماں بردار	مذ	ع
مَزَاحْمَتْ	مُزَاحَمَتْ	روک ٹوک	مث	ع
مَزَارِعْ	مُزَارِعْ	کاشتکار	مذ	ع.ف
مُزَمِّلْ	مُزَّمِّلْ	کپڑوں میں لپٹا ہوا	صف	ع
مُسَافَتْ	مَسَافَتْ	فاصلہ	مث	ع
مُسَافُرَتْ	مُسَافَرَتْ	سفر	مث	ع
مَسَاوَاتْ	مُسَاوَاتْ	برابری	مث	ع
مَسَاوِیْ	مُسَاوِیْ	برابر	صف	ع
مَسَخْ	مَسْخْ	بری صورت میں بدل دینا	صف	ع
مَسْکِیْنْ	مِسْکِیْنْ	مفلس. کنگال	صف	ع
مُسْکُرَاہَٹْ	مُسْکَرَاہَٹْ	تبسم	مث	ھ
مَسْمَارْ	مِسْمَارْ	گرایا ہوا	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَسْوَاكْ	مِسْوَاكْ	دانت صاف کرنے کی ریشہ دار کھڑی	مث	ع
مَسْلَهُ	مَسْئَلَهُ	دینی بات	مذ	ع
مُشَابِہَتْ	مُشَابَہَتْ	تشبیہ	مث	ع
مُشَارُكَتْ	مُشَارَكَتْ	باہم شرکت کرنا	مث	ع
مُشَاعِرَهُ	مُشَاعَرَهُ	شاعروں کا جمع ہو کر شعر خوانی کرنا	مذ	ع
مُشَاغِلْ	مَشَاغِلْ	مشغلہ کی جمع، کام	مذ	ع
مَشَّاقْ	مُشَّاقْ	نہایت مشق رکھنے والا	صف	ع
مَشَاوِرَتْ	مُشَاوَرَتْ	آپس میں مشورہ کرنا	مث	ع
مُشَاہِرَہْ	مُشَاہَرَہْ	تنخواہ	مذ	ع
مَشْغِلَهُ	مَشْغَلَهُ	شغل	مذ	ع
مُشَقَّتْ	مَشَقَّتْ	محنت	مث	ع
مَشْوِرَهْ	مَشْوَرَهْ	صلاح. باہمی تجویز	مذ	ف
مَشِیَتْ	مَشِیَّتْ	مرضی	مث	ع
مَصَاحِبَتْ	مُصَاحَبَتْ	ہم نشینی	مث	ع
مُصَافَهُ	مُصَافَحَهُ	ملاقات کے وقت ہاتھ ملانا	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَصْحَفُ	مُصْحَفُ	قرآنِ مجید (یہ دونوں تلفظ درست ہیں)	مذ	ع
مُصَرّ	مُصِرّ	اصرار کرنیوالا	مذ	ع
مُصْطُفٰی	مُصْطَفٰی	چنا ہوا	مذ	ع
مَصْلِحَتُ	مَصْلَحَتُ	حکمت	مث	ع
مَصِیْبَتُ	مُصِیْبَتُ	تکلیف	مث	ع
مَضَافَاتُ	مُضَافَاتُ	اردگرد	مث	ع
مُضَائِقَهُ	مُضَایَقَهُ	حرج	مذ	ع
مَضْحَکَهُ	مُضْحَکَهُ	ہنسی	مذ	ع
مُطَابُقَتُ	مُطَابَقَتُ	موافقت	مث	ع
مُطَالُبَهُ	مُطَالَبَهُ	درخواست	مذ	ع
مُطَالِعَهُ	مُطَالَعَهُ	کتب بینی	مذ	ع
مُطَلَقَه	مُطَلَّقَه	طلاق شدہ	مث	ع
مُظَاہُرَہُ	مُظَاہَرَہُ	اظہار کرنا	مذ	ع
مَظَفَر	مُظَفَّرُ	فتح مند	مذ	ع
مَظْلَمَه	مُظْلَّمَه	ظلم وبے انصافی	مذ	ع
مَظْلُومِیَتُ	مَظْلُومِیَّتُ	ظلم رسیدہ ہونے کی حالت	مث	ع.ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مُعَاشَرَتْ	مُعَاشَرَتْ	کسی کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنا	مث	ع
مَعَاشِیْ	مُعَاشِیْ	روزی اور بسر اوقات کے متعلق	صف	ع
مَعَافْ	مُعَافْ	بری	صف	ع.ف
مُعَاقْبَتْ	مُعَاقَبَتْ	سزا	مث	ع
مُعَالُجَهْ	مُعَالَجَهْ	علاج	مذ	ع
مُعَامْلَهْ	مُعَامَلَهْ	واقعہ	مذ	ع
مُعَانْقَهْ	مُعَانَقَهْ	گلے ملنا	مذ	ع
مُعَانِیْ	مَعَانِیْ	مطالب	مث	ع
مُعَاوْضَهْ	مُعَاوَضَهْ	اجرت	مذ	ع
مُعَاوْنَتْ	مُعَاوَنَتْ	امداد	مث	ع
مُعَاہْدَہْ	مُعَاہَدَہْ	باہم قول و قرار	مذ	ع
مُعْتَبَرْ	مُعْتَبَرْ	اعتبار کیا گیا	صف	ع
مُعَجْزَہْ	مُعْجِزَہْ	وہ خلافِ عادت بات جو کسی نبی (علیہ السلام) سے ظاھر ہو	مذ	ع
مَعْدِنِیْ	مَعْدَنِیْ	دھاتی	صف	ع
مَعْرُفَتْ	مَعْرِفَتْ	پہچان	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَعَرْکَہ	مَعْرِکَہ	جنگ	مذ	ع
مَعْصُومِیَت	مَعْصُومِیَّت	پاک دامنی. بھولا پن	مث	ع.ف
مَعْقُولِیَت	مَعْقُولِیَّت	سمجھ بوجھ	مث	ع
مَعَنْوِیْ	مَعْنَوِیْ	معنی سے منسوب	صف	ع
مَعْیَار	مِعْیَار	کسوٹی. پیمانہ	مذ	ع
مُغَالُطَہ	مُغَالَطَہ	دھوکہ	مذ	ع
مَغَزْ	مَغْز	دماغ	مذ	ع
مُفَاخُرَت	مُفَاخَرَت	فخر	مث	ع
مَفَارُقَت	مُفَارَقَت	جدائی	مث	ع
مُفَت	مُفْت	بلا قیمت	صف	ف
مُفَلَس	مُفْلِس	غریب. کنگال	صف	ع
مُقَابُلَہ	مُقَابَلَہ	آمنا سامنا	مذ	ع
مُقَام	مَقَام	ٹھکانا	مذ	ع
مَقْبُولِیَت	مَقْبُولِیَّت	منظوری	مث	ع
مُقَدْمَہ	مُقَدِّمَہ	دیباچہ	مذ	ع
مُقَطَعَات	مُقَطَّعَات	وہ حروف جو قرآن کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَقْنَاطِیْسُ	مِقْنَاطِیْسُ	لوہے کو اپنی طرف کھینچنے والا پتھر	مذ	یو
مَکَالُمَہْ	مُکَالَمَہْ	گفتگو	مذ	ع
مَکَرُ	مَکْرُ	بہانہ	مذ	ع
مَلاَپُ	مِلاَپُ	میل جول	مذ	ھ
مُلَاحِظَہ	مُلَاحَظَہ	توجہ	مذ	ع
مُلَازُمَتُ	مُلَازَمَتُ	نوکری	مث	ع
مَلَامُتِی	مَلَامَتِیّ	لعنت کیا گیا	صف	ع
مَلُکُوتُ	مَلَکُوتُ	فرشتوں کا عالم	مذ	ع
مِلْکِیَتُ	مِلْکِیَّتُ	قبضہ	مث	ع
مَلْمَعُ	مُلَمَّعُ	قلعی	صف	ع
مِلِنْسَارُ	مِلَنْسَارُ	خوش اخلاق	صف	ار
مُمَاثِلَتُ	مُمَاثَلَتُ	مانند ہونا	مث	ع
مُمَانِعَتُ	مُمَانَعَتُ	روک	مذ	ع
مَنَاجَاتُ	مُنَاجَاتُ	وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے دعا مانگی جائے	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مِنارَہ	مَنارَہ	بلند ستون جو مسجد کے پہلو میں بنایا جائے	مث	ع
مُنَاسُبَت	مُنَاسَبَت	نسبت	مث	ع
مُنَاظُرَہ	مُنَاظَرَہ	تکرار. بحث	مذ	ع
مُنَافُقَت	مُنَافَقَت	ظاہر میں دوستی، باطن میں دشمنی	مث	ع
مَنُجھلَا	مَنجَھلَا	درمیان کا	مذ	ھ
مُندَرُجَہ	مُندَرِجَہ	درج کیا گیا	صف	ع
مَنُزَل	مَنزِل	پڑاؤ	مث	ع
مُنکَس	مُنعَکِس	الٹا، پلٹا ہوا	مذ	ع
مُنَقِّد	مُنعَقِد	انعقاد پانے والا	مذ	ع
مُنقَطَع	مُنقَطِع	قطع ہونے والا	مذ	ع
مُنکَشف	مُنکَشِف	کھلنے والا	مذ	ع
مُواجِہَہ	مُواجَہَہ	روبرو	مذ	ع
مُواخِذَہ	مُؤَاخَذَہ	بازپرس	مذ	ع
مَوَازُنَہ	مُوَازَنَہ	وزن میں برابر کرنا	مذ	ع
مُوَافُقَت	مُوَافَقَت	مطابقت	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
مَوتِیَا	مُوتِیَا	ایک پھول کانام	مذ	ھ
مُورَخَہ	مُؤَرَّخَہ	تاریخ دیا گیا	صف	ع
مَوسَمُ	مَوسِمُ	زمانہ۔وقت	مذ	ع
مَوسِیقِی	مُوسِیقِی	گانے بجانے کا علم	مث	ع
مَولِوی	مَولَوِی	علماء کا لقب	مذ	ع
مَولِویَت	مَولَوِیَّت	مولوی پن	مث	ع
مَہَاجِر	مُہَاجِر	ہجرت کرنیوالا	مذ	ع
مُہَاجِرَت	مُہَاجَرَت	اپنا وطن چھوڑ کر چلے جانا	مث	ع
مَہْمَان	مِہْمَان	جو آدمی کسی کے یہاں کچھ عرصہ کیلئے آکر ٹھہرے	مذ	ف
مَیَّت	مَیِّت	مردہ	مذ	ف

اسمِ فاعل ومفعول

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُبَارِك	برکت دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُبَارَك	وہ چیز جسے بابرکت بنایا گیا۔	مفعول	مذ	ع
مُبْتِلَا	آزمائش کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُبْتَلَا	جسے آزمائش میں ڈالا گیا	مفعول	مذ	ع

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُتأثِّر	اثر قبول کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتأثَّر	جس کا اثر قبول کیا جائے	مفعول	مذ	ع
مُتأخِّر	پیچھے رہنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتأخَّر	جسے پیچھے رکھا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتأسِّف	افسوس کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتأسَّف	وہ جس پر افسوس کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتأمِّل	غور کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتأمَّل	وہ جس پر غور کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَبادِل	بدل بننے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَبادَل	وہ جس کا بدل بنایا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَحَرِّك	حرکت دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَحَرَّك	جسے حرکت دی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَحَمِّل	برداشت کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُتَحَمَّل	جسے برداشت کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَحَيِّر	حیرانی میں پڑنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَحَيَّر	جسے حیرانی میں ڈالا گیا	مفعول	مذ	ع

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُتَذَبْذِبْ	شک وشبہ میں پڑنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَذَبْذَبْ	جسے شک وشبہ میں ڈالا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَشَدِّدْ	سختی کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُتَشَدَّدْ	جس پر سختی کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَشَكِّكْ	شک کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُتَشَكَّكْ	جس پر شک کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَصَادِمْ	ٹکرا جانیوالا	فاعل	مذ	ع
مُتَصَادَمْ	جس سے ٹکرایا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَعَجِّبْ	حیران ہونے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَعَجَّبْ	جسے حیران کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَعَصِّبْ	تعصب کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُتَعَصَّبْ	جس شے میں تعصب کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَغَيِّرْ	بدل جانے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَغَيَّرْ	جس میں تبدیلی کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَعَيِّنْ	مقرر کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَعَيَّنْ	جسے مقرر کیا گیا	مفعول	مذ	ع

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُتَفَرِّق	جدا جدا ہونے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَفَرَّق	جسے جدا جدا کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَكَلِّم	کلام کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَكَلَّم	جس چیز کے بارے میں کلام کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَنَازِع	اختلاف کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَنَازَع	جس چیز میں اختلاف کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُتَنَاسِب	باہم نسبت رکھنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَنَاسَب	جس چیز میں باہمی نسبت رکھی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَوَجِّه	توجہ کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَوَجَّه	جس پر توجہ کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَوَفِّی	وفات دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَوَفّٰی	جسے وفات دی گئی	مفعول	مذ	ع
مُتَوَكِّل	بھروسہ کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُتَوَكَّل	جس پر بھروسہ کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُجَاهِد	جہاد کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُجَاهَد	وہ جس پر جہاد کیا گیا	مفعول	مذ	ع

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُجْتَبِی	پسند کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُجْتَبٰی	وہ جسے پسند کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُجَدِّدْ	تجدید کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُجَدَّدْ	جس میں تجدید کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُحْتَرِمْ	حرمت کی رعایت کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُحْتَرَمْ	قابلِ احترام شے	مفعول	مذ	ع
مُحْتَشِمْ	شان و شوکت دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُحْتَشَمْ	جسے شان و شوکت عطا کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُخْتَصِرْ	مختصر کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُخْتَصَرْ	جسے مختصر کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُخَفِّفْ	تخفیف کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُخَفَّفْ	جس میں تخفیف کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُخِلّ	خلل ڈالنے والا	فاعل	مذ	ع
مُخَلّ	جس میں خلل ڈالا گیا	مفعول	مذ	ع
مُدَلِّلْ	دلیل سے ثابت کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُدَلَّلْ	جسے دلیل سے ثابت کیا گیا	مفعول	مذ	ع

لغت	جنس	نوع	معانی	لفظ
ع	مذ	فاعل	رہنمائی کرنیوالا	مُرْشِدْ
ع	مذ	مفعول	جس کی رہنمائی کی گئی (مرید)	مُرْشَدْ
ع	مذ	فاعل	زینت دینے والا	مُزَيِّنْ
ع	مذ	مفعول	جسے زینت دی گئی	مُزَيَّنْ
ع	مذ	فاعل	دعا کرنے والا	مُسْتَجِابْ
ع	مذ	مفعول	جس کی دعا قبول کی گئی	مُسْتَجَابْ
ع	مذ	فاعل	پسندیدہ سمجھنے والا	مُسْتَحِبْ
ع	مذ	مفعول	جسے پسندیدہ سمجھا گیا	مُسْتَحَبْ
ع	مذ	فاعل	استعمال کرنے والا	مُسْتَعْمِلْ
ع	مذ	مفعول	جسے استعمال کیا گیا	مُسْتَعْمَلْ
ع	مذ	فاعل	ٹھہرنے والا	مُسْتَقِرّ
ع	مذ	مفعول	جسے ٹھہرایا گیا	مُسْتَقَرّ
ع	مذ	فاعل	اعتماد کرنے والا	مُسْتَنِدْ
ع	مذ	مفعول	جس پر اعتماد کیا گیا	مُسْتَنَدْ
ع	مذ	فاعل	مانند ہونے والا	مُشَابِہْ
ع	مذ	مفعول	جس کی مانند ہوا گیا	مُشَابَہْ

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُشَاہِدٌ	معاینہ کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُشَاہَدٌ	جس چیز کا مشاہدہ کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُشْتَعِلٌ	غضبناک کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُشْتَعَلٌ	جسے غضبناک کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُطَهِّرَاتٌ	پاک کرنے والیاں	فاعل	مث	ع
مُطَهَّرَاتٌ	جنھیں پاک کیا گیا	مفعول	مث	ع
مُعَزِّزٌ	عزت دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُعَزَّزٌ	جسے عزت دی گئی	مفعول	مذ	ع
مُعَطِّرٌ	خوشبو دینے والا	فاعل	مذ	ع
مُعَطَّرٌ	جسے خوشبودار کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُعَظِّمَہٗ	تعظیم دینے والا	فاعل	مث	ع
مُعَظَّمَہٗ	جسے قابلِ تعظیم بنایا گیا	مفعول	مث	ع
مُعَلِّقٌ	لٹکانے والا	فاعل	مذ	ع
مُعَلَّقٌ	جسے لٹکایا گیا	مفعول	مذ	ع
مُفْرِدٌ	جدا کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُفْرَدٌ	جسے جدا کیا گیا	مفعول	مذ	ع

لفظ	معانی	نوع	جنس	لغت
مُفَصِّلٌ	تفصیل بیان کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُفَصَّلٌ	جس کی تفصیل بیان کی گئی	مفعول	مذ	ع
مُلْزِمٌ	الزام لگانے والا	فاعل	مذ	ع
مُلْزَمٌ	الزام لگایا ہوا	مفعول	مذ	ع
مُنْتَخِبٌ	انتخاب کرنے والا	فاعل	مذ	ع
مُنْتَخَبٌ	جس کا انتخاب کیا گیا	مفعول	مذ	ع
مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُنْتَظَرٌ	جس کا انتظار کیا جائے	مفعول	مذ	ع
مُنْتَظِمٌ	انتظام کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُنْتَظَمٌ	جس چیز کا انتظام کیا جائے	مفعول	مذ	ع
مُوجِدٌ	ایجاد کرنیوالا	فاعل	مذ	ع
مُوجَدٌ	جسے ایجاد کیا گیا	مفعول	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نَابُغَہ	نَابِغَہ	بے حد ذہین	مذ	ع
نَاظُرَہ	نَاظِرَہ	دیکھ کر پڑھنا	صف	ع
نَاظُرِیْنُ	نَاظِرِیْنُ	دیکھنے والے	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نِبَاتَاتُ	نَبَاتَاتُ	سبزیاں	مث	ع
نَتھارُنا	نِتھارُنا	پانی یا کسی رقیق شے سے میل کچیل دور کرنا	مذ	ھ
نَبضُ	نَبضُ	کلائی کی وہ رگ جو دھڑکتی رہتی ہے	مث	ع
نَثَرُ	نَثْرُ	وہ عبارت جو منظوم نہ ہو	مذ	ع
نِجَاتُ	نَجَاتُ	رہائی	مث	ع
نِجَاسَتُ	نَجَاسَتُ	گندگی	مث	ع
نَجُومِیُ	نُجُومِیُ	علم نجوم کا ماہر	مذ	ار
نِجّی	نِجی	ذاتی	مث	ار
نَچوڑُ	نِچوڑُ	خلاصہ	مذ	ھ
نَحَرُ	نَحْرُ	قربانی کرنا	مذ	ع
نَحُوسَتُ	نُحُوسَتُ	منحوس ہونا	مث	ع
نَخَلُ	نَخْلُ	کھجور کا درخت	مذ	ع
نِدَامَتُ	نَدَامَتُ	شرمندگی	مث	ع
نَڈَرُ	نِڈَرُ	بہادر	مث	ھ
نَذَرُ	نَذْرُ	منت	مث	عِ

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نَرُخُ نَامَهُ	نِرُخُ نَامَهُ	بازار کے بھاؤ کی فہرست	مذ	ف
نَرُگِسُ	نَرُگسُ	ایک پھول	مث	ف
نَرَمُ	نَرُمُ	ملائم	صف	ف
نَزَعُ	نَزُعُ	قربِ موت کی حالت	مث	ع
نَزَاعُ	نِزَاعُ	جھگڑا	مث	ع
نِزَاکَتُ	نَزَاکَتُ	نازک مزاجی	مث	ف
نَزُوْلُ	نُزُوْلُ	نازل ہونا	مذ	ع
نَسَخُ	نَسُخُ	منسوخی	مذ	ع
نَسَلُ	نَسُلُ	آل اولاد	مث	ع
نَسْوَانِیُ	نِسْوَانِیُ	عورتوں سے متعلق	صف	ع
نَسْیَانُ	نِسْیَانُ	بھول چوک	مذ	ع
نِشَاسْتَهُ	نَشَاسْتَهُ	مغزِ گندم	مذ	ف
نَشَانُ	نِشَانُ	پتہ . کھوج	مذ	ف
نَشْتَرُ	نِشْتَرُ	زخم چیرنے کا اوزار	مذ	ف
نَشَرُ	نَشْرُ	اشاعت	مذ	ع
نَشِسْتُ	نِشَسْتُ	اجلاس	مث	ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نَصَابْ	نِصَابْ	پڑھائی کا کورس	مذ	ع
نَصَبْ	نَصْبْ	قائم کرنا	مذ	ع
نَصْرَانِیَت	نَصْرَانِیَّت	عیسائیت	مذ	ع
نِصَفْ	نِصْفْ	آدھا	صف	ع
نُصُوْحْ	نَصُوْحْ	خالص	مذ	ع
نَصِیَتْ	نَصِیحَتْ	اچھی بات	مث	ع
نَظَارَا	نَظَّارَا	دیدار	مذ	ف
نِظَافَتْ	نَظَافَتْ	پاکیزگی	مث	ع
نَظَمْ	نَظْمْ	اشعار کا مجموعہ	مث	ع
نَظْرِیَاتْ	نَظَرِیَّاتْ	مسائلِ فکری	مذ	ع
نَظْرِیَهْ	نَظَرِیَهْ	تھیوری	مذ	ع
نِفَاذْ	نَفَاذْ	جاری ہونا	مذ	ع
نِفَاسَتْ	نَفَاسَتْ	صفائی	مث	ع
نَفَاقْ	نِفَاقْ	ظاہر میں دوستی، باطن میں دشمنی	مذ	ع
نَفْرِیْ	نَفَرِیْ	تعداد	مث	ار
نَفْسَانِیَتْ	نَفْسَانِیَّتْ	خود غرضی	مث	ع.ف

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نَفسِیات	نَفسِیّات	انسان کے ذہنی اعمال اور کردار کا علم	مذ	ع
نَفَع	نَفع	ثمرہ	مذ	ع
نَفقَہ	نَفَقَہ	بیوی کا روٹی کپڑا جو شوہر کے ذمہ ہوتا ہے	مذ	ع
نِفَل	نَفل	وہ نماز جو فرض، سنت، واجب کے علاوہ ہو	مذ.مث	ع
نَفُوذ	نُفُوذ	سرایت کرنا	مذ	ع
نَفُوس	نُفُوس	ہستیاں	مذ	ع
نَقاب	نِقاب	چہرے پر ڈالنے کا پردہ	مذ.مث	ع
نَقُارَہ	نَقّارَہ	طبل	مذ	ف
نَقَاش	نَقّاش	نقش و نگار بنانیوالا	مذ	ع
نِقَاہَت	نَقَاہَت	کمزوری	مث	ع
نَقَب	نَقب	دیوار میں بڑا سوراخ	مث	ع
نَقَد	نَقد	وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے	مث	ع
نَقَش	نَقش	بیل بوٹے. تصویر	مذ	ع
نُقص	نَقص	عیب	مذ	ع
نَقَل	نَقل	تبدیلی۔ نمونہ	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
نُکَاتُ	نِکَاتُ	باریکیاں	مذ	ع
نَکَاسِیُ	نِکَاسِیُ	پیداوار	مث	ار
نَامُ و نَمُوْدُ	نَامُ و نُمُوْدُ	ظاہری ٹھاٹھ	مذ	ف
نَمُوْنَہُ	نُمُوْنَہُ	مثل	مذ	ف
نَوَابُ	نَوَّابُ	عہدِ مغلیہ کا ایک خطاب	مذ	ع
نَوَادْرَاتُ	نَوَادِرَاتُ	نادر چیزیں	مذ	ع
نُوْشْتَہُ	نَوِشْتَہُ	دستاویز	مذ	ف
نُوْعِیَتُ	نَوْعِیَّتُ	قِسم	مث	ع
نَوْکْرَانِیُ	نَوْکَرَانِیُ	خادمہ	مث	ار
نَوْکْرِیُ	نَوْکَرِیُ	ملازمت	مث	ف
نِہَارُ مُنْہُ	نَہَارُ مُنْہُ	ناشتہ کے بغیر	مذ	ار
نِہَارِیُ	نَہَارِیُ	ایک قسم کا شوربہ دار سالن	مث	ف
نَیَامُ	نِیَامُ	خنجر وغیرہ کا 'میان	مذ	ف
نَیَازُ	نِیَازُ	تبرک	مث	ار
نِیَتُ	نِیَّتُ	دلی ارادہ	مث	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
وَابِستَہ	وَابَستَہ	متعلق	صف	ف
وَاپِسُ	وَاپَسُ	پیچھے	صف	ف
وَاجُبَاتُ	وَاجِبَاتُ	لازمی چیزیں	مذ	ع
وَارُدَاتُ	وَارِدَاتُ	حادثہ	مث	ع
وَاسُطَہُ	وَاسِطَہُ	ذریعہ	مذ	ع
وَاقَئِی	وَاقِعِی	حقیقت میں	صف	ف
وَاقفِیَتُ	وَاقِفِیَّتُ	جان پہچان	مث	ف
وَالُدَہُ	وَالِدَہُ	ماں	مث	ع
وَالُدَیُنُ	وَالِدَیُنُ	ماں باپ	مذ	ع
وَالُہَانَہُ	وَالِہَانَہُ	عاشقانہ انداز	صف	ف
وَاہِیَاتُ	وَاہِیَّاتُ	بے ہودہ	صف	ع
وِتَرُ	وِتُرُ	وہ تین رکعتیں جو عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں	مذ	ع
وَثُوقُ	وُثُوقُ	اعتماد	مذ	ع
وَجَدُ	وَجُدُ	صوفیا کی اصطلاح میں وہ حالتِ بے خودی جو بعض اشخاص کو سماع سے ہوتی ہے	مذ	ع

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
وَجُوْدُ	وُجُوْدُ	جسم	مذ	ع
وَجُوْہَاتُ	وُجُوْہَاتُ	وجہ کی جمع	مث	ع
وَحدَانِیَتُ	وَحدَانِیَّتُ	توحید	مث	ع
اَلْوِدَاعُ	اَلْوَدَاعُ	رخصت	مث	ع
وَصَفُ	وَصْفُ	صفت	مذ	ع
وَصَلُ	وَصْلُ	ہجر کی ضد. ملاقات	مذ	ع
وَصُوْلُ	وُصُوْلُ	حاصلِ آمد	مذ	ع
وَصُیَتُ	وَصِیَّتُ	زندگی کے آخری لمحوں میں کوئی ہدایت کرنا	مث	ع
وَضُوْ	وُضُوْء.	نماز کے لئے جسم کے خاص خاص اعضا کو پانی سے دھونا	مذ	ع
وَطْنِیُ	وَطَنِیُ	ہم وطن	صف	ع
وَفُوْدُ	وُفُوْدُ	وفد کی جمع	مذ	ع
وَقْتُ	وَقْتُ	مدت	مذ	ع
وُقْعَتُ	وَقْعَتُ	عزت، ساکھ	مث	ع
وَقْفُ	وَقْفُ	خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز	مذ	ع
وَقُوْعُ	وُقُوْعُ	واقع ہونا	مذ	ع

غلط	دُرست	معنی	جنس	لغت
وِکَالَتُ	وَکَالَتُ	وکیل کا پیشہ	مث	ع
وُلدِیَتُ	وَلَدِیَّتُ	باپ کا نام	مث	ع
ہَاتَفُ	ہَاتِفُ	غیب کی آواز	مذ	ع
ہَاجُرَہُ	ہَاجِرَہُ	حضرتِ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کا نام	مث	ع
ہَاشمِیُ	ہَاشِمِیُ	ہاشم کی اولاد	صف	ع
ہَاضُمَہُ	ہَاضِمَہُ	ہضم کرنے کی قوت	مث	ع
ہَاوِیَہُ	ہَاوِیَہُ	دوزخ کا سب سے نچلا درجہ	مذ	ع
ہِتَكِ عِزَّتُ	ہِتْكِ عِزَّتُ	کسی کو رسوا و بدنام کرنا	صف	ع.ف
ہِجَرُ	ہِجْرُ	جدائی	مذ	ع
ہَجُوْمُ	ہُجُوْمُ	بھیڑ بھاڑ	مذ	ع
ہَدُیَہُ	ہَدِیَّہُ	تحفہ	مذ	ع
ہَرَاسُ	ہِرَاسُ	خوف	مذ.مث	ف
ہَرَاسَاںُ	ہِرَاسَاںُ	خوفزدہ	صف	ف
ہَضَمُ	ہَضْمُ	معدے میں کھانا پچنا	مذ	ع
ہِلَاکَتُ	ہَلَاکَتُ	تباہی	مث	ع
ہِمَامُ دَسْتَہُ	ہَمَامُ دَسْتَہُ	ہاون دستہ	مذ	ار

غلط	درست	معنی	جنس	لغت
ہَمَایُوں	ہُمَایُوں	بابرکت	مذ	ف
ہِنْدُوَانَہ	ہِنْدُوَانَہ	ہندوؤں جیسا طریقہ	مذ	ف
ھُوِس	ھَوَس	حرص	مث	ع
ہَیوُلی	ہَیُوُلی	ہر چیز کا مادہ	مذ	ع
یَاوُرِی	یَاوَرِی	مدد	مث	ف
یَرْغَمَال	یَرِغمَال	وہ فرد جو شرائط کی پابندی کی ضمانت میں دشمن کے حوالے کیئے جائیں	مذ	ف
یَزِیْدُیَت	یَزِیْدِیَّت	سفاکی	مث	ع
یَگَانْگَت	یَگَانَگَت	اتحاد	مث	ار
یُوَسَف	یُوسُف	حضرتِ یعقوب (علیہالسلام) کے بیٹے جو حسن میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے	مذ	ع
یَومِیَہ	یَومِیَّہ	روزانہ	مذ	ع
یُونِیُورَسْٹِی	یُونِیُورسِٹِی	اعلیٰ تعلیم گاہ	مث	انگ
یَورَش	یُورِش	حملہ	مث	ت

نیکی کی دعوت پر مشتمل خطوط لکھنے
والے مبلغین کے لئے ایک بہترین تحفہ



نیکی کی دعوت
کے خطوط



مؤلف

حضرتِ علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی

پہلے اسے پڑھئے

''نیکی کی دعوت'' کے خطوط لکھنا ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔ چونکہ ایک عاشقِ رسول ﷺ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی ہر ہر سنت پر عمل پیرا ہونے کے لئے بے تاب رہتا ہے، چنانچہ کاش! یہ سنت بھی باقاعدہ زندہ کرنے کا ذہن بن جائے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ خط لکھنے کو ایک بہت مشکل کام تصور کیا جاتا ہے، کبھی تو باطنی سستی کی وجہ سے اور کبھی لکھنے کا طریقہ معلوم نہ ہونے کی بناء پر۔

حالانکہ جو اس کے ذریعے ایک سنت پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہیں دین کی اشاعت میں تیزی بھی آجاتی ہے۔ تو ہونا تو یہ چاہیئے کہ سستی بھگائیں اور لکھنے کا طریقہ جان کر اس کارِ خیر میں دیر نہ کریں۔

اس سنت پر عمل پیرا ہونے میں آسانی کے لئے ''مکتبۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ'' نے چند عنوانات پر مشتمل خطوط شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ خط لکھنے کے سلسلے میں ''سستی کے شکار'' اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ ان خطوط کو بعینہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر مطلوبہ شخص تک روانہ فرمائیں، ہاں اگر ضروری ترمیم کی ضرورت محسوس ہو تو تھوڑی بہت تبدیلی بھی کرلیں، جب بنا بنایا خط لکھنے کے باعث، لکھنے کی عادت پڑ جائے گی تو پھر باقاعدہ خود ذاتی محنت سے تیار کر کے لکھنا بھی آسان ہو جائے گا۔

یہ رسالہ اس سلسلے کی پہلی کوشش ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ مختلف موضوعات پر مزید خطوط بھی عنقریب شائع کئے جائیں گے۔

خادمِ مکتبۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ بمطابق 18 اگست 2000ء

﴿1﴾ **درس پر استقامت کی درخواست**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

طالبِ غمِ مدینہ................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی..................کی خدمتِ سراپا محنت میں ''مدینے کی پرسوز یادوں'' میں ڈوبا ہوا مہکا مہکا مدنی سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے آقا مدنی مصطفی ﷺ کی کرم نوازیوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں بالکل خیریت سے ہوں ،اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ آپ بھی شفیعِ محشر،حبیبِ داور ﷺ کی شفقت ومہربانیوں کے سائے میں خیریت وعافیت کے ساتھ ہوں گے۔

میرے پیارے اسلامی بھائی!

ہمارا قافلہ اگرچہ آپ سے ظاہری لحاظ سے جدا ہو کر اپنے شہر میں واپس آ چکا ہے لیکن باطنی اعتبار سے ابھی تک آپ کے علاقے میں ،آپ کے ساتھ ہے۔آہ!جب بھی آپ کے شہر میں ''سنتوں کی تربیت کے سلسلے میں'' گزارے ہوئے اخروی لحاظ سے انتہائی قیمتی دن یاد آتے ہیں تو دل بے قرار ہو جاتا ہے اور دوبارہ ''نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے ،درس وبیان کے ذریعے پیارے آقا ﷺ کی سنتیں عام کرنے ،اپنے مسلمان بھائیوں کی حالت پر جلنے کڑھنے کی سنت پر عمل پیرا ہونے اور تہجد کی نعمت لوٹنے'' کے لئے تڑپنا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح فریاد کرنا شروع کر دیتا ہے کہ

یا خدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
سنتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر

کاش ! کاش! اللہ تبارک وتعالیٰ اسی طرح پوری زندگی دنیا بھر کے مختلف ملکوں، بلکہ ہر ہر شہر، بلکہ ہر ہر محلہ وگلی میں جا کر سنتوں کا پیغام عام کر کے اپنے محبوب ﷺ کا دل ٹھنڈا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔امین بجاہ النبی الامین ﷺ

اللہ عزوجل کا بے حد کرم ہے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کے صدقے آپ کو باقاعدہ درس دینے کا ارادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کی توفیق بھی عطا فرما دی تھی۔امید ہے کہ اسی طرح ہمت واستقامت کے ساتھ اپنے درجات کی بلندی کی خاطر محنت وکوشش کا سلسلہ جاری وساری ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائی! چاہے شیطان کتنا ہی زور لگائے ،اس سعادت سے کبھی بھی محرومی اختیار مت فرمائیے گا، کیونکہ اس کی برکت سے آپ کو ایسی ایسی فضیلتیں حاصل ہو رہی ہیں کہ جن کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے،حصول برکت ومزید جذبے کے لئے چند احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

(1) سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا،''جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔''(ترمذی)

جب سیکھنے والے کی یہ فضیلت تو سکھانے والے کا عالم کیا ہوگا؟

(2) رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا،''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ (ترمذی)

یہاں سننا عام ہے،چاہے براہِ راست پیارے آقا ﷺ سے سنی ہو یا کسی اور ذریعے سے،بہر حال اسے آگے پہنچا دینے والے کے لئے محبوبِ کبریا ﷺ کی دعا کا تحفہ ہے۔

(3) سیدِ عالم ﷺ کا فرمان ہے،''جس نے ہدایت کی طرف بلایا،اس کے لئے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو

گا۔"(ترمذی)

(4) رسولِ اکرم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے کہ"جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا کہ جو میرے بعد مٹ چکی تھی تو اس کے لئے اتنا ہی ثواب ہے کہ جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لئے ہے، بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ (ترمذی)

سبحان اللہ! جتنے لوگ آپ کا درس سن کر سنتوں پر عمل پیرا ہوں گے ان سب کا ثواب آپ کو بھی ملے گا۔ امید ہے کہ آپ اپنی استقامت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دروازۂ رحمت پر مسلسل دستک دیتے رہیں گے۔

وقت کی کمی کے باعث مختصراً چند باتوں پر اکتفاء کرنا پڑا، ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطِ زندگی آئیندہ بھی خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھنے کی کوشش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، تا حیات اخلاص واستقامت کے ساتھ سنتوں کی خدمت اور اس راہ میں آنے والی تکلیفوں پر خوش دلی سے صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

قادری عطاری.................   تاریخ.................

﴿2﴾

سالانہ اجتماع کی ترغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللہ

طالبِ دیدارِ رسول ﷺ.................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے

پیارے بھائی.................کی خدمتِ سراپا شفقت میں ''دین کی خاطر اپنا عیش وآرام ترک کر دینے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم'' کی محبت والفت سے تر بتر مہکا مہکا خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

میرے پیارے بھائی! زندگی کے قیمتی لمحات تیزی کے ساتھ ختم ہوتے چلے جا رہے ہیں، ہر آنے والا لمحہ ہمیں موت کے نزدیک سے نزدیک تر کر رہا ہے۔ جس طرح ہم سے پہلے آنے والے لوگ، لاکھوں اربوں کھربوں کی تعداد میں دنیا سے رخصت ہو گئے، اسی طرح عنقریب ہم بھی سامانِ سفرِ آخرت باندھنے والے ہیں۔ جس طرح ان کے رخصت ہو جانے کے بعد ہم نے ان کی جگہ لے لی، اسی طرح بہت جلد ہماری جگہ بھی کچھ نئے چہروں کو دیکھا جائے گا۔

جب یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے تو ہمیں چاہیئے کہ موت سے پہلے پہلے اپنی آخرت کے لئے کثیر سرمایہ اکٹھا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بعدِ وفات، خواہشِ شدید کے باوجود پھر کسی عملِ خیر کا موقع نہ ملے گا۔

لھذا! اس سے پہلے کہ غفلت میں گزاری ہوئی زندگی پر حسرت وافسوس کے عذاب میں مبتلاء ہوں، ہمیں چاہیئے کہ سنجیدگی کے ساتھ آخرت کی تیاری شروع کر دیں اور سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی نیکی کے لمحے کو ہرگز ہرگز ضائع نہ کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ موت، پھر دوبارہ اسے کرنے کی مہلت ہی نہ دے۔

الحمد للہ عزوجل! مختصر وقت میں اپنے دامن کو نیکیوں کی لازوال دولت سے بھر نے کے لئے ایک مدنی موقع ''صلوۃ وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع'' کی شکل میں عنقریب حاصل ہونے والا ہے۔ یہ سالانہ اجتماع ہر سال اکتوبر کے مہینے میں منعقد ہوتا ہے، اس سال بھی ان شاء اللہ عزوجل ''.......................'' اکتوبر کو

ملتان شریف میں اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل ہوگی۔

میری مدنی گزارش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کی کوشش کیجئے۔ کیونکہ اس کے فیوض و برکات کا اندازہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے۔ لھذا میری خواہش ہے کہ اس سال آپ بھی اس میں سے ضرور ضرور حصہ حاصل فرمائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل شرکت کا ارادہ کرنے سے واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کی رحمت ''آپ'' کو مکمل طور پر اپنی آغوش میں لئے رکھے گی اور آپ ایسے ایسے انعامات کے مستحق ہوں گے کہ جن کے بارے میں کبھی آپ نے سوچا بھی نہ ہوگا۔ چند انعامات کا تذکرہ حاضرِ خدمت ہے۔

﴿1﴾ نیت:۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایسے پاکیزہ اجتماعات میں شرکت کرنا بہت عظیم عبادت ہے اور نیک کام کی نیت کرنا بھی نیکی ہے، جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بندہ بہت سے نیک کام کرتا ہے، فرشتے ان کو آسمان پر لے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرماتا ہے، ''ان اعمال کو اس بندے کے نامۂ اعمال سے مٹا دو کیونکہ اس نے یہ اعمال میرے لئے نہیں کئے ہیں اور فلاں فلاں نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دو۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں یا الٰہی! اس نے تو یہ اعمال کئے ہی نہیں؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''دراصل اس نے ان کاموں کی نیت کی تھی۔'' (کیمیائے سعادت)

چنانچہ! جیسے ہی آپ شرکت کا ارادہ فرمائیں گے، آپ کے نامۂ اعمال میں فوراً نیکی لکھ دی جائے گی۔

﴿2﴾ مال خرچ کرنا:۔

پھر جب شرکت کے لئے اور دورانِ شرکت جتنا بھی پیسہ خرچ کریں گے، وہ آپ کے لئے اخروی لحاظ سے ایک عظیم سرمایہ ثابت ہوگا۔ جیسا کہ شفیعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''صدقہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مال خرچ کرنا) اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری

موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

﴿3﴾ علم کی مجلس کی طرف چلنا:۔

کسی کو علمِ دین کے حصول کے لئے سفر اختیار کرنے کی سعادت حاصل ہو جانا، اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ جیسا کہ شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''جو شخص علم کی طلب کے لئے کسی راستے پر چلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، اس پر اطمئنان اترتا ہے، رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور اللہ عزوجل اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں۔'' (مسلم)

﴿4﴾ مجلسِ علم میں شریک ہونا:۔

اجتماع میں مختلف نشستوں میں علمائے کرام و مبلغین مختلف موضوعات پر بیان فرما کر ہماری معلومات میں اضافہ فرماتے ہیں، اس طرح شریک ہونے والوں کو بآسانی، قلیل وقت میں کثیر علمِ دین اور اس کے ساتھ ساتھ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت پانے والی مجلس میں شرکت کا اعزاز بھی حاصل ہو جاتا ہے، جیسا کہ حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے دو گروہوں کو دیکھا، جن میں سے ایک ذکر اذکار میں مصروف تھے جب کہ دوسرے علم سیکھنے سکھانے میں۔ آپ نے ذکر کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو انھیں عطا کرے اور اگر چاہے تو منع فرما دے۔'' پھر دوسروں کے بارے میں فرمایا، ''یہ ان سے افضل ہیں اور میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' پھر آپ ان ہی میں تشریف فرما ہو گئے۔ (دارمی)

﴿5﴾ نیک لوگوں کے ساتھ عبادت کے قصد سے چلنے کی فضیلت:۔

شائد آپ نے بخاری شریف کی یہ مشہور حدیثِ پاک

سنی ہی ہوگی کہ ’’بنی اسرائیل میں ایک شخص نے سو قتل کئے پھر توبہ کے ارادے سے ایک عالمِ دین کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے، لیکن جس بستی میں تو رہتا ہے یہ بروں کی بستی ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل، تیرے تمام گناہوں کو بخش دے تو، تو فلاں پہاڑ پر چلا جا، وہاں اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے عبادت کر رہے ہوں گے، تو بھی ان کے ساتھ جا کر عبادت کر تو اللہ تعالیٰ تیری بھی بخشش فرما دے گا۔‘‘

یہ شخص توبہ وعبادت کے ارادے سے ان لوگوں کی طرف چلا، لیکن راستے میں اس کی روح قبض کر لی گئی، اب رحمت وعذاب کے فرشتوں میں جھگڑا پڑ گیا، ہر ایک اسے اپنے ساتھ لے جانے کا دعوے دار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے بھیجا، اس نے اللہ عزوجل کے حکم سے یہ فیصلہ کیا کہ اس شخص کا دونوں بستیوں سے فاصلہ ناپو، اگر یہ گناہ گاروں سے قریب ہے تو عذاب کے فرشتے اور اگر نیکوں سے قریب ہے تو رحمت کے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔‘‘ جب فاصلہ ناپا گیا تو وہ شخص نیکوں سے ایک بالشت نزدیک تھا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ سبحان اللہ

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سو قتل کرنے کے باوجود توبہ کے ارادے اور نیکوں کے قرب کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی۔ یہ تو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ تھا، اب جو آدمی، اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی امت میں سے ہو اور وہ ایسے اجتماع میں جانے کا قصد کرے کہ جہاں بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں اللہ کے نیک بندے عبادت میں مشغول ومصروف ہوں، تو اس پر نازل ہونے والی رحمتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

﴿6﴾ اجتماعی ذکر کی فضیلت:۔

اجتماع کی آخری نشست میں خصوصی طور پر اجتماعی ذکر کیا جاتا ہے،

اس میں شرکت کی توفیق مل جانا ،اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی کرم نوازی ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے کہ سید الانبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا،''مفردون سب سے آگے بڑھ گئے۔''عرض کی گئی،''مفردون کون ہیں؟فرمایا،''وہ لوگ جوذکرِ الٰہی میں مستغرق ہوں،اللہ تعالیٰ کے ذکر نے ان کے بوجھ اتار دئے ہیں،پس وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔''(ترمذی)

﴿7﴾تصورِ مدینہ:۔

اسی آخری نشست میں''امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ'' اپنے مخصوص انداز میں تصورِ مدینہ کرواتے ہیں ،یہ دراصل تصور ہی تصور میں مدینے کا سفر طے کرنے کی نشست ہوتی ہے۔بارہا ایسا ہوا کہ یہ تصور حقیقیت میں تبدیل ہوگیا۔جی ہاں ،بے شمار ایسے اسلامی بھائی ہیں کہ جن کی نگاہوں سے پردے ہٹ گئے اورانھوں نے اپنی باطنی اور کبھی ظاہری نگاہوں سے مدینے اور کبھی مدینے والے کے دیدار کی سعادت حاصل کر لی۔ہوسکتا ہے کہ اس سال ان خوش قسمتوں میں آپ کا نام بھی آ جائے.......

﴿8﴾پیارے آقا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد:۔

یقیناً حبیبِ کبریا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یادوں میں گم رہنا،اخروی لحاظ سے ایک بے حد قیمتی سرمایہ ہے،جب آپ اجتماع میں شرکت کے ارادے سے گھر سے نکلیں گے تو قدم قدم پر ان نفوسِ قدسیہ کی یاد شریکِ سفر رہے گی۔کبھی ان کا دین کی خاطر اپنا گھر بار و کاروبار چھوڑنا یاد آئے گا،تو کبھی اس راہ میں آنے والی تکلیفوں کا تھوڑا بہت اندازہ ہوگا،کبھی ان کی بھوک و پیاس یاد آئے گی تو کبھی ان کا سردی و گرمی برداشت کرنا،غرض یہ کہ یہ پورا سفر اپنے اختتام تک مختلف طریقوں سے ان کی یاد دلاتا رہے گا۔اور اتنا یاد دلائے گا

کہ آپ نے اپنی پوری سابقہ زندگی میں اتنا یاد نہ کیا ہوگا۔

﴿9﴾ گناھوں سے حفاظت:۔

اس سفرِ مبارک کی ایک برکت یہ بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ شریک ہونے والا بے شمار گناہوں سے بچ جاتا ہے، بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ واپس آنے کے بعد بھی شیطان کے لئے دوبارہ نافرمانیوں کی طرف مائل کرنا بے حد مشکل ہوجاتا ہے۔ اوراس طرح انسان ایک بہت بڑی مصیبت سے بچ جاتا ہے، جیسا کہ مخبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''دوزخ میں صرف بدنصیب جائے گا۔'' عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بد نصیب کون ہے؟'' فرمایا، ''جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا کام نہ کرے اور اس کی نافرنی نہ چھوڑے۔'' (مشکوۃ)

میرے پیارے بھائی! یہ چند معروضات صرف اس حدیثِ پاک کے تحت پیش کی ہیں کہ ''جو تم اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرو تو تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔'' (مشکوۃ)۔ امید ہے کہ آپ میری اس نیکی کی دعوت کو ضرور شرفِ قبولیت بخشیں گے، بلکہ دوسروں کو بھی شفقت و محبت کے ساتھ اجتماع میں لانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، آپ کو ہر قسم کی آفات و مصائب و آلام سے محفوظ فرمائے، بار بار میٹھا میٹھا مدینہ اور پیارا پیارا مکہ دکھائے اور اجتماع میں شرکت کے ارادے پر استقامت عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ................. ....قادری عطاری

﴾3﴿ آزمائش پر صبر کی تلقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

طالبِ استقامتِ خدمتِ دین..............قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی.............. .....کی خدمتِ سراپا آزمائش میں "تبلیغِ دین کی راہ میں ہزار ہا تکلیفیں سہنے کے باوجود استقامت پزیر رہنے والے پیارے پیارے غم گسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبت والفت سے معطر ومعنبر مہکا مہکا خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علیٰ کل حال

پیارے بھائی!

مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کو دین کی راہ میں چلنے کے باعث گھر والوں کی طرف سے سخت آزمائش کا سامنا ہے، یہ خبر سن کر بے حد افسوس ہوا۔امید ہے کہ آپ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اس راہ میں آنے والی تکلیفوں سے گھبرائے بغیر ہمت واستقامت سے ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کر رہے ہوں گے۔آپ کی حوصلہ افزائی کے لئے بہتر معلوم ہوا کہ چند کلمات تحریر کر دئے جائیں، کیونکہ کسی آزمائش میں مبتلاء اسلامی بھائی کے غموں میں شریک ہونا بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

میرے پیارے پیارے بھائی!

سب سے پہلے تو یاد رکھئے کہ اگر گھر والوں کی سختی کے جواب میں آپ نے بھی سختی کی کوشش کی اور دامنِ صبر ہاتھ سے جانے دیا تو ضرور ضرور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا، چنانچہ شیطان چاہے کتنا ہی غصہ دلائے، آپ ان کے جواب میں اپنی زبان پر "قفلِ مدینہ" لگا لیجئے، اللہ تعالیٰ سے امداد طلب فرماتے رہیں، اپنے گھر والوں کی ہدایت کے لئے خلوصِ دل سے دعا فرمائیں اور دین کا کام ہرگز ہرگز ترک نہ فرمائیں، ان

شاء اللہ ،غیب سے آپ کی امداد کی جائے گی ،اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا،''اِنْ تَنْصُرُوااللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔ یعنی اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔﴿کنزالایمان.محمد ﷺ ۷،پ ۲۶﴾''

اس کے بعد خیال رکھئے گا کہ ایسے موقع پر شیطان بہت سے وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، جن میں سے سب سے خطرناک وار یہ ہوتا ہے کہ'' دیکھ تو دین کی خدمت کر رہا ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تجھے آزمائش میں ڈالا ہوا ہے، تو جب اللہ تعالیٰ ہی تیری مدد نہیں فرما رہا تو پھر تیرے دین کا کام کرنے کا کیا فائدہ ؟'' ایسی صورت میں فوراً اسے جواب دیجئے گا کہ'' اطاعتِ الٰہی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشوں کا آنا، اس کے بے یارو مددگار چھوڑنے یا ناراض ہونے کی بناء پر نہیں ہے، بلکہ یہ تو اس کی محبت و کرم نوازی کی علامت ہے۔ الحمدللہ مجھے پیارے آقا ﷺ کے یہ فرمانِ عالیشان معلوم ہیں، کہ

(۱) بڑا ثواب، بڑی بلا و مصیبت کے ساتھ ملتا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اسے مصیبت میں مبتلاء کر دیتا ہے، جو اس پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے ،ربِ کریم کی رضامندی ہے اور جو کوئی ناراض ہوتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔''(کیمیائے سعادت)

(۲) بے شک سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام آزمائش وامتحان میں ڈالے جاتے ہیں، پھر شہید لوگ، پھر جو اُن سے نزدیک ہے، پھر جو اُن سے نزدیک ہے۔'' (احیاء العلوم)

﴿معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قریب ہوگا اسے اتنا ہی زیادہ آزمائش میں ڈالا جائے گا۔﴾

(۳) کسی پیغمبر نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی،'' یاالٰہی ! تو کافر کو کثرت سے نعمت عطا فرماتا ہے، جب کہ مؤمن پر بلا نازل فرماتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،'' بلا اور نعمت میرے اختیار میں ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ مؤمن گناہ گار اپنے گناہوں سے پاک ہو کر مجھے ملے، چنانچہ میں دنیوی بلاؤں کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا

دیتا ہوں ۔اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ دنیا کی نعمت سے کرتا ہوں تا کہ وہ جب میرے پاس آئے تو اس کا کچھ حق باقی نہ رہے، پھر میں اسے خوب عذاب دوں ۔'' (احیاء العلوم)

پیارے بھائی! ان روایات کے ساتھ ساتھ پیارے آقا ﷺ، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی دین کی خاطر قربانیاں اور صبر و تحمل بھی یاد کرتے رہیئے، ان شاء اللہ عزوجل دل کو بے حد ڈھارس ملے گی ۔ حضرت صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں،

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل سے گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

اللہ تعالیٰ! آپ کو مزید حوصلہ و ہمت عطا فرمائے، ان آزمائشوں کو بلندیٔ درجات کا سبب بنائے، بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے ۔

امین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.....................   ....قادری عطاری

﴿4﴾ **دین کے کام کی ترغیب**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

طالبِ استقامتِ خدمتِ دین.................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی.....................کی خدمتِ بابرکت میں ''امت کے غم میں بے قرار رہنے والے، پیارے پیارے، غم گسار آقا ﷺ'' کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر و معنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے بھائی!

آپ نے اپنے علاقے میں برائیوں کے عام ہونے کے بارے میں تحریر فرما کر ''برائے اصلاح'' قافلہ بھیجنے کا حکم فرمایا ہے، نیز کسی مبلغ کے نہ ہونے کی شکایت بھی کی ہے ،ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قافلہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا ،لیکن اچھی طرح یاد رکھئے کہ جب تک آپ خود اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہ اٹھائیں گے ،صرف قافلوں کے ذریعے اس مقصد کو حاصل کرنا بے حد مشکل ہے۔

معاشرے کی اصلاح کے لئے ہر اسلامی بھائی کو اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرنا بے حد ضروری ہے ،اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا،'' **وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** ☆یعنی اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔''

﴿کنز الایمان ،اٰل عمران ۱۰۴،پ ۴﴾

اس کے آیتِ مبارکہ کے تحت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تفسیرِ نعیمی میں ارشاد فرماتے ہیں ،''سارے مسلمان مبلغ ہیں ،سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی بات کا حکم کریں اور بری باتوں سے روکیں۔''

نیز ہمارے آقا ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ'' **بلغوا عنی ولو اٰیۃ**۔پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔''(مشکوۃ)

مذکورہ آیت وتفسیر وحدیثِ پاک کی روشنی میں ہمیں ''وقت ضائع کئے بغیر'' فوراً سے پیشتر سنتوں کی خدمت شروع کر دینی چاہیئے ،اور کسی دوسرے سہارے کو ڈھونڈنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی امداد اور اس کی عطا کردہ صلاحیتوں پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

جب آپ کام شروع کریں گے تو یقیناً شروع شروع میں کچھ نہ کچھ دقت ضرور محسوس ہوگی، لیکن جیسے جیسے تجربہ بڑھتا جائے گا، آسانیاں پیدا ہونا شروع ہو جائیں گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آپ قافلہ اور مبلغ طلب کرنے کے بجائے، دوسرے علاقے والوں کو مبلغین و قافلے فراہم کر رہے ہوں گے۔

نیز اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں، کیونکہ جب آپ سنتوں کی خدمت کا آغاز کریں گے تو اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے آپ کی امداد فرمائے گا، بالکل اسی طرح جیسے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے پیارے آقا ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی غیب سے امداد فرمائی گئی تھی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، **اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ**۔ یعنی اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ ﴿کنزالایمان محمد ﷺ ۷، پ ۲۶﴾

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ہو سکتا ہے کہ جب آپ دین کا کام شروع فرمائیں تو لوگوں کی طرف سے مرضی کے مطابق حوصلہ افزائی حاصل نہ ہو، ایسے موقع پر شیطان عموماً ہمت توڑنے کی کوشش کرتا ہے، جب بھی ایسی کیفیات محسوس کریں فوراً اپنے آپ سے سوال کیجئے گا کہ ''میں لوگوں کی طرف سے حوصلہ افزائی کے حصول کے لئے کام کر رہا ہوں یا اللہ کی رضا کے لئے؟'' ان شاء اللہ عزوجل! شیطان ذلیل ہو کر بھاگ جائے گا۔ نیز اپنے پیارے آقا ﷺ کے بارے میں غور بھی کیجئے گا کہ جب آپ نے تبلیغِ دین شروع فرمائی تو کیا سب نے فوراً تعاون شروع کر دیا تھا؟ کیا مکہ والوں کی طرف سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی؟ نہیں بلکہ تیرہ سال تک ان کی طرف سے آپ کو مختلف آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ نے دین کا کام ترک نہ فرمایا۔

لھذا سب سے پہلے آپ اپنی قریبی مسجد میں پابندی سے درس کا آغاز فرما دیں، اور درس میں بیٹھنے والوں سے محبت و شفقت سے ملاقات کیا کریں، آگے کام کس طرح کرنا ہے انشاء اللہ اس کے بارے میں آئیندہ خط میں عرض کرنے کی سعادت حاصل

جب آپ کام شروع کریں گے تو یقیناً شروع شروع میں کچھ نہ کچھ دقت ضرور محسوس ہوگی، لیکن جیسے جیسے تجربہ بڑھتا جائے گا، آسانیاں پیدا ہونا شروع ہو جائیں گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آپ قافلہ اور مبلغ طلب کرنے کے بجائے، دوسرے علاقے والوں کو مبلغین و قافلے فراہم کر رہے ہوں گے۔

نیز اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں، کیونکہ جب آپ سنتوں کی خدمت کا آغاز کریں گے تو اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے آپ کی امداد فرمائے گا، بالکل اسی طرح جیسے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے پیارے آقا ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کی غیب سے امداد فرمائی گئی تھی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، **اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ**۔ یعنی اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ ﴿کنز الایمان محمد ﷺ ۷، پ ۲۶﴾''

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ہوسکتا ہے کہ جب آپ دین کا کام شروع فرمائیں تو لوگوں کی طرف سے مرضی کے مطابق حوصلہ افزائی حاصل نہ ہو، ایسے موقع پر شیطان عموماً ہمت توڑنے کی کوشش کرتا ہے، جب بھی ایسی کیفیات محسوس کریں فوراً اپنے آپ سے سوال کیجئے گا کہ ''میں لوگوں کی طرف سے حوصلہ افزائی کے حصول کے لئے کام کر رہا ہوں یا اللہ کی رضا کے لئے؟'' ان شاء اللہ عزوجل! شیطان ذلیل ہو کر بھاگ جائے گا۔ نیز اپنے پیارے آقا ﷺ کے بارے میں غور بھی کیجئے گا کہ جب آپ نے تبلیغِ دین شروع فرمائی تو کیا سب نے فوراً تعاون شروع کر دیا تھا؟ کیا مکہ والوں کی طرف سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی؟ نہیں بلکہ تیرہ سال تک ان کی طرف سے آپ کو مختلف آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ نے دین کا کام ترک نہ فرمایا۔

لھذا سب سے پہلے آپ اپنی قریبی مسجد میں پابندی سے درس کا آغاز فرما دیں، اور درس میں بیٹھنے والوں سے محبت و شفقت سے ملاقات کیا کریں، آگے کام کس طرح کرنا ہے انشاء اللہ اس کے بارے میں آئیندہ خط میں عرض کرنے کی سعادت حاصل

کی جائے گی۔ والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

﴿5﴾ اجتماع میں شرکت کا مشورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلىٰ الك واصحابك يا حبيب الله

طالبِ شفاعتِ شفیعِ محشر..................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی..................کی خدمتِ بابرکت میں "اپنی آخرت کی بہتری کے لئے بے قرار رہنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم" کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

میرے پیارے پیارے بھائی!

غالباً آپ کو یاد ہوگا کہ آپ سے فلاں وقت، فلاں مقام پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا اور میں نے آپ کا ایڈریس لیتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ "جیسے ہی فرصت ملی، خط لکھنے کی سعادت حاصل کروں گا۔" چونکہ آج کچھ وقت مل گیا تھا، لھذا بذریعہ تحریر "تکمیلِ وعدہ کی نیت" سے چند سطریں پیشِ خدمت ہیں۔

بحیثیتِ مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی دنیاوی زندگی کا حساب وکتاب دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، "ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ☆ یعنی پھر بے شک تم ضرور اس دن نعمتوں کی پرسش ہوگی۔"

﴿کنز الایمان، التکاثر ۸، پ ۳۰﴾

جب یہ معاملہ یقینی ہے تو عقل مند انسان وہی ہے کہ جو آخرت کے حساب وکتاب سے پہلے دنیا میں اپنا حساب کر لے۔... حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

کہ ''اے لوگو! آخرت کے محاسبے سے پہلے پہلے اپنا حساب وکتاب کر لو۔'' (کیمیائے سعادت)......محاسبے کی سوچ کا حصول اور پھر اس پر استقامت حقیقتاً ایک بے حد مشکل معاملہ ہے، لیکن اسی کے لئے کہ جو اس کے لئے عملی کوشش نہ کرے۔ اس کے لئے عملی کوشش کا بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ ''دعوتِ اسلامی'' کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کی جائے۔ چونکہ ان اجتماعات میں اپنی ذات میں موجود برائیوں پر اطلاع دینے والے بیانات اور ان برائیوں سے بچنے کے طریقے ذکر کئے جاتے ہیں، نیز ان کے اخروی عذاب کی نشان ہی بھی کی جاتی ہے، چنانچہ شریک ہونے والے کو بہت جلد اپنی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے، حقیقی خوفِ خدا حاصل ہوتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں نفس وشیطان کے دھوکے سے آزادی اور باعمل ماحول کی برکت سے ان سے نجات کے لئے عملی کوشش کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ اس کے مصداق ''دعوتِ اسلامی'' کے اجتماع میں بکثرت دیکھے جا سکتے ہیں۔

میری آپ سے مخلصانہ مدنی التجاء ہے کہ آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے بابرکت ہفتہ وار اجتماع میں نہ صرف خود پابندی سے تشریف لائیں بلکہ دوسروں کا ذہن بنا کر انھیں بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں، تاکہ آپ کو دوہرا ثواب حاصل ہو، ایک اپنی شرکت کا اور دوسرا نیکی کی راہ دکھانے کا، جیسا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''نیکی پر رہنمائی کرنے والا، نیکی کرنے والے کی مثل ہے۔'' (ترمذی)

یہ خصوصی گزارش ہے کہ مبلغ کا بیان پوری توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کیجئے گا، ان شاء اللہ بہت جلد بے شمار برکات کا ظہور ملاحظہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، آپ کے علم وعمر وعمل وکاروبار ودرجات میں بلندی واضافہ عطا فرمائے، بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔

والسلام مع الاکرام

طالبِ غم مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ............ ....قادری عطاری

﴿6﴾ ## قافلے کی اهمیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام علیك یا رسول الله وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب الله

طالبِ نگاہِ کرمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی..................کی خدمتِ بابرکت میں ''دین کی خاطر ہزار ہا میل کا سفر طے کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم'' کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے بھائی!

آج دنیا میں ہرطرف اسلام کی بہاریں نظر آرہی ہیں،یقیناً اس لہلہاتے چمن کی آبیاری میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کا خون پسینہ شامل ہے،ان نفوسِ قدسیہ نے اپنی ذمہ داری کومحسوس کرتے ہوئے پوری زندگی دینِ اسلام کی اشاعت میں صرف کردی۔کاش!ان اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقبول بندوں کی سنت پرعمل پیرا ہوتے ہوئے ہم بھی اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت ان اسلامی بھائیوں کے لئے نکالتے کہ جو گناہوں کی دلدل میں ڈوبے ہوئے ہیں،عبادات سے بے رغبت ہیں اور اگر کرتے بھی ہیں تو ان کی اکثریت، ناقص معلومات کی بناء پر غلط طریقے سے ادائیگی کے باعث انھیں ضائع کر بیٹھتی ہے۔

یقیناً آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض مقامات ایسے بھی ہیں کہ جہاں ایسے لوگوں کو کوئی بھی سمجھانے والا موجود نہیں،اور کئی مقام ایسے ہیں کہ جہاں سمجھانے والوں کے روپ میں

ایمان کے ڈاکو، ڈاکہ ڈالنے کے لئے رات دن ناپاک کوششوں میں مصروفِ عمل ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اگر ہماری طرف سے یونہی سستی کا مظاہرہ ہوتا رہا اور یہ لوگ اسی غفلت میں موت کا شکار ہو گئے تو کیا ہمارے پیارے آقا ﷺ کا قلبِ انور رنجیدہ نہ ہوگا؟......لھذا ہمیں چاہیئے کہ کم از کم ہر ماہ تین دن، یا بارہ دن یا سال میں تیس دن کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں ضرور سفر کریں۔

یہ نفس کی فطرت ہے کہ انعام کا ذکر سن کر کام پر فوراً راضی ہو جاتا ہے، چنانچہ طبیعت کو اس جانب راغب کرنے کے لئے چند فضائل پیشِ خدمت ہیں۔

{1} سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔

(بخاری)

{2} شفیعِ محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے، جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (بخاری)

{3} سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔'' (بخاری)

{4} پیارے آقا ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر برس کی مسافت دور فرما دے گا۔ (بخاری)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنا اور نکلنے کے بعد عبادات کا اختیار کرنا کس قدر فضیلت کا باعث ہے، لھذا میری آپ سے مودبانہ مدنی درخواست ہے کہ نہ صرف آپ خود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کا ذہن بنا کر انھیں بھی اپنے ساتھ ہر ماہ قافلوں پر جانے کا عادی بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، دین کی راہ میں بار بار نکلنے اور اس راہ میں

آنے والی تکلیفوں پر صبر فرما کر درجات کی بلندی کے لئے عملی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ،اور بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے ۔والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

﴿7﴾ ماحول کی ضرورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلىٰ الك واصحابك يا حبيب الله

سگِ سگانِ غوث ورضا.................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی...................کی خدمتِ بابرکت میں ''امت کے بارے میں ہمہ وقت فکرمند رہنے والے رحیم وغم گسار آقا ﷺ'' کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ ۔الحمد للہ رب العلمین علی کل حال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں بالکل خیریت سے ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے تاحیات خیریت وعافیت سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔امین

میرے پیارے بھائی! آخرت کی فلاح وکامرانی کے لئے دنیا کے گنتی کے چند دنوں میں ایسے اعمال کا اختیار کرنا بے حد ضروری ہے کہ جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا حاصل کی جاسکے۔اور ایسے اعمال کی معرفت،ان کو اپنانے کا جذبہ اور پھر ان پر استقامت حاصل کرنے کے لئے کسی دینی ماحول کی اہمیت وضرورت کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

الحمد للہ عزوجل! سنتوں کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کا غیر سیاسی ماحول ایک ایسا

ہی ماحول ہے کہ جس سے وابستہ ہو جانا، بہت جلد مذکورہ اعمال کی معرفت و پہچان کے ساتھ ساتھ ان پر عمل واستقامت کی دولت سے بھی سرفراز فرما دیتا ہے۔ مثلاً فلاحِ آخرت کے لئے علمِ دین کی موجودگی بہت ضروری ہے، علمِ دین کے بغیر نہ تو گناہوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی نیکیوں کی پہچان، نیز اس کے بغیر عبادات میں موجودہ اغلاط اور ان کو کامل کرنے والے طریقے جاننا بھی ناممکن ہے۔

"دعوتِ اسلامی" کے ماحول میں ہفتہ وار اجتماع میں اصلاحی موضوعات پر ہونے والے بیانات گناہوں اور عبادات کی تکمیل کی معرفت کے سلسلے میں بے حد معاون ثابت ہوتے ہیں، نیز سنتوں کی تربیت کے قافلوں میں شریک ہونے کی برکت سے سینکڑوں شرعی مسائل سیکھنے کا موقع میسر آتا ہے، پھر چونکہ ماحول کی برکت سے اسلامی بھائیوں میں عمل کا جذبہ بھی موجود ہے لھذا ان کی صحبت کی بناء پر عمل اور اس پر استقامت کی توفیق بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی طرح عشقِ رسول ﷺ کی اہمیت کون نہیں جانتا؟ دعوتِ اسلامی کے باعمل اسلامی بھائیوں کو دیکھ کر بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس ماحول کی برکت سے اس عظیم دولت کا حصول بھی ممکن و آسان ہے۔

یونہی خوفِ خدا بھی آخرت کی تیاری کے سلسلے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر نیکیوں پر استقامت اور گناہوں سے دوری کا حصول تقریباً ناممکنات میں سے ہے۔ ماحول سے وابستہ کثیر نوجوان اسلامی بھائیوں کا اس عمر میں نفس وشیطان پر غالب آتے ہوئے، ہزار ہا گناہوں سے بچنا اور سینکڑوں نیک اعمال پر استقامت حاصل کرنا، اس بات پر بہت بڑی دلیل ہے کہ اس دولت کے حصول کے لئے بھی ماحول سے وابستگی لازم وضروری ہے۔ غرض یہ کہ ماحول، بازارِ دنیا میں ایک ایسی دکان ہے کہ جس میں سفرِ آخرت سے متعلق تمام سامان بآسانی اور سستے داموں دستیاب ہے، بس ہمارے خریدار

بننے کی دیر ہے۔

میری آپ سے مدنی گزارش ہے کہ آپ بھی "**دعوتِ اسلامی**" کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی سوچ بنایئے، اس کے لئے ابتداء اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایا کیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ایسی برکات کا نزول ہوگا کہ جن کا کبھی آپ نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، آپ کو ہر قسم کی آفات ومصائب وآلام سے محفوظ فرمائے، بار بار میٹھا میٹھا مدینہ اور پیارا پیارا مکہ دکھائے اور دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ **امین بجاہ النبی الامین** ﷺ

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

﴿8﴾ سنن پر عمل کی ترغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللہ

طالبِ قضائے مدینہ................قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی...................کی خدمتِ بابرکت میں "امت کے بارے میں ہمہ وقت فکر مند رہنے والے رحیم وغم گسار آقا ﷺ" کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے اسلامی بھائی! حبیبِ کبریا ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونا بہت بڑی

بننے کی دیر ہے۔

میری آپ سے مدنی گزارش ہے کہ آپ بھی" دعوتِ اسلامی" کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی سوچ بنایئے، اس کے لئے ابتداء اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایا کیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ایسی برکات کا نزول ہوگا کہ جن کا کبھی آپ نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، آپ کو ہر قسم کی آفات ومصائب وآلام سے محفوظ فرمائے، بار بار میٹھا میٹھا مدینہ اور پیارا پیارا مکہ دکھائے اور دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

﴿8﴾ سنن پر عمل کی ترغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابك یا حبیب اللہ

طالبِ قضائے مدینہ...............قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی...................کی خدمتِ بابرکت میں "امت کے بارے میں ہمہ وقت فکرمند رہنے والے رحیم وغم گسار آقا ﷺ" کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے اسلامی بھائی! حبیبِ کبریا ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونا بہت بڑی

سعادت مندی کی علامت ہے، جب کہ انھیں چھوڑ کر غیروں کے طریقے اپنانا، بے مروتی اور شرعی اعتبار سے قابلِ گرفت فعل ہے۔

سنتیں سیکھنے، ان پر عمل پیرا ہونے اور دشمنانِ اسلام کے اعمال وافعال سے دل میں بے رغبتی پیدا کرنے کے لئے بے حد ضروری ہے کہ ایسی آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے کہ جن میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور اغیار کے طریقوں پر چلنے کی مذمت بیان کی گئی ہو۔ چنانچہ اولاً آپ کی خدمت میں سننِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کی اہمیت کے بارے میں چند کلمات تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

(1) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط۔ یعنی اے محبوب تم فرما دو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمھیں دوست رکھے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔" ﴿کنز الایمان، ال عمران ۳۱، پ ۳﴾

(2) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "فسادِ امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا، اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔" (مشکوۃ)

(3) جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔" (ایضاً)

معلوم ہوا کہ سننِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونا، محبوبِ الٰہی بننے، گناہوں سے نجات پانے، عظیم ثواب حاصل کرنے اور جنت میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی سعادت کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔

اس کے برعکس جو غیر کا طریقہ اپنائے اور سنت سے منہ موڑے، وہ سخت نقصان کا شکار ہوگا۔ جیسا کہ

{ا} رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ جو شخص ہمارے طریقے کے خلاف

چلا، اس کا عمل مردود ہے۔'' (مسلم)

{ii} جس نے میری سنت سے روگردانی کی اس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں۔'' (مشکوۃ)

{iii} رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔'' (ابن ماجہ)

{iv} جو میرے حکم کے خلاف کرے اس پر ذلت وخواری رکھی گئی ہے اور جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انھیں میں سے ہے۔'' (بخاری)

ان احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اغیار کے طریقوں پر عمل پیرا ہونا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے۔

میرے پیارے بھائی! کیا ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو کم اور معاذاللہ اپنے دشمن کے عمل کو زیادہ اہمیت دے؟ یقیناً نہیں... ہرگز ہرگز نہیں۔ تو جب ہمارا دل بھی اس بات کی گواہی دے رہا ہے تو ہمیں چاہیے کہ دامنِ عقل تھامتے ہوئے فوراً سنتیں سیکھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ الحمدللہ! ''دعوتِ اسلامی'' کا عظیم ماحول اس معاملے میں بہترین تربیتی درسگاہ ثابت ہوگا، چنانچہ اپنے شہر میں منعقد ہونے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں ضرور ضرور شرکت فرمائیے۔ والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

گناھوں کی تباہ کاریاں ﴿9﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلىٰ الك واصحابك يا حبيب الله

طالبِ قضائے مدینہ................قادری عطاری عُفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی.....................کی خدمتِ بابرکت میں ''امت کے بارے میں ہمہ وقت فکر مند رہنے والے رحیم وغم گسار آقا ﷺ'' کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علیٰ کل حال

پیارے اسلامی بھائی!

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سکونِ قلب کی تلاش، ایک ایسی حماقت ہے کہ جو بسا اوقات انسان کے ایمان کی تباہی کا سبب بھی بن جاتی ہے، لھذا دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ گناہوں کی وقتی لذت پر نہیں بلکہ اس میں پوشیدہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر نگاہ رکھی جائے۔ یقیناً اگر کوئی شخص ہمیں زہر بھرا لڈو کھانے کو دے تو ہم اس کی لذت کو نہیں بلکہ اس میں موجود زہر کو دیکھیں گے۔

گناہوں سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو نفس وشیطان کی اطاعت سے پورے عزم وحوصلے کے ساتھ روکنا ہوگا۔ اور اس میں آسانی اور کامیابی کے لئے گناہوں کی تباہ کاریوں کو ہمہ وقت ذہن میں رکھنا بے حد ضروری ہے۔ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے درجِ ذیل باتوں کا یاد رکھنا مفید رہے گا۔

(۱) سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''دوزخ میں صرف بدنصیب جائے گا۔'' عرض کی گئی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! بدنصیب کون ہے؟'' فرمایا، ''جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا کام نہ کرے اور اس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔'' (مشکوۃ)

(۲) حدیثِ قدسی ہے کہ ''جنتِ عدن ایسے لوگوں کو ملے گی کہ جب ان کو گناہ کا خیال آئے تو وہ میری عظمت کو یاد کر کے شرمائیں اور اس گناہ سے باز رہیں۔''

(کیمیائے سعادت)

(۳) سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''مومن اپنے گناہوں کو ایسے کئی پہاڑوں کی مانند سمجھتا ہے، جو اس پر چھائے ہوئے ہیں اور ڈرتا ہے کہ کہیں یہ اس کے سر پر نہ گر جائیں، اور منافق اپنے گناہوں کو ایک مکھی کی مانند سمجھتا ہے۔ جو ناک پر بیٹھ کر اڑ جاتی ہے۔'' (ایضاً)

(۴) روایت میں آتا ہے کہ ایک پیغمبر علیھم السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، ''گناہ کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو، بلکہ میری بزرگی اور عظمت پر نظر کرو کہ میں نے یہ گناہ اپنے رب کے حکم کے خلاف کیا ہے۔'' (ایضاً)

ویسے تو ہر گناہ سے ہی بچنا چاہیئے لیکن اعلانیہ گناہ کرنا مزید خطرناک ثابت ہوتا ہے جیسا کہ ''بنی اسرائیل میں ایک عالم اعلانیہ گناہ کیا کرتا تھا، پھر اس نے گناہوں سے توبہ کی، تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ اس عالم سے کہہ دو کہ اگر تیری خطاؤں کا تعلق صرف مجھ سے ہوتا تو میں تجھے ضرور بخش دیتا، ابھی تو تُو نے صرف اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی ہے لیکن جو لوگ تیری وجہ سے برائیوں کا شکار ہو گئے، تو ان کی توبہ کا کیا کرے گا؟'' (ایضاً)

معلوم ہوا کہ گناہ چاہے اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہر لحاظ سے باعثِ ہلاکت ہے، چنانچہ ہمیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھنے کے لئے رات دن کوشش کریں، ان شاء اللہ! اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی کرم نوازی ہو گی، ایک روایت میں آتا ہے کہ ''جس نے حرام کاموں سے بچنے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے 600 درجے عطا فرمائے گا، جن میں سے ہر درجے کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر فاصلہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ مدینہ بنائے، ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے اور سابقہ گناہوں پر کامل توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ.................. ....قادری عطاری

﴿10﴾ اسکول وکالج وغیرہ میں ماحول کیسے بنائیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

طالبِ مدفنِ بقیع ....قادری عطاری عفی عنہ کی جانب سے اپنے پیارے بھائی..................کی خدمتِ بابرکت میں ''امت کے بارے میں ہمہ وقت فکر مند رہنے والے رحیم وغم گسار آقا ﷺ'' کی یادوں سے مہکتا ہوا معطر ومعنبر خوشبودار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ الحمد للہ رب العلمین علی کل حال

پیارے اسلامی بھائی! آپ نے اپنے کالج میں ماحول بنانے کے بارے میں کچھ مدنی نکات لکھنے کا حکم فرمایا ہے، شدید مصروفیت کے باعث چند نکات حاضرِ خدمت ہیں

(1) کالج کے ماحول میں سب سے پہلے اپنی شخصیت کو پر اثر بنانا بے حد ضروری ہے، بے اثر شخصیت کے ساتھ دین کے کام میں ترقی، ایک ایسا خواب ہے کہ جس کی مرضی کے مطابق تعبیر حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ شخصیت کو بارعب و پر اثر بنانے کے لئے آپ کو پانچ چیزوں پر استقامت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔

(۱) ضرورت کے مطابق بولنا۔ (۲) ہنسی مذاق سے مکمل پرہیز کرنا، حتی کہ

دوسروں کے مذاق کے جواب میں مسکرانے سے بھی اجتناب کرنا۔(۳) نگاہیں جھکا کر رکھنا۔(۴) کسی کے ساتھ فضول بیٹھنے سے بچنا۔(۵) پڑھائی میں دلچسپی لیتے ہوئے، کلاس پر غالب رہنے کی کوشش کرنا۔

(2) جب آپ محسوس فرمائیں کہ آپ کے کلاس فیلو آپ کو قابلِ تعظیم سمجھنا شروع ہو گئے ہیں، آپ کی آمد یا موجودگی پر گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، تو اب آپ اجازت حاصل کر کے اپنی کلاس میں فیضانِ سنت کا درس شروع فرمادیں۔

(3) جو اسلامی بھائی پابندی سے آپ کے درس میں بیٹھتے اور دل چسپی سے اسے سنتے ہوں، نیز ان کا دین کی طرف مائل ہونا ممکن و آسان بھی محسوس ہو انھیں شفقت و محبت سے اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دیں، اگر قبول فرما لیں تو انھیں ساتھ لے کر جائیں اور بعدِ اجتماع پرانے، تجربہ کار مبلغین سے ان کی ملاقات کروائیں، تا کہ ان کی اجنبیت دور ہو اور وہ خود کو ماحول کا حصہ سمجھنا شروع کر دیں۔ مزید باتیں ان شاءاللہ عزوجل آئیندہ تحریری ملاقات پر ہوں گی۔

والسلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت

تاریخ ....قادری عطاری

ناکامی کے اسباب

ناکامی کے اسباب اوران سے نجات کے سلسلے
میں لکھی گئی ایک منفرد تحریر

مصنف

حضرت علامہ مفتی محمد اکمل عطا قادری عطاری

﴿ مدظله العالی ﴾

عرضِ ناشر

ناکامیوں کے اسباب پر مشتمل ایک منفرد اور قیمتی رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔آپ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں مثلاً آپ طالبِ علم ہوں..یا..استاد و لیکچرار، عالم دین ہوں..یا..قاری و حافظ، کاروباری شعبے سے وابستہ ہوں..یا..کھیل کود میں دلچسپی رکھنے والے، کوئی فن سیکھ رہے ہوں..یا..کامل استاد بن چکے ہوں، اکیلے ہوں..یا..گھربار کی ذمہ داری اٹھانے والے، غرض ہر قسم کے مسلمان بھائی اس رسالے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضرتِ علامہ مفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی نے اس رسالے کی تکمیل میں بے حد اختصار سے کام لیا ہے۔اگرچہ اسے مثالوں کے ذریعے بہت طویل بھی کیا جاسکتا تھا لیکن مقصود فقط ناکامی کے اسباب کی نشاندہی اور مختصر طور پر ان کے تدارک کا بیان تھا، اس امید کے ساتھ کہ اپنی اصلاح کی خواہش رکھنے والے کو کم ازکم کچھ تو آسانی محسوس ہو، باقی جس میں واقعی ترقی وکامیابی کے حصول کا کامل جذبہ ہوگا اس کے لئے اشارہ ہی کافی ہے اور جو ناکامی کی دنیا میں سیر کرتے رہنا ہی پسند کرے تو اس کے لئے تو بڑی بڑی کتابیں بھی بے کار ہیں۔

امید ہے کہ اس رسالے کو پڑھتے ہوئے اپنا سختی کے ساتھ محاسبہ بھی جاری رہے گا، اور سبب کی نشاندہی کے بعد تدارک کے سلسلے میں لکھی گئی معروضات پر عمل کے بارے میں سنجیدگی بھی اختیار کی جائے گی، ان شاءاللہ عزوجل عمل کی صورت میں بے شمار ناکامیوں سے نجات اور بہت سی کامیابیوں کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بھائی کو ہر نیک مقصد میں کامیابی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔امین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادمِ مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ)

محمد اجمل قادری عطاری

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق....اپریل 2001ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کامیابی وناکامی کا منہ دیکھنے کے اعتبار سے لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔

[1] بعض تو وہ ہیں کہ جنھیں اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے کسی بھی معاملے میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑتا وہ جس بھی کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں کامیابی ان کے قدم چومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ بہت قلیل مقدار میں ہوتے ہیں۔

[2] بعض وہ ہیں کہ جو کبھی ناکام اور کبھی کامیاب ہوتے ہیں، لیکن ان کی کامیابی کا تناسب ناکامی کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے کے اعتبار سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

[3] بعض وہ ہیں کہ جو کبھی کامیاب اور کبھی ناکام ہوتے ہیں، لیکن ان کی ناکامی کا تناسب، کامیابی کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوسری قسم کے اعتبار سے زیادہ تعداد میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

[4] اور بعض وہ ہیں کہ جو جس بھی کام میں ہاتھ ڈالیں انھیں ہمیشہ ناکامی کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے۔ اگر کبھی اتفاقاً کامیابی ہو بھی جائے تو اس میں ان کی صلاحیتوں کا کم اور قدرت کی جانب سے غیبی امداد کا زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔ ان کی بھی ایک بہت بڑی تعداد معاشرے میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔

اگر چاروں اقسام کے اعتبار سے کامیاب وناکام افراد کا شمار کرنے کی کوشش کی جائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ کامیابی سے ہم کنار ہونے والوں کی تعداد، ناکام رہ جانے والوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں خواہ اس کا تعلق پڑھائی سے ہو .. یا.. کاروبار سے، کھیل کود سے ہو.. یا.. نوکری وغیرہ سے، خاندانی معاملات ہوں.. یا.. باہر کے، منصب ووجاہت کا معاملہ ہو.. یا.. دینی ودنیاوی ترقی کا سلسلہ، غرضیکہ ہر ایک مقام پر کامیاب وناکام افراد کا یہی تناسب نظر آئے گا۔

❁آخر تقریباً ہر معاملے میں ناکامی کا سامنا ہی کیوں کرنا پڑتا ہے؟❁

اگر اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو کم وبیش ❁13❁ چیزیں ایسی ہیں کہ جنھیں ناکامی کے اسباب کے طور پر شمار وپیش کیا جا سکتا ہے۔جن کی اجمالی فہرست اور پھر تفصیل اور حل درجِ ذیل ہے۔

ناکامی کے اسباب

(1) دوسروں پر اندھا اعتماد۔

(2) مشورہ طلب کرنے کے لئے غیر مخلص و ناتجربہ کار لوگوں کا انتخاب۔

(3) مخلص لوگوں کی قدر نہ کرنا۔

(4) ناکام و نکمے قسم کے لوگوں کی صحبت میں رہنا۔

(5) کامیاب لوگوں کے معاملات اور ان کے عمل پر توجہ نہ کرنا۔

(6) محنت سے جی چرانا۔

(7) کام کے انجام پر کامل نگاہ رکھنے کی صلاحیت سے محرومی۔

(8) خوشامد و جھوٹی تعریف سے خوش ہونا اور ایسے افراد کو قریب کرنا جب کہ غلطی کی نشاندھی کرنے والوں سے نفرت کرنا اور انھیں خود سے دور کر دینا۔

(9) اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ سمجھدار سمجھنا۔

(10) شامتِ اعمال۔(11) استقامت کی دولت سے محرومی۔

(12) اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا نہ ہونا۔(13) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش۔

ان اسباب کی تفصیل اور اس کا حل

{1} دوسروں پر اندھا اعتماد:۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو بھی ان سے تھوڑی سی ہمدردی کا اظہار کرے.. یا..محبت جتائے ،اسے اپنے بارے میں مخلص تصور کرتے ہوئے اس پر اندھا اعتماد کر بیٹھتے

ہیں۔ان کی یہ سادہ لوحی، آج کل کے پرفتن دور میں بے وقوفی میں شمار کی جاتی ہے۔اس سادہ لوحی کا اکثر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سامنے والا اپنا مطلب نکال کرز بردست نقصان پہنچا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتا ہے اوراس کے راہِ فرار اختیار کر لینے کے بعد ان حضرات کے لئے سوائے کفِ افسوس ملنے اور قریبی لوگوں کے طعنوں سے اپنا جگر چھلنی کرنے کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

حل :۔اس طریقے سے ناکامی کا شکار ہونے سے بچنے کے لئے ''ہمت وجرأت'' کا پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔وہ اس طرح کہ جب کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کا موقع میسر آئے کہ جس میں سامنے والے کی طرف سے دھوکہ دہی کا اندیشہ ہو تو درجِ ذیل چند اقدامات کا اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے،اور ان امور کو اختیار کرنے کے لئے باطنی حیاء ورکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ہمت درکار ہے۔لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس موقع پر باطنی شرم جھجک کے باعث ان امور پر عمل پیرا ہونے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی ، بلکہ اگر اس کے گھر والے مشورتاً ان چیزوں کی نشاندھی کریں بھی تو باطنی مروت کی بناء پر انھیں مختلف دلائل دے کر خاموش کروادیا جاتا ہے۔

[i] سامنے والے کا مستقل پتا شناختی کارڈ وغیرہ کے ذریعے ضرور حاصل کیا جائے۔

[ii] کسی تیسرے قابلِ اعتماد شخص کو درمیان میں ضرور ڈالا جائے۔

[iii] تمام معاملہ تحریری طور پر طے کیا جائے ، زبانی ہرگز نہ ہو۔

[iv] اس کے بارے میں دیگر قریب رہنے والوں کی رائے ضرور لی جائے۔پھر یہ رائے چاہے تعریفی الفاظ پر مشتمل ہو یا مذمت سے پُر الفاظ پر،دونوں صورتوں میں اس کی جانچ پڑتال ضرور کی جائے۔

[v] جب تک کسی کے ساتھ رہتے ہوئے طویل عرصہ نہ گزر جائے تب تک اس کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاملہ نہ کریں۔

[vi]صرف کسی کی باتوں سے متاثر نہ ہوں، عمل کی جانچ پڑتال بہت ضروری ہے۔

[vii]اگر وہ شخص آپ کی تعریف کرے تو ایک لمحے کے لئے غور ضرور کریں کہ درست کر رہا ہے یا نہیں؟ درست یا غلط دونوں صورتوں میں اس کے پیچھے پوشیدہ مقصد جاننے کی کوشش کیجئے۔ نیز سوچیں کہ کیا اس نے کبھی آپ کے سامنے کسی کی ایسی ہی تعریف کر کے اسے بے وقوف بنانے کی کوشش تو نہیں کی؟ کیونکہ کوئی بعید نہیں کہ آپ کے ساتھ بھی یہی کیا جا رہا ہو۔اس لئے کہ دھوکے میں مبتلاء کرنے والے حضرات تعریف کر کے دیکھتے ہیں کہ سامنے والا اپنی تعریف سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ اس کمزوری کو محسوس کر لیں تو اسی کو قابو کرنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔

{2} مشورہ طلب کرنے کے لئے غیر مخلص و نا تجربہ کار لوگوں کا انتخاب کرنا:۔

بہت سارے معاملات میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے مشورہ کرنا ضروری ہوتا ہے اور مشورے کے لئے مخلص و تجربہ کار افراد کا انتخاب لازم ہے۔کیونکہ غیر مخلص یا تو اپنا فائدہ نکالنے کی کوشش کرے گا... یا...پھر سامنے والے کے نقصان کی پرواہ کئے بغیر غلط قسم کا مشورہ دے گا اور نا تجربہ کار ''نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم ملا خطرۂ ایمان'' کے ضابطے کے تحت عموماً نقصان میں مبتلاء کروانے والا مشورہ ہی دے گا۔دونوں صورتوں میں مشورہ لینے والا خسارے کا شکار رہے گا اور ناکامیاں اس کے قدموں میں لوٹیں گی۔

حل :۔ناکامی کے اس ذریعے سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ انسان مخلص و غیر مخلص میں فرق کرنے کی صلاحیت بیدار کرے۔ایسا کوئی بھی شخص کہ جو سابقہ زندگی میں آپ کے لئے نقصان کا سبب بنا تھا..یا..آپ نے اسے مطلبی وخودغرض محسوس کیا تھا اور آپ کو تجربہ ہے کہ یہ شخص اپنا مطلب حل کر کے سامنے والے کے نقصان کی پرواہ کئے بغیر غائب ہو جاتا ہے۔تو اس پر دوبارہ کبھی بھی اعتماد نہ کریں۔

مشورہ طلب کرنے کے سلسلے میں مشورہ ہے کہ پہلے آپ کسی تجربہ کار شخص سے مشورہ

لیں، اور اسے نوٹ فرما لیں۔ پھر کسی دوسرے کے پاس جائیں اور اس سے بھی مشورہ مانگیں لیکن اسے یہ مت بتائیے گا کہ میں نے کسی اور سے بھی مشورہ لیا ہے اور وہ یہ ہے۔ بلکہ یوں ظاہر کریں کہ جیسے آپ اسی کے پاس سب سے پہلے آئیں ہیں۔ اب وہ جو بھی مشورہ دے اسے بھی لکھ لیں۔ پھر بغیر شخصی نشاندہی کے پہلے والے شخص کا مشورہ بیان کر کے پوچھیں کہ اس میں کیا کیا قباحتیں ہیں؟ جو بھی بتائے اسے بھی نوٹ کر لیں۔ اب پہلے والے کے پاس جا کر دوسرے والے کا مشورہ بغیر نشاندہی کے بتائیں اور اس میں موجودہ قباحتوں کے بارے میں سوال کریں۔ جو بتائے نوٹ کر لیں۔ اب کسی تیسرے کے پاس جا کر اسکا بھی مشورہ لیں اور پہلے دو حضرات کا مشورہ بیان کر کے ان کی قباحتیں معلوم کریں۔ اس طرح چند حضرات سے مشورہ لینے کے بعد ان سب کے مشوروں کو سامنے رکھ کر غور کریں اور اپنے لئے بہتر صورت کو اختیار فرمائیں، اگر کسی جانب دل مائل نہ ہو رہا ہو تو استخارہ کر لیں۔ اس کا طریقہ "فیضانِ سنت (تصنیفِ لطیف حضرت مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی)" جدید صفحہ ﴿1045﴾ سے معلوم فرمائیں۔

{3} مخلص لوگوں کی قدر نہ کرنا:۔

بسا اوقات انسان کسی کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ اپنی دوستی میں انتہائی مخلص ہے۔ ایسے آدمی کی قدر کرنی چاہیئے۔ ایسے لوگ شاذ و نادر ہی حاصل ہوتے ہیں ورنہ اکثر اپنے دنیاوی فائدوں کے لئے قریب آتے ہیں اور جب فائدے حاصل کرنے کا سلسلہ موقوف پاتے ہیں تو خاموشی سے نئے شکار کی تلاش میں روانہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے مخلص آدمی کو کبھی بھی ضائع نہ کریں اسے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت تصور کیجئے۔ لیکن بعض اوقات معمولی باتوں کی وجہ سے ناراض ہو کر ایسے شخص کو دور کر دیا جاتا ہے.. یا.. اس کے بارے میں حسد میں مبتلاء لوگوں کی طرف سے ڈالی گئی بدگمانیوں کا یقین کر لیا جاتا ہے اور یوں ایک مخلص دوست سے محرومی ہو جاتی ہے، پھر یقیناً اس کی جگہ غیر مخلص حضرات آ گئے آ

جاتے ہیں اور پھر ان کے ،اپنے ذاتی مطالب سے بھرپور مشوروں پر عمل پیرا ہونے کی نحوست کی بنا پر انسان ناکامیوں کا منہ دیکھتا ہی چلا جاتا ہے۔

مخلص وغیر مخلص کی پہچان کا ضابطہ یہ ہے کہ مخلص آپ کے ہر قسم کے حالات میں قریب رہے گا یعنی چاہے آپ خوشی وخوشحالی میں ہوں ..یا غم وتنگ دستی میں ،اس کے رویئے میں کوئی فرق محسوس نہ فرمائیں گے۔

جب کہ غیر مخلص صرف ان حالات میں آپ کے قریب رہنا پسند کرے گا کہ جن میں آپ اس کو کسی قسم کا کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہوں ورنہ دوسری صورت میں تو وہ آپ کو اپنا منہ بھی نہیں دکھائے گا۔ہاں جب آپ اس سے اس بات کا شکوہ کریں گے تو حیلے بہانوں سے اپنی سخت مصروفیت بتائے گا..یا..برہمی وناراضگی کا اظہار کرے گا....لیکن آپ دیکھیں گے کہ اس کی ان تمام مصروفیات کا سلسلہ صرف اس وقت رہے گا جب تک آپ کے حالات درست نہیں ہو جاتے ،جیسے ہی آپ کے حالات درست ہوئے اس کی دیگر مصروفیات ختم ہو جائیں گی..بداخلاقی ،خوش اخلاقی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایک بار پھر وہ اپنے مطالب کے حصول کے لئے پروانے کی طرح آپ کے اردگرد چکر لگا رہا ہوگا۔معلوم ہوا کہ اگر کسی کو آپ نے کوئی فائدہ پہنچایا اور وہ اس فائدے کی بناء پر آپ کی تعظیم کرتا ہے..یا..وفاداری کا یقین دلاتا ہے تو اس پر اس وقت تک مطمئن نہ ہوں جب تک کہ ایسے شخص کا امتحان نہ لے لیا جائے۔

حل :۔اس کا حل یہ ہے کہ مخلص شخص کی قدر کیجئے ،اسے ناراض نہ ہونے دیں ،نہ کسی معمولی بات کی بناء پر اس سے ناراض ہوں۔اگر کوئی اس کے بارے میں بدگمانی ڈالے تو فوراً اس کا یقین نہ کر لیں بلکہ پہلے کسی طرح اس کی تصدیق کریں کہ بات درست ہے یا نہیں؟اگر درست ہو تب بھی کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ دوری ہوئے بغیر مسئلہ حل ہو جائے۔ان شاءاللہ تعالیٰ اس کے بیشمار فائدے آپ پر ظاہر ہوں گے۔

{4} ناکام ونکمے قسم کے لوگوں کی صحبت میں رہنا:۔

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جس قسم کے لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے، شعوری ولاشعوری طور پر ان کی عادات واطوار کو ضرور اپنا تا ہے۔ انسان کی ناکام ہونے کی بڑی وجوہات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ناکام رہ جانے والوں کی صحبت میں رہتا ہے، ایسے لوگ کہ جو اپنے ناکامیوں کو کبھی تسلیم نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو اسے اپنی ذاتی کوتاہی کا نتیجہ نہیں قرار دیتے بلکہ اس کی ذمہ داری کبھی تو دیگر دوستوں پر ڈالی جاتی ہے، کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے، کبھی ملکی حالات کی جانب اور کبھی اپنے گھر والوں میں سے کسی کی نحوست قرار دیا جاتا ہے مثلاً عموماً زوجہ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔

حل :۔ اس کا حل فقط یہ ہے کہ فوراً سے پیشتر اس قسم کے ''باتوں کے غازیوں'' سے نجات حاصل کریں اور اپنی صحبت کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کریں کہ جن کی برکت سے ہر معاملے میں آگے بڑھنے کی ہمت وطاقت وجذبہ حاصل ہو۔

{5} کامیاب لوگوں کے معاملات اور ان کے عمل پر توجہ نہ کرنا:۔

ناکامی کی دلدل میں مسلسل دھنسنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ انسان، مختلف امور میں کامیابی حاصل کرنے والوں سے درسِ ہدایت حاصل کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی وکامیابی کا جذبہ تنزلی کی جانب مائل رہتا ہے۔

حل :۔ اس کے لئے اپنے اطراف میں ہم پیشہ افراد کی جانب نگاہِ ہدایت سے دیکھیں اور غور کریں کہ یہ بھی تو میری طرح ایک انسان ہے، آخر اس نے کس طرح کامیابی کی منازل کو طے کرلیا؟ اس کے عمل وہمت کو نشانِ راہنمائی بناتے ہوئے آگے بڑھیں ان شاء اللہ بہت حد تک کمی پوری ہو جائے گی۔ نیز ان سے معلوم کریں کہ آپ کے اس مقام تک آنے کا راز کیا ہے؟ اگر بتائیں تو اسے گرہ میں باندھ کر رکھیں اور قابلِ عمل باتوں پر عمل کی سعادت ضرور حاصل فرمائیں۔ یونہی کسی بھی شعبے میں دنیا میں نام پیدا کرنے والوں کی جدوجہد

بھری زندگی کا بغور مطالعہ فرمائیں اور ان سے بھی ہدایت کے موتی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اور عمل میں آسانی کے لئے ایسے ہی لوگوں کی صحبت میں رہیں۔

{6} محنت سے جی چرانا:۔

کسی بھی کام میں محنتِ مسلسل انسان کو کامیابی کا راستہ دکھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔لیکن ناکام رہنے والے اکثر محنت سے جی چراتے نظر آئیں گے۔تھوڑی سی مشقت بھی انھیں ناگوار گزرتی ہے،اپنا کام دوسروں کے کاندھوں پر ڈالنے کی مذموم عادت انھیں کامیابی سے دور اور ناکامیوں سے قریب تر کروا دیتی ہے،بظاہر یہ اسے اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلانے والی حرکت ہے۔نتیجتاً ان کے ساتھ رہنے والے ''جن کے شانوں پر اپنے کام کا بوجھ ڈال کر حضرت خوش ہوا کرتے تھے'' منزل پا لیتے ہیں اور یہ اسی طرح ٹھوکریں کھاتے رہ جاتے ہیں۔

حل :۔اس کے لئے ☆ایک تو سخت محنت کرنے والوں کو بار بار دیکھیں۔اس سے خود اپنی ذات میں بھی محنت کی ہمت پیدا ہوگی۔

☆دوسرے اپنا ذہن بنائیں کہ محنت کئے بغیر دنیا میں گزارا کرنا،ناممکن ہے،اگر آج آپ اکیلے ہیں،تو کل کچھ اور لوگ بھی آپ کے نزدیک آئیں گے اس وقت کیا ہوگا؟اگر آج محنت کی عادت ہوگی تو اس وقت مزید محنت کرنا آسان ہوگا اور اگر ابھی محنت سے جی چراتے رہے تو پھر اس وقت نفس شدید محنت کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہ ہوگا۔نتیجتاً گھر میں روزانہ لڑائی جھگڑے،ذہنی ٹینشن اور پھر خدانخواستہ شیطان خودکشی کا راستہ دکھائے گا۔نیز خاندان اور محلے میں ذلت ورسوائی الگ۔اور پھر اگر قرضہ کا سہارا لینے کی کوشش کی تو اس کا انجامِ دردناک دیکھنے کے لئے اخباری خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

☆تیسرے یہ کہ جو لوگ محنت سے جی چراتے ہیں ان کی تلخ زندگی اور مسلسل حاصل ہونے والی ذلت ورسوائی کا بغور مشاہدہ کریں اور اس سے درسِ عبرت حاصل کرتے ہوئے

خود کو تنبیہ فرماتے رہیں کہ اگر تو نے محنت نہ کی تو تیرا انجام بھی ان لوگوں سے مختلف نہ ہوگا۔

☆ چوتھے یہ کہ محنت کے بعد حاصل ہونے والے انعامات اور آسانیوں اور سہولتوں کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں ..یا.محنت کرنے والوں کر ملنے والے انعامات کا مشاہدہ کریں، ان شاء اللہ نفس میں محنت کا جذبہ بیدار ہوگا۔

{7} کام کے انجام پر کامل نگاہ رکھنے کی صلاحیت سے محرومی:۔

معاشرے میں بعض لوگ ایسے بھی نظر آئیں گے کہ جن میں کام کے انجام پر نگاہ رکھنے کی صلاحیت کا فقدان ہوتا ہے، انھیں ہر کام کا انجام بھلا ہی دکھائی دیتا ہے حالانکہ اس میں کئی قسم کے نقصانات کا احتمال بھی ہوتا ہے لیکن ان کی نگاہِ ناقص کی وہاں تک رسائی نہیں ہو پاتی۔اس میں بڑا کردار اسی قسم کی صلاحیت کے حامل ناتجربہ کار دوست بھی ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ ہر کام کے انجام کے بارے میں سبز باغ ہی دکھاتے رہتے ہیں، نتیجتاً انسان ناکامی کا شکار ہو جاتا ہے۔

حل :۔اس کا حل وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا کہ کسی بھی کام کے کرنے سے پہلے ایک سے زیادہ تجربہ کار اشخاص سے مشورہ طلب فرمائیں، تاکہ کام کے ہر قسم کے نفع ونقصان کے پہلو کھل کر سامنے آجائیں۔پھر اس کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔

{8} خوشامد و جھوٹی تعریف سے خوش ہونا اور ایسے افراد کو قریب کرنا جب کہ غلطی کی نشاندھی کرنے والوں سے نفرت کرنا اور انھیں خود سے دور کر دینا:۔

اپنے غلطیوں پر مطلع ہو جانا، انسان کو ان کے تدارک ونجات کا راستہ فراہم کرتا ہے اور اس سلسلے میں ایسے دوست، احباب بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ جو بلا دریغ غلطیوں کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔لیکن یہ انسان کی فطرت ہے کہ جو اس کی تعریف کرے چاہے جھوٹی ہو ..یا.. سچی.. یا..مبالغہ آرائی سے لبریز، اسے تو اپنے نزدیک کر لیتا ہے، جب کہ عیوب ونقائص کی نشاندہی کرنے والوں سے نفرت اور انھیں خود سے دور کر دیتا

ہے۔اس طرح اپنے لئے اغلاط کی نشاندہی کرنے والوں کی تعداد میں کمی کا باعث بن کر مسلسل غلطیوں کے ارتکاب کا دروازہ کھول لیتا ہے اور پھر یہ غلطیاں اس کے لئے ناکامیوں کے دروازے کھول دیتی ہیں۔

حل :۔حتی الامکان تعریفوں کے پل باندھنے والوں سے بچیں کیونکہ یہ انسان کے لئے منزلِ کمال تک پہنچنے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں، جب کہ ایسے دوست احباب کہ جو غلطیوں کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں، انھیں اپنے قریب رکھیں، ان کی باتوں کا برا نہ مانیں اور جب وہ کسی غلطی کی نشاندہی کریں تو یوں سمجھیں کہ کپڑوں پر کوئی کیچڑ لگی تھی جس کی نشاندہی کی گئی ہے، لھذا یہ ناراضگی کا موقع نہیں بلکہ مقامِ شکر ہے۔

{9} اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ سمجھ دار سمجھنا:۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کا خود کو بہت زیادہ سمجھ دار سمجھنا شروع کر دینا اس کے زوال کی ابتداء ہے۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑی نحوست یہ ظاہر ہوتی ہے کہ انسان خود کو ہر نصیحت ومشورے سے آزاد تصور کرنا شروع کر دیتا ہے، چنانچہ نہ تو کسی سے مشورہ لیتا ہے اور نہ ہی کسی کی نصیحت اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔نتیجتاً کئی قسم کے معاملات ایسے بھی درپیش ہو جاتے ہیں کہ جن میں ہر پہلو پر کامل توجہ نہ ہونے کے باعث غلطی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اور اس طرح ناکامی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

حل :۔اس کا حل یہ ہے کہ انسان عاجزی وانکساری اختیار کرے اور سوچے کہ جب پیارے آقا ﷺ نے باوجود کامل ترین انسان ہونے کے صحابۂ کرام (رضی اللہ عنھم) سے بے شمار معاملات میں مشورہ طلب فرمایا تو اس کا خود کو ہر قسم کے مشورے سے آزاد تصور کرنا کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ بلکہ اگر قرآنِ پاک کا مطالعہ کرے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ جو یقیناً مشورہ طلب کرنے کی حاجت سے بے نیاز ہے، اس نے بھی حضرت آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے قبل فرشتوں سے مشورہ طلب فرمایا۔ نیز سنجیدگی کے ساتھ اپنی سابقہ

زندگی میں ہونے والی ناکامیوں پر غور کرے کہ اگر اس وقت بھی کسی سے مشورہ لے لیتا تو کیا اسی طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا..یا..نتیجہ کچھ اور ہوتا؟

{10}شامتِ اعمال:۔

بسا اوقات ناکامی کا شکار ہونا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندے کے برے اعمال پر غضب ناک ہونے کی علامت بھی ہوتا ہے۔

حل :۔اس کا حل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اپنے سابقہ گناہوں کی توبہ اور نیک اعمال پر استقامت حاصل کرنا ہے۔

{11}استقامت کا نہ ہونا:۔

ناکامی کے اسباب میں سے ایک سبب استقامت کی عادت کا نہ پایا جانا بھی ہے۔ناکام رہ جانے والے حضرات اکثر اپنے کسی بھی کام میں استقامت پزیر دکھائی نہیں دیتے۔''جلد بازی''اور''پابندی کی بناء پر نفس کی طرف سے بے چینی و پریشانی کا مظاہرہ'' انھیں کسی بھی کام کو طویل عرصے تک کرنے کی مہلت نہیں دیتا،چنانچہ اس قسم کے حضرات کبھی کوئی کام شروع کرتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد ہی بور ہو کر کسی نئے کام میں مشغول نظر آتے ہیں۔جس کا یقینی اثر یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی کام کا مثبت اور مرضی کے مطابق نتیجہ حاصل کرنے میں ناکامی رہتی ہے۔

حل :۔اس کا واحد حل یہ ہے کہ انسان اپنی طبیعت سے جلد بازی اور کاہلی وسستی کو دور کرے اور استقامت سے کام کرنے کی برکات پر غور اور استقامت پزیر لوگوں کی صحبت میں رہنے کی کوشش کرے۔[1]

{12} اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا نہ ہونا:۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنا اور تمام معاملات میں اسے اپنا کفیل

1:۔اس سلسلے میں حضرت علامہ مفتی محمد اکمل عطا قادری عطاری مدظلہ العالی کی نفیس تالیف'' **کامیابی کا راز** ''ضرور زیرِ مطالعہ رکھیں۔(ادارہ)

سمجھنا، انسان کے لئے کامیابی کے دروازے کھول دیتا ہے،اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ کو ہٹا کر فقط مخلوق یا اپنی عقل پر بھروسہ، بے شمار ٹھوکریں کھانے کا سبب بن جاتا ہے۔

حل :۔اس کا حل یہ ہے کہ انسان اپنی ذات میں صفتِ توکل بڑھانے کی کوشش جاری رکھے ،اس میں آسانی کے لئے توکل کی حقیقت وتعریف وفضائل کا بار بار مطالعہ کرے۔اس کے لئے امامِ غزالی (قدس سرہ) کی مایہ ناز تصنیف ''منھاج العابدین'' کا مطالعہ بہت ضروری ومفید ہے۔

{13} اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش:۔

بسا اوقات انسان تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود ناکام ہو جاتا ہے۔یہ عموماً اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش میں مبتلاء کئے جانے کی علامت ہوتی ہے۔

حل :۔اس صورت میں مایوس ہونے کے بجائے ذہن بنانا چاہیئے کہ کبھی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کچھ دے کر آزماتا ہے اور کبھی کچھ چھین کر۔لھذا ایسی صورتِ حال میں ثابت قدم رہنے اور صبر وتحمل اختیار کرنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے، بندے کو چاہیئے کہ ہمت کرے تاکہ ثابت قدم رہنے کی صورت میں انعامات کے دروازے کھول دئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ناکامی کے اسباب ذہن نشین رکھ کر اغلاط سے محفوظ رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم